

عزت حسین

ڈسٹر گروپ چارو

پاکستان



عزت سیرت

ڈینجر گروپ چاؤ

نمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

خان برادرز کارڈن ٹاؤن ملتان

ہوئی، جہاں چین جاسوسی کتب کی تعداد اب ساڑھے سات سو سے
 زیادہ ہو چکی ہے۔ اور سو سو دہائی کے دور میں تمام سہ ماہی کتب کو ان کا
 شائع کرنا تقریباً چھ ماہ کا ہے اس لئے ہم جس قدر ممکن ہو سکے
 تاریخیت میں مشغول رہنے والی کتب کے مئی ایڈیشن شائع کرتے رہے
 ہیں۔ آپ نے جن کتب کے بارے میں لکھا ہے ہم پوشش کریں
 گے کہ ان کے مئی ایڈیشن جلد از جلد شائع کریں۔ امید ہے آپ
 آنکھ لگا کر دیکھ سکیں گے۔

اب اپنا دست دیتے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E-Mail Address

maurhakeem.ma@gmail.com

عمران اپنے عقیدت میں بیجا ایک سائنسی کتاب کے مطالعے میں
 مصروف تھا جبکہ علیان اپنے روزمرہ کے کاموں میں مصروف تھا کہ
 ہاں چہے ہوئے فون کی گھنٹی بج اُٹھی تو عمران نے دو تین بار گھنٹی
 بجے تک تو کتاب سے نگاہ نہ اٹھائی لیکن جب گھنٹی مسلسل بجتی
 ہی چلی گئی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر دیکھ لیا۔

فون کے بین الاقوامی انتظامی قواعد کے تحت اگر تین بار گھنٹی
 بجے کے بعد دیکھو نہ اٹھو پڑے تو کچھ بڑا ہمارے کرفون بٹنے والا
 مصروف ہے کہ آپ کا فون اٹھ نہیں رہا چاہتا۔۔۔ عمران نے
 حد بڑھاتے ہوئے کہا کہ اس سے پہلے کہ دوسری طرف سے کوئی بات
 اس نے بھرتی سے دیکھ رکھا اور ایک بار پھر اس طرف کتاب
 چمکنے میں مصروف ہو گیا جیسے فون کی گھنٹی سرے سے لگی ہی نہ ہو
 لیکن تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اُٹھی جین عمران

خاموش بیٹھا رہا۔ جب تین بار گھنٹی بجے کے بعد چنگ بد بھی گھنٹی
بجی تو اس نے ایک بار پھر دست بردار کیا۔

"فون کے ہیں الاقوامی اخلاقی قوانین۔۔۔ اس کی نہاں ایک
بار پھر اس طرح وہاں ہو گئی جیسے پہلے اس نے ہاتھ دھو
رکھے ہوں۔

"میں تمہیں اب کہہ رہے ہیں الاقوامی اخلاقی قوانین کو گولیوں
سے اڑا دیا گیا۔ کچھ یہاں میری بات پر مبنی ہوئی ہے اور تم
پیشے ہیں الاقوامی اخلاقی قوانین کا راز کھپ رہے ہو۔۔۔ دوسری
طرف سے سوچو فیاض کی عقل ہوئی آزاد عالی دی۔

"اسے اسے تم میرے شکوک بہر بہت جیسے اثر ہو اس
لئے تمہیں فون کے ہیں الاقوامی اخلاقی قوانین کے مطابق فون پر
آہستہ آواز میں بات کرنی چاہئے تاکہ فون کی داری پر فون سننے
والے کے کان کا پردہ نہ پھٹ جائے۔۔۔ عریان نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"میں تمہیں یہ کہہ رہا ہوں۔ خاتم نے اب غیر مدد اگر تم
میرے آنے سے پہلے نہیں گئے تو میں تمہیں یہ کہہ دوں گا کہ
وہاں گا۔۔۔ سو فیاض نے اب دوبارہ وہی آواز میں دیکھتے ہوئے
کہا۔

"فون کے ہیں الاقوامی اخلاقی۔۔۔ عریان کی نہاں ایک بار
پھر وہاں ہو گئی لیکن دوسری طرف سے بعد ختم ہو گیا تو عریان نے

دیکھ کر دیا۔

"سلیمان صاحب۔۔۔ چاہے آقا سلیمان پاشا صاحب۔۔۔ عریان
نے دیکھ کر گھنٹی آواز میں کہا۔

"کلیف کے ہیں الاقوامی اخلاقی قوانین کے مطابق جب کوئی
کلیف میں مصروف ہو تو اسے آواز میں نہیں دینا چاہئے۔۔۔ عریان
سے سلیمان کی آواز سن کر وہ تو عریان سے انتظار میں تھا اور اس
نے کتاب بند کر کے میز پر رکھ دی۔

"سو فیاض جس اعلا میں آ رہا ہے اس کے بعد نہ کلیف
رہے گا اور نہ کلیف کے ہیں الاقوامی اخلاقی قوانین۔ اس لئے اس
سوچنے کو قہرست بگوار سوچ فیاض کا کہتے ہیں انتظار نہ۔ اسے
باقاعدہ سلطنت باد اور پھر اسے اعلیٰ ترین چاہئے کا کہہ پڑا۔
ساتھ ہی پڑی ہوئی پھر کر سیکس اور ایکٹ کی بھی لے آؤ تاکہ
میرا عدلی کے ہیں الاقوامی اخلاقی قوانین پر درست طور پر عمل
ہو سکے۔۔۔ عریان نے ابھی آواز میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"میرا عدلی کے ہیں الاقوامی اخلاقی قوانین کے تحت میرا جان و
خون یا کر مہمان کا انتظار کرنا چاہئے اس لئے سوچی۔۔۔ سلیمان
نے قہرست جواب دیا تو عریان نے مسکراتے ہوئے کتاب اخلاقی اور
اخلاق کو فائبر کی طرف بڑھ گیا تاکہ کتاب کو اس کی قصوں پہ
پر دیکھ کر لپاس تبدیل کر سکے کیونکہ سو فیاض کی دھاکہ پھر آہستہ

رہی تھی کہ شاید اسے اس کے ساتھ رہنا پڑے۔ کلب دھڑک رہا
اور بنگ دم کی طرف بڑھ گیا اور ابھی وہ در بنگ دم میں ہی تھا
کہ اس نے کال فل کی آواز سنی اور پھر یہ پیش منسل مفتی ملی گئی۔
اس کے ساتھ ہی عمران کو ماہرانی میں تیز چو قدموں کی آواز سنئی
دی تو اس کے لبوں پر یہ ہے اختیار سہراہت دیتے گی کیونکہ اسے
معلوم تھا کہ سلیمان نے کشتی بھانے کے لیے ملاقاتی اخلاقی قوانین
ضرور سوچے خواص کو ملے ہیں اور عجب میں سوچے خواص نے ان
نہیں ملاقاتی اخلاقی قوانین کا حوالہ دیا ہے وہ بھی اسے معلوم تھا
اس لیے اس نے جلدی سے کوٹ پینا اور پھر در بنگ دم سے نکل
کر تیزی سے کلب دم کی طرف بڑھ گیا۔

"جناب سپرٹنڈنٹ میں جانا اور بات ہوتی ہے اور اسے بڑے
جھڑے کو بھانا اور بات ہوتی ہے۔" سلیمان کی آواز سنائی دی۔
"تم میرے ساتھ نہ لگا کر۔" کلب دھڑک رہا تھا کہ ان کو اچھو
رے۔۔۔ سوچے خواص کی بیٹی ہوئی آواز سنائی دی اور دوسرے لیے
وہ آہٹ اور طوفان کی طرح کلب دم میں داخل ہوا۔
"ارے ارے۔" کیا ہوا کیوں سلیمان کو اسے دے ہو۔
"میں معلوم تو ہے کہ وہ ایلی اور ان کی لڑکی کا کس قدر لڑا ہے۔
اگر اس نے تمہاری ایلی سے شکایت کر دی تو سڑکوں پر جھڑپیں
ملنے لگتی نظر آتی ہیں۔" عمران نے مدد ملنے کو کہہ
"کیا میں مت کر۔" تم دھڑک رہے ہو دوسرے سے بڑھ کر لڑا کر

ہو۔ تم نے تو اسے سرجے حاکم بنا دیا ہے تاکہ وہ آواز دے گا کہ اس
عزلی کرتا ہے۔ میں نے زندگی میں کبھی بارگاہ ہند دیکھ کر اس
کی جان بخشی دی ہے وہ نہ کوئی لڑکا۔۔۔ انیس۔۔۔ تیسری نہیں ہے
بات کرنے کی۔۔۔ سوچے خواص نے اور لڑکا بھڑکتے ہوئے کہا۔

"میرا حق زندگی میں کبھی بار دیکھ رہے ہو۔ کیا مطلب۔" میرا تو
خیال ہے کہ اب تک کہڑوں گشتوں کو لاکھوں بار تم میرا حق دیکھ چکے
ہو گے۔۔۔ عمران نے خیریت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب تو کہ میں نے تمہارا حال دیکھا ہے۔ میرا حال وہ
ابھی میرے ساتھ چلا۔۔۔ سوچے خواص نے جھٹکا جاتے ہوئے کہا۔
"اس طرح کسی کو لے جانا تو سراسر جبر تھا البتہ کے دوسرے میں
آتا ہے۔ ایلی کے لیے اور پہلے گھر کا کہ تم مجھے کہاں لے
جاتا چاہتے ہو اور کہاں لے جانا چاہتے ہو۔ کیا میری دانتیں گج
سومہ ہو گی یا اگر نہیں ہو گی تو پھر میری دل کسی اسپتال کے سرد
خانے میں مل سکتی ہے۔" عمران کی زبان دھل رہی تھی۔

"میرے ساتھ چلو۔ جلدی۔" وہ تمہارے ایلی خود یہاں پہنچ
چا گیا۔ اس وقت قیامت آگئی ہے۔ سردار زبان خان کو کوئی
بڑا کر ہانک کر دیا گیا ہے اور سردار زبان خان نے مرنے سے پہلے
بتایا ہے کہ اسے گولی تم نے مار لی ہے۔" سوچے خواص نے کہا تو
عمران بے اختیار چمک چلا۔ اس کے چہرے پر انتہائی خیریت کے
نشانات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کون سرور زمان خان؟" عمران نے
تجربہ میرے لیے کیا کہہ۔

"دار الحکومت کے سب سے بڑے شاپنگ پلانہ کے مالک
سرور زمان خان۔ جلدی کرو۔ آؤ میرے ساتھ دس بجے تو
قیما سے ڈیڑی نے ہم کو یہ کہ میں تمہیں گھڑیوں کا کرے
آؤں۔۔۔ سوچ نہیں لے کہ اور اسی لیے سیریاں فراموش ہوتی ہیں
اندہ داخل ہوا۔

"چائے پینے کا جلت نہیں ہے۔ عمران جلدی کرو۔ حالات یہ
بہتر رہا ہے۔ پاور میرے ساتھ دس باہر فوری موجود ہے اور قیما
داخل گھڑی کا کر بھی لے جا رہا ہے۔۔۔ سوچ نہیں لے
انہائی ٹھیکے لیے ہیں کہ۔

"اپنا چلو" عمران نے ایک غریب ساں بچے سے کہہ۔
سوچ نہیں لے کہ کچھ ٹالو تھا اس نے واقعی عمران کا دکان الیہ دیا
تھا۔ وہ تو سرور زمان خان کا نام بھی ٹھیک یاد دہا تھا اور اسے یہ
بھی معلوم تھا کہ سرور زمان خان اسے اتنی نہیں ہیں کہ بغیر تفصیل
مطلوبات حاصل کرے اس کی ضروری کا حکم دے دیں گے۔ باہر
داخل فوری موجود تھا۔ یہ ایک جیب میں قیما گھڑی سرکاری جیب
میں صرف ڈرا کر لیا۔ سوچ نہیں لے کہ عمران سمیت اس جیب کی قیما
بیٹھ کر جا کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی جیب حرکت میں آئی اور
بھڑکی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"اے۔۔۔ اب کچھ کیا پھر ہے۔ کون ہے یہ سرور زمان خان۔
میں شاپنگ پلانہ کا مالک ہے۔ یہ کون سا مالک ہے؟" عمران
نے سوچ نہیں لے کہ اس سے مطلب ہو کر رہ گیا۔

"سرور شاپنگ پلانہ شاپنگ پلانہ پر ابھی حالی ہی میں جا ہے۔
کہا جاتا ہے کہ پورے دار الحکومت میں یہ سب سے بڑا پلانہ ہے۔
اس کا مالک سرور زمان خان تھا۔ یہ پورے کنٹرولنگ کا کام کرتا تھا۔
اس کا آفس بھی اسی پلانہ میں ہے۔ کسی نے اس کے آفس میں
تھیں کہ اسے کوئی یاد ہے۔ گولی کی آواز سن کر باہر موجود
گولڈر جب دھڑکی طرف بڑھے تو ایک آدمی دھڑ سے نکل کر بیرونی
سے دوڑتا ہوا قریب ہی موجود ایک لفٹ میں داخل ہوا اور پھر
تاکہ ہو گیا۔ جب گولڈر دھڑ میں گئے تو سرور زمان خان دھڑ
پورے ہوئے تھے۔ انہیں اٹھا کر فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔
پولیس کو بھی اطلاع دی گئی اور پولیس بھی ہسپتال پہنچ گئی۔ وہاں
سرور زمان خان کو ہوش آیا تو پولیس نے ڈاکٹروں کی موجودگی میں
اس کا تھامی جان کھینچ لیا۔ اس کے جان کے مطابق اسے مارنے
والی عمران ہے۔ یہ ڈاکٹر جرنل اعلیٰ جنس کا بیٹا ہے۔ وہ اس
نے یہ بتایا کہ علی عمران پلانہ تھا کہ پلانہ میں لفٹ کا اسے مالک
مالک ہوتا ہے۔ سرور زمان خان کے ہمارے بھائی نے اسے گولی
مار دی۔ پولیس انہیں نے ڈاکٹر جرنل سنٹرل اعلیٰ جنس کا نام
آگے بڑھایا۔۔۔ لے گیا اور اسی امر نے قیما سے ڈیڑی

نے پوچھا۔

”تمہارے سامنے تمہارے آئیگی نے گہراڑ سے پوچھ گچھ کی ہے۔“ سوچ لیا۔ اس نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ میرے خلاف ایسا سازش کی گئی ہے لیکن اس سازش کا شکار کیا ہو سکتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میرا حال معاملات خالص تشویش ناک ہیں۔ خاص طور پر نیکواری دولت خانی قری کا برس نہیں مل رہا۔ وہ وہ لپٹے ہاتھوں جیسی حالات میں بند کر دے لیکن وہ سرسبز کی وجہ سے بے یس ہو گیا ہے۔“ سوچ لیا۔ اس نے کہا کہ اگر بیپ کی رفتار کم ہوا شروع ہو گئی۔ پھر لوگوں میں جیسے جی ہو رہا ہے۔ حوالہ شادمان چاند کے کپڑوں میں رہا ہو گا۔ وہ لوگوں کا دل ہو رہا تھا۔ بیپ ایک سانچہ پر رکھی تو عمران سوچ لیا۔

”کہوں ہے اس کا آفس۔“ عمران نے پوچھا۔

”چند عرصہ حوالہ ہے۔ آؤ۔“ سوچ لیا۔ اس نے کہا کہ وہ ہر وہ ایک وقت کے ایسے جلد ہی چند عرصہ حوالہ پر پہنچ گئے۔ عمران جیسے ہی وقت سے باہر آؤ تو اس نے دیکھا کہ ایک جیسے سے ہال لو کرے میں اس وقت سر عہد رتبی اور سرسلطان کے ساتھ ساتھ ایک اور عمر آدمی بھی صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی ہڈی ہڈی سونگھی تھیں۔ جنہیں وہ گھبراہٹ سے دیکھا۔ اس نے سمجھا

کو دھڑکتی ہوئی جس پر تھکے لڑکی وہاں پہنچ گئے۔ وہاں گارڈ نے کال کا جھٹکا دیا وہ تم سے ملتا جلتا تھا۔ سردار زمان خان خانی جان دینے لہر اس پر دھکا کرنے کے بعد ہلاک ہو گئے تھے۔ سردار زمان خان کی طاقت کی اطلاع جب نیکواری دولت خانی قری کی سردار اور خان کو ملی تو وہ خود سوچنے لگے۔ وہ سردار زمان خان کے کون تھے۔ انہوں نے فوراً پولیس کو تھکانے خلاف پوچھ دیکھ کرنے لہر جنہیں گرفتار کرنے کا حکم دیا جنہیں اس وقت تھکانے لڑکی نیکواری دولت خانی سرسلطان کو اس بارے میں بتا چکے تھے اس لئے وہ خود بھی وہاں پہنچ گئے کہ پھر انہوں نے اس وقت تک پوچھ دیکھ کرنے لہر گرفتاری سے پولیس کو روک دیا۔ اب یہ لڑکی کے مطابق تھی کہ یہ بات ہے نہ وہ جانے کہ کون کون ہے اور پھر تھکانے لڑکی نے مجھے ہم دیا کہ میں جا کر جنہیں لے آؤں۔“ سوچ لیا۔ اس نے پوری تفصیل سے ساری بات بتائی ہوئے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس نے میرے نام کے ساتھ ہاتھ لڑکی کا نام اور عہد بھی بتایا۔“ میرے ہم نام تو کی ہو سکتے ہیں۔“ عمران نے سمجھ لیا۔

”جھٹکا گارڈ نے بتایا ہے وہ بھی تھکانے ہے۔“ سوچ لیا۔

نے کہا۔

”اس کا تم نے خود آئیگی کی ہے یا صرف بتا ہے۔“ عمران

میں دیکھا تھا۔ میرا دھڑکیاں کے اصرار پر دھڑکیاں بھی سوجھ رہی تھیں۔ میرا دل سوجھ رہا تھا۔ وہاں پہنچنے پر سب اللہ کرکڑے ہو گئے۔

"ہاں گارڈز نے ہائی اس کا حق طے کیا ہے۔ یہی میرے کزن کا کال ہے۔" اس سوچوں والے نے اچھی فہم لے لی تھی۔

"مرحبا۔ اور آؤ۔" سلطان نے اللہ کرکڑے سے مخاطب ہو کر کہا۔ ان کے اچھے اور سردار میں بھی اللہ کرکڑے تھے۔ ان کے چہرے پر شدید غصے کے اثرات نمایاں تھے۔

"میرا نام علی مراد ہے۔ مراد نہیں اور صاحب کے ہیں انسانی اخلاقی قوانین کے تحت صاحب کا پہلا نام لیا جاتا ہے۔" مراد نے اب تک سمجھ نہ سکا تھا کہ ایک بار پھر اپنے غصوں کو سہارا دیا۔

"قت اس کو اس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے میں سردار زمان خان کو ہلاک کیا ہے۔" سردار میں نے بھرت پٹ پٹنے والے لیے بھاگا تھا۔

"کانون کے ہیں انسانی مذاہنوں کے مطابق جب تک حق ثابت نہ مل جائے جب تک کسی پر اس اعتبار میں الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ مجھے سب پر فحاشی نے سب پر لگا دیا ہے۔ کہیں ہیں گارڈز۔" مراد نے ایک بار پھر سمجھ نہ سکا تھا۔

"مرحبا آپ قتل کی ضمانت کیوں کر رہے ہیں۔ پولیس خود ہی اس سے تحقیق کر لے گی۔ یہ پولیس کا کام ہے آپ کا نہیں۔" نیکوئی بدست جتنی ترقی مراد اور خان نے ایک بار پھر حاصل کرتے ہوئے کیا۔

"آپ کون ہیں؟" مراد نے یقیناً مراد اور خان کی طرف دیکھ کر کہا۔ اس کا لہجہ غصا تھا۔

"تم کون ہو؟" مراد نے اس سے اس اعتبار میں پوچھنے والے میں ضمانت جتنی ترقی کا شکریہ ادا کیا۔ کچھ ایک تو تم نے میرے کزن کو اس دہائے کو ہلاک کر دیا ہے۔ مراد اس طرح اکرے پھر رہے ہیں۔" مراد اور خان نے مجھے سے پوچھنے ہوئے لے لی تھی۔

"سردار صاحب۔ آپ پلیز خاموش ہو جائیں۔" سلطان نے غصے سے بھرا ہوا لہجہ میں کہا۔

"مرحبا۔ سب آپ کی موجودگی میں ہو رہا ہے۔ اب کیا مجھے چاہیے؟" مراد نے اپنی پانچوٹیں۔ مراد نے ہر طرف دیکھ کر کہا۔

"مراد ہے۔ معاملات یہ ہیں۔" مراد نے مراد اور خان کے درمیان میں تمنا کا نام لیا ہے۔ لکھ رہا ہے۔ مراد نے فحاشی کا نام دیا ہے۔ مراد نے مراد اور خان کے درمیان میں تمنا کا نام لیا ہے۔ مراد نے مراد اور خان کے درمیان میں تمنا کا نام لیا ہے۔

اس لئے انہیں ملازمت مل گئی۔ سردار احمد خان نے اس بار قدم بٹھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کس ڈاکٹر کی موجودگی میں نوابی عیادت کیا گیا ہے سر سلطان اور کس پولیس آفیسر نے کھانا کھا ہے۔“ عمران نے سر سلطان کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

”ابلیس بی صاحب آپ کا کیا تھا۔“ سر سلطان نے ایک سادہ بے کمرے پولیس آفیسر سے خطاب کر کہا۔

”جواب۔ یہ علاقہ قحط گری بہار کے قحط آتا ہے۔ وہیں نا اہل و بزرگ انجمن خیرات ہے۔“ سر سلطان بچھا تھا۔ وہیں اہلی و موجود ڈاکٹر اور پولیس خان نے اسے فون پر باقاعدہ کال کیا تھا۔ پولیس آفیسر نے آگے بڑھ کر اگلائی مڑا دی۔ لہجے میں کہا۔

”ان دونوں کو یہاں بلانا تھا۔“ عمران نے کہا۔

”اس کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں وقت ضائع کیا جا رہا ہے۔ اسے پولیس کے حوالے کر دینا۔“ سردار احمد خان نے آپ پر بھر مارا کرتے ہوئے کہا۔

”آپ خاموش رہیں پلیز۔“ سر سلطان نے اس بار غصے طبعی لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر اور پولیس خان اور انجمن خیرات کو یہاں بلائیے۔ فوراً۔“

سر سلطان نے سردار احمد خان کو اس کے بعد ابلیس بی سے کہا۔ ”ابلیس سر۔“ ابلیس بی نے کہا اور پھر مڑ کر اپنے کسی ماتحت کو

ہدایات دیتے ہیں صرف وہ تھا۔

”تمہارا کیا خیال ہے عمران کہ یہ سب کیا تمہارے خلاف باقاعدہ سازش کی گئی ہے لیکن اس کی وجہ۔“ سر سلطان نے اس بار عمران سے خطاب کر کہا۔

”وجہ تو سردار احمد خان کا تمہارے جنہوں نے اپنے کزن کو ہلاک کر دیا ہے اور مجھے باقاعدہ قاتل کے طور پر سامنے لے آئے ہیں۔“ عمران نے تنگ لہجے میں جواب دے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔“ عمران نے بھٹکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سردار احمد خان اپنے آپ کو قاتل میں دیکھتے ہیں۔ جسے آپ اس اہلکار میں صاحب کر رہے ہیں۔ اگر چاہے تو آپ کیا مجھے بھی قاتل سے برائیت کر سکتا ہے۔ یہ بھارتی سردار کے بیٹے۔“ سر سلطان غصے سے اس کے ہوش میں رہتا تھا۔ ”سر سلطان نے کہا۔“

”کسی کا بھی قصہ نہ ہو۔ یہ میرے کزن کا قاتل ہے۔“ سردار احمد خان نے تباہی بکثرت سردار کا نام ہی نکلی ہر سنا تھا اس لئے اس کے سر سے گر دیے تھے۔

”سر سلطان۔“ ابلیس کب بیکار کی قیمت کیا گیا ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”میں پہلے یہ ملازمت قائم ہوئی تو یہ اس وقت ملازمت

روایت میں یکتا آفسر تھے۔ ان کا شمار دیکھا دیکھتے ہوئے
انہیں وزارت کا تیری قیامت کیا گیا تھا۔ سلطان نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی تعلیم کیا ہے؟" عمران نے اس بار یہ نام
سردار احمد خان سے قلمبند کر رکھا تھا۔

"تم کون سے ہو؟" اس نے پوچھنے لگے۔ "سردار احمد خان
نے پڑھنے سے لے کر لکھنے تک کیا ہے۔"

"سلطان۔ آپ انہیں بھی یہی وقت و صرفہ ان کی
سیٹ سے حاصل کرنا کہ آفسران و عہدہ دہی کہ انہیں حوالہ میں
لے لیا جائے اور ان دنوں گارڈز کو بھی۔" عمران نے غصے سے
کہا۔

"تم۔ تم یہ کیا کہہ رہے ہو۔" انہیں نے
فیلڈ لکھ کر کہا۔

"سلطان۔ آپ سمجھتے ہیں کہ اگر آپ نے میری تو کیا دیکھا
کل سمجھتے ہیں؟" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سردار احمد خان آپ کو آپ کی سیٹ سے نوٹی ہوئے ہیں
کیا جانتا ہے اور پولیس آفسرز کو علم دیا جاتا ہے۔ وہ انہیں اپنی
حوالہ میں لے لیں اور ان دنوں گارڈز کو بھی۔" سلطان نے
نورانی شکایت دیتے شروع کر دیے تو سردار احمد خان کی آنکھیں
جیرے سے پھٹی جلی گئیں۔ سردار احمد خان کی حالت بھی دیکھتے ہوئے

میں تھی۔

"آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔" سردار احمد خان نے
انہیں حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ جتنے خاموش رہیں۔" سلطان نے کہا۔ "اس
عدوت میں کے علم و چار پولیس آفسروں نے سردار احمد خان اور
ان دنوں گارڈز کو اپنی حوالہ میں لے لیا۔ سردار احمد خان کا چہرہ زرد
پڑ گیا تھا۔ وہ بار بار آنکھیں پھاڑ کر سلطان کو اس طرح دیکھ
رہے تھے جیسے ان کا خیال ہو کہ انہیں سلطان خود ہی اسے اپنی
قرار دے دیں گے لیکن سلطان کے چہرے پر پہلے سے زیادہ
جھجکی جاری ہو گئی تھی۔

"مگر ان صاحب کو عزت و احترام سے معذرت کرے میں اور
ان دنوں گارڈز کو علم کرے میں بخاویں۔" عمران نے کہا تو
سلطان نے اپنی بات پولیس آفسر سے کہہ دی اور سردار احمد
خان کو وہ سب عمل خود ہی خاموش ہو گیا تھا ایک خالی کمرے میں
لے جلا گیا۔ وہ پولیس افسران کے ساتھ گئے جبکہ گارڈز کو علم
کرے میں لے جلا گیا۔ وہ پولیس افسران کے اپنی ساتھ گئے
تھے۔

"آپ غریب۔ لیکن سلطان اور ڈیپٹی۔ انہیں یہ مسئلہ مل ہو
تا ہے۔" عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور اس سے
ملا کر لگا۔ وہ کہہ گا۔ "آپ وہاں انت کا انتظار کھانا اور تیل

لو جو ان ڈاکٹر جس نے سنیہ وہ آل بھی تھا قافلت سے بہر
آیا۔ اس کے پیچھے ایک اور سربراہ تھا جو اپنے چہرے پر بے حد
اعزاز سے ہی خاصا گھماک اور شہر و کھلی دے با قاف۔ وہ بھی وہیں
لے ہل میں داخل ہو رہے ہی اس وقت میں ہل کا چہن یا جیسے
ان کی نظریں کسی کی حواسی صلا۔ ہر ساتے سوجھ اصرہن کو دیکھ
کر انہیں لے داکہ صلا کی ایک ڈاکٹر نے صاحب گرسے ہی
اکتہ کیا۔

"آپ کا نام کیا ہے ڈاکٹر؟" عزیز نے ڈاکٹر سے قافلہ ہو
کر پوچھا۔

"ڈاکٹر ادیس خان"۔ ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہ۔
"آپ سربراہ ادیس خان سے کیا تھے ہیں؟" عزیز نے کہہ کر
اس کے سواں پر سر سلطان اور سر مہاراجن دونوں سے التجہ چمک
پڑے۔ ڈاکٹر ادیس خان بھی چمک چڑھا۔

"سربراہ صاحب کہیں ہیں؟" ڈاکٹر ادیس خان نے عزیز کے
سوال کا جواب دیتے ہی چاہے اسی سوال کرتے ہوئے کہہ کر
ہی اس نے اس طرح اور اور دیکھ جیسے وہ اب بھی سربراہ اور
خان کو حواسی کر رہا ہو۔

"نہ گئی آ جائیگا تب آپ میرے سواں کا جواب دیجئے۔"

عزیز نے سر دیکھ کر کہہ۔
"وہ میری بھاری کے ہیں۔ انہوں نے ہی مجھے میری بھاری

میں گویا تھا۔" ڈاکٹر ادیس خان نے کہہ۔

"جیسے آپ کہاں تھیں تھے؟" عزیز نے پوچھا۔

"ملا خیر ایک میں۔" ڈاکٹر ادیس خان نے جواب دیا۔

"سربراہ صاحب میں پہلے پہلے تو وہ پہلے سے فوت شدہ
تھے۔ انہیں ادیس خان میں موجود ڈاکٹر نے فوت شدہ قرار دے دیا
تھا پھر آپ نے کیسے اسے زندہ کر کے ان کا زوال جان دیکھا؟
کہا۔" عزیز نے کہہ اس کا لہجہ یقیناً سرد ہو گیا تھا۔

"وہ وہ میرے تھے تو سربراہ صاحب نے جان لکھا کر بھگنا
تھا مجھے تو معلوم نہیں ہے۔" ڈاکٹر ادیس خان نے قافلت
گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہہ۔

"انہیں۔ آپ نے کیسے اسے جان پر دھوکا دے تھے؟" عزیز
نے قافلت ساتھ کڑے ہوئے انہیں کی طرف چمک کر پوچھا۔

"جی۔ جی۔ جی ہاں۔ وہ وہ سربراہ صاحب نے مجھے زلی
دھانے کا وعدہ کیا تھا۔" انہیں نے اچانک چلنے والی آواز پر
عزیز کی طرف گھبراہٹ ہوئے لہجے میں کہہ عزیز کے اچانک چلنے پر
وہ دھوکا دینے والا وہ چہرے پر سے ان قدر شہر و کھلی ہمارا نظر
آ رہا تھا کہ شہر و آسانی سے مار دے گا۔

"آپ نے سن لیا سر سلطان کہ آپ نے ہی ڈیڑی؟" عزیز
نے پہلے سر سلطان اور پھر سر مہاراجن سے قافلہ ہو کر کہا جن سے
چہن پر انہیں حیرت جیسے حیرت ہو کر رہ گئی تھی۔

"جین جیسی کہیں اس معاملے میں غصہ کیا گیا۔ کہہ رہا تھا
 قتل ہے مرد احمد خان سے۔" سر سلطان نے اچانک حیرت
 محسوس کی۔

"تفصیل تو مرد احمد خان تائیں کے تھیں میرا ساتھ ہے کہ
 کسی غیر کی حالت نے اپنے کسی غصوں سے غرض سے چلنا
 اور وہ چلا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ میں اس کھیل میں کسی شے
 شریک نہ تھا اس لئے مجھے بھی نہیں تھا کہ اس زمانے میں مجھے
 نہیں شریک تھا۔ یہ سب جین جی سے معلوم ہوا کہ اس بارے میں
 کے کچھ کون ہے لیکن جب وہاں گمارا ہاں میں وہاں ہوئے تو
 پہلے لے آئیں گی آئیں گی مرد احمد خان سے میرے
 ہاتھ میں سول کیا تو مرد احمد خان نے ہاتھ سے ہاں کر دی
 جس سے میں سمجھ گیا کہ اس کھیل کا اصل چاہیے کہ مرد احمد خان
 ہے۔" عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اب مرد احمد خان کو کسی کی قیادت میں دیا جائے گا اس
 معاملات سامنے آئیں۔" سر سلطان نے کہا۔

"ظاہر ہے مرد احمد خان کا جو سے یہ معاملہ شریک اہل جی
 کا بن گیا ہے۔ وہ تو ہم پولیس کا ہے۔ اب اس کا کڑا
 کو پولیس کی قیادت میں دیا جائے گا۔" عمران نے کہا تو سر سلطان
 نے ہدایت دینی شروع کر دی۔

پاکستان حکومت کی ایک دہائی کاوش کی گئی ہے بھارت
 کے سامنے سرخ رنگ کی کارڈنگ۔ ڈانچنگ ہیٹ سے ایک غیر کی
 نو جوان نے ہزاروں آگے جا کر اس نے کل قتل کا حق نہیں کر
 دیا۔ یہ کارڈنگ ڈانچنگ ہیٹ پر آ کر دیا گیا۔ یہ کارڈنگ
 بھارت کا بھارتیہ کارڈنگ ایک غیر کی نو جوان دہرا گیا۔
 "بھارتیہ کارڈنگ"۔ نو جوان نے کارڈنگ کی کارڈنگ سے مراد
 بھارتیہ کارڈنگ۔

"تیسرے"۔ اس نے مزید بولتے ہوئے کہا کہ وہ کارڈنگ
 یہ کارڈنگ بھارتیہ کارڈنگ کل گیا تو نو جوان بھارتیہ لے گیا۔ پھر
 میں یہ کارڈنگ کی ایک کارڈنگ سے مراد کہ نو جوان نے سرخ
 رنگ کی کارڈنگ میں رنگ بھارتیہ لے کر وہ جو جو قدم طے کیا
 بھارتیہ کارڈنگ۔ یہ کارڈنگ بھارتیہ لے کر وہ جو جو قدم طے کیا

"ابو مجھے معلوم ہے کہ آپ نے یہ سب کچھ واسطہ مرچے سے کھلا ہے لیکن اگر میں یہ عرض دانی عرض ہے۔" ابو نے کہا۔

"مرد ابو خان سے ہی وہ اس معاملے کے بارے میں معلوم کر سکا تھا لیکن وہ تو جاکہ جو چکا ہے اب کون اسے اہل امت طاع کا۔" ابو نے کہا۔

"جی ہاں۔ میری بھینس میں پہلے کیوں اس عران کے خلاف آپ کے ہاتھ پر مٹھن نہیں ہو رہی۔ آپ نے عران کو وہ راستہ کھٹ کھلا ہے لیکن آپ نے میری اس اسے کو تنگ کیا اور وہ اس کے بارے میں بات دینا۔ ایک نگرانی آپ کا آدمی کا جانا دیکھ رہا ہے کہ عران جیسے آدمی کے خلاف جیسے کامیاب کر سکا تھا۔ وہ تو جاکہ ہو گیا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ اس نے کسی اور کو اس بارے میں بتایا ہو۔ یہ وہی معاملات انہی کے ہیں جو چکے ہیں۔" ابو نے بڑے صاف لہجوں میں کہا تو ابو کا چہرہ ایک لمحے کے لئے اس طرح سرخ ہو گیا جیسے ابو کا ایک لڑکہ جتنی ہے لیکن دوسرے ہی لمحے وہ ٹھنک گیا۔

"جیسا معلوم ہے کہ عران اہل پناہ کیسے کیا ہے۔" ابو نے کہا۔

"جی ہاں۔ عران اہل پناہ کیسے کیا ہے۔" ابو نے کہا۔

نے کہا۔

"یہ سب کچھ کیا گیا ہے پناہ کیسے کیا ہے۔" ابو نے کہا۔

"ہاں۔ آپ اپنے کارڈ ریڈ کے کرائے سے حالات لے لیں۔" ابو نے کہا۔

"تم نے یہ بات کس سے کہی ہے۔" ابو نے کہا۔

"اس سے کہی ہے۔" ابو نے کہا۔

"جی ہاں۔" ابو نے کہا۔

ہے اس لئے پانچیا کرتان سے تو صلہ کرنے پر چاہے ہم سے
 نہیں۔ ہماری صورت یہ ہے کہ ہم پانچیا کو اصل صورت
 میں لانا کہ کرتان کے پاس نہیں کا جتنا اقدار ہے وہ صرف
 پانچ سالہ تک کا ہے اس کے بعد لاکھ پانچیا کو کسی اور ریاست
 سے ساتھ صلہ کرنا ہوا اور آج بھی یہی صورت ہے۔ یہ صلہ نہ
 ہو سکے گا اور اس سے پانچیا کی صورت پر اچھائی نہ ہوگا اثرات
 مرتب ہوں گے اور اب سلام نے یہ دونوں باتیں سر سلطان تک
 پہنچا دی ہیں لیکن اس کے بعد کرتان سے صلہ کی بات
 نہیں ہوتی جب پانچ بھائیوں کے دربار سے ہمیں یہ بات کہہ دیا ہے کہ
 ہم یہ صلہ نہ کر سکتے ہیں۔ اب اس کی آپ صورت تو وہی ہوگی
 جس پر تمہارے اہل میں آئی کہ سر سلطان کو پانچ کما دیا ہے تو
 صلہ لے کر آئے گا لیکن اس سے دربار کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا
 اس لئے ہم نے ایک اور بات سوچا کہ ہم سر سلطان کو اٹھا کر کے
 انہیں بھاد کر دیں کہ وہ اس صلہ سے میں دربار کو بھی مثال کریں
 یا کم از کم کرتان کو بھیج کر دیں کہ وہ اس صلہ سے میں دربار کو
 مثال کرے۔ اس طریقے میں ہمارے بھائیوں نے یہ صلہ
 حاصل کیا ان کے مطابق سر سلطان کے اٹھا جاتے ہی ملی حرات کو
 اطلاع مل جائے گی اور وہ ہر صورت میں انہیں قریب پہنچا کر
 لے گا اس لئے یہ بے ہوا کہ اس اور میں حرات کو جیل بھیجا دیا
 جائے کہ وہ سر سلطان کے پیچھے نہ بھاگ سکے اس کام کے لئے

سرور احمد خان کو سامنے لایا۔ سرور احمد خان اس لئے حاضر
 ہو گیا کہ بھائی صلہ کے ساتھ ساتھ سرور احمد خان کی
 بات کی صورت میں اس کا ملکی پادشاہ بھی سرور احمد خان کی
 کیفیت میں آ جائے گا لیکن پادشاہ یہ اقدام دینی طرح کا کام نہ تھا۔
 سرور احمد خان کو بھی پانچ کرنا چاہا اور ان کی مثال نہ کیا۔ اور
 دربار کے بارے میں یہ اطلاع ملی کہ اس نے ہمارے اس اقدام
 کے بارے میں صلہ حاصل کر لی ہیں اور وہ پانچیا اس لئے
 آئی تھی کہ میں اپنی حکام تک ہمارا صلہ پہنچ سکے تاکہ دربار
 اس صلہ سے میں مثال نہ کر سکے۔ وہ کام پانچیا میں اپنے حکام
 کے سپرد کر کے اور یہ کرنا چاہتی تھی لیکن وہ بھی ہار گئی اور اس سے
 وہ بھائیوں کو صلہ نہ کر سکا جس میں ہمارے صلہ کے بارے
 میں یہی کیفیت ہو رہی تھی۔ "ہم نے مسلسل دہانے ہوئے
 اور یہی تحصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہم۔ اس صورت میں لیکن نہ ہم اپنا طریقہ کار بدل رہے۔"

وہ نے کہا۔

"کہہ دو۔" سلام نے پانچ کرچا۔

"ہم یہ بات عرض کرنا کہ پانچ دیں کہ سر سلطان کرتان سے صلہ
 مانوں کے لئے صلہ نہ کر سکتے ہیں۔ پانچ کرتان کے پاس صرف
 پانچ سال کی ہیں چنانچہ صلہ ہے تاکہ ہماری ریاست کو اگر اس
 صلہ سے میں مثال کر لیا جائے تو ہم بھی چند سالوں تک نہیں

سپلائی کر سکتے ہیں یا پکیشا بڑا راستہ ہے۔ میں اس کا ساتھ
کر لے۔۔۔ روہ نے کہا۔

"یہ دونوں طرح آواز کے لئے تھے لیکن پکیشا حکومت نے
انکار کر دیا کیونکہ کرتھان نے انہیں یقین دلا ہے کہ وہ میں سال
معاہدے کی تکمیل کرے گا۔ اس کی ریاست میں ہمیں کے دست
اختار موجود ہیں جتنا کی طرف کہ کام چاہی ہے اس لئے میں
ساروں تک یہ معاہدہ کامیاب رہے گا اور اگر ایسا نہ ہوا تو کرتھان
کسی دوسری مسلم ریاست کے دوستوں سے تکمیل تک پہنچائے گا۔"
ہمام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمام۔ آپ نے اگلی کہا ہے کہ سرسلطان کو خبر کر کے انہیں
مجھ کیا چاہئے گا۔ کیا وہ مجھ سے چاہیں گے۔۔۔ روہ نے کہا۔
"اگر وہ چاہیں گے تو ایک حد انہیں چاہئے کہ وہ چاہئے گا۔
پھر وہ کیا سیکھ کر وہاں سے چلے گا اسے دیکھ لیا جائے گا۔"
ہمام نے کہا۔

"ہمام۔ پکیشا کی نسبت کاراجن پانچ ماہ کا ہے۔ جب ہم
اس سے ایسا معاہدہ نہیں کر سکتے تو اپنی بہن کسی اور ملک کو فروخت
نہیں کر سکتے۔ کیا ہم مجھ پر اس کے برصورت میں ہمیں پکیشا کو ہی
فروخت کی چاہئے۔۔۔ روہ نے کہا کہ ہمام نے یہ اختیار ایک
طویل سانس لیا۔

"تم یہ کیا سناؤ، تمہارے کر بیٹے تھے۔ ہمام کام ہے سوچو

نہیں ہے جو تم سوچ رہے ہو۔ ہمام کام پراختیاء ہے جس کا ہے۔
ہر حال ضرورتاً تادیبی میں ہمارے تھانہ میں مال رہے۔ پکیشا کی
جہازوں کی پڑتھان لگی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ساتھ کی تمام ریاستوں
جہازوں میں کے نہ ختم ہونے والے دفتر سے موجود ہیں۔ اسے اپنا
کے کسی بھی ملک کو ہمیں فروخت کی چاہئے تو اس کے لئے پانچ
لاکھ ہر حال پکیشا سے ہی ڈانٹا چلے گا۔ ہمارے سلطان کے ماتے
ہمیں سپلائی کی چاہئے جب تک کہ آمان کے ماتے ہمیں سپلائی کی
چاہئے جب تک کہ کاراجن ہمیں خریدنے کے لئے پکیشا کے ماتے
سپلائی لینے کے لئے مجھ سے آمان خود ہمیں فروخت کرتا ہے۔
اب تم ہمارے ساتھ رہو۔ میں نہیں کہیں کہیں فروخت کریں۔ لے دے
کہ پکیشا ہی سامنے آئے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ پکیشا
ہمیں کرتھان و ہم سے آمان سے لڑ کر آگے صرف دیکھ کر
لینے کی بجائے خود دوسرے ملکوں سے ہماری مدد لینے پر مجبور
ہوئے۔ یہ ہمیں خود اپنے ملک کی معقول میں مشغول کر کے ہماری
دعا میں بہت بڑا نقصان ہے۔ ہمام نے کہا۔ ہمام نے آواز دہرایا
تکمیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

آپ واقعی بہت معلومات رکھتی ہیں ہمام۔ آئی ایم سولی کہ
میں نے آپ سے انکشاف کیا۔۔۔ روہ نے قدم سے شرمندہ سے
لجے میں کہا۔

میں باتوں کو سمجھتا ہوں۔ اب پراختیاء کا کیا کیا ہے۔ کیا قومی

کیا تو عمران نے دھڑک دھڑکی اس کے چہرے پر پریشان سے
تأثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے کتاب بند کر کے میز پر رکھ دی۔
سلیمان بادگشت کیا ہوا تھا اس لئے عمران قہقہہ پر اُچھٹکا۔
"چہاں کس مشکل میں پھنس گیا ہے۔ وہ سخت گھبرایا ہوا لگا رہا
تھا۔۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا یہیں ظاہر ہے کہ جب
تک چہاں آ کر خود نہ جانتا اسے یہاں پہنچے پہنچے خود اس مشکل
کے بارے میں معلوم نہ ہو سکا تو یہیں وہ مسلسل سوچ رہا تھا کہ
کیسے کیا مشکل ہو سکتی ہے کہ چہاں نے اپنے ساتھیوں سے غصہ
کرنے کی بجائے عمران سے اسے کھینچنے کیا ہے۔ پھر غریبا
میں سب سے بد حال تھی کی آواز سنائی دی تو عمران اٹھ کر ہمدردی
دعا دے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے۔۔۔ عمران نے ادنیٰ آواز میں پوچھا۔

"چہاں ہوں عمران صاحب۔۔۔۔۔ باہر سے چہاں کی آواز
سنائی دی تو عمران نے دعا دہ کھول دی۔

"اسلام علیکم عمران صاحب۔۔۔۔۔ چہاں نے کہا لیکن اس کا لہجہ
انہی کی سمجھ نہ تھا۔

"وہی سلام اسلام۔ آؤ۔۔۔ عمران نے ایک طرف بچے ہوئے کہا
تو چہاں اندر داخل ہو گیا۔ عمران نے دعا دہ بند کی اور باہر سے اسے
لے کر سنگ دم میں آ گیا۔

"کیا مسئلہ ہے چہاں۔ تم نے تو مجھے بھی پریشان کر دیا ہے۔

عمران نے اسے کہی ہے چلیے گا کہہ کر خود دھڑکی تکی پر بیٹھ
بہتے کیا۔

"یہ خدا دیکھیں عمران صاحب۔۔۔۔۔ چہاں نے جیب سے ایک
کاغذ نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران نے کاغذ
لے کر اسے آنت پلٹ کر دیکھا تو وہ م م م کاغذ تھا اور وہاں
ساتھ ہی اس سے ملتا تھا۔ اس پر لکھا تھا کہ عمران نے اسے
کھولا تو اٹھ ایک کاغذ موجود تھا۔ عمران نے کاغذ نکال کر اسے کھولا
تو وہ بے اختیار اچھٹکا۔ کاغذ پر وہ یہاں لکھا تھا کہ ایک کی گئی تھی۔
عمران نے ایک نظر چہاں کی طرف دیکھا جو جھپٹتی خاموش
ہوئے ہوا تھا۔ عمران نے کاغذ پر لکھے ہوئے الفاظ پر غور کیا اور اٹھا
فراخ کر دیا۔ وہ دھڑکی زبان کو اس طرف بڑھ رہا تھا جیسے خدا
سنائی نہاں میں لکھا گیا ہو۔ چند لمحوں بعد اس نے لفظ پڑھ کر بے
اختیار ایک طرف سر ہٹا دیا۔

"وہ خدا تمہیں کہاں سے جانتا ہے۔۔۔ عمران نے چہاں سے
تلاش کر پوچھا۔

"عمران صاحب صبح سے ایک گھنٹہ پہلے میں اپنے قہقہہ میں
بہاں لی دی دیکھ رہا تھا کہ کسی نے کال ٹل جانے کی بجائے اور
میں صدمہ چھڑا تو میں نے سو کر دروازہ کھولا تو باہر ایک غیر ملکی
شخص موجود تھا۔ اس کے چہرے پر شرم ہے۔ قہقہہ کے تاثرات
تھے۔ میرے صدمہ کو کھینچنے ہی اس نے یہ الفاظ میرے ہاتھ میں

بکھڑا اور پھر اس سے پہلے کہ میں سمجھا کہ پلٹ کر مڑتی تھی
 سب صوبوں کی طرف بڑھتی جا رہی تھی اور پھر اس قدر تیزی سے طریموں
 اتنی جلی جلی جیسے وہ طریموں اترنے کی بجائے اڑتی تھیں جیسے چ
 رہی ہیں۔ میں اس کا ایک واقعہ سے بہت پریشان ہو گیا اور پھر
 احتیاطاً خودی طور پر میں نے اس کا ذکر کوٹوالے سے کر دیا۔
 اتنی بات تو میں بھی کچھ کیا تھا کہ یہ وہاں رہاؤں میں کھنکھایا ہے
 لیکن مجھے یہ نہاں پر حق نہیں آتی۔ میں نے لاف جیب میں ڈال
 اور قیادت سے مل کر اس صورت کے پیچھے گیا۔ ابھی میں طریموں
 اتر رہی رہا تھا کہ میں نے کچھ سے لاکڑی اور ایک کھسکی جی ٹی
 آزاد رہی۔ پھر پہلے پہلی کر چلا ہوا۔ اس صورت کو جس نے مجھے
 اور ادا تھا رہا تھا پناہ کے گیت سے قریب گلیوں پر کر چاک کر
 رہا تھا۔ وہاں اس کی آواز پڑی ہوئی تھی۔ چہچہے، صرف اور
 معلوم ہوا کہ یہ صورت گیت پر پہلی ہی تھی کہ سرخ رنگ کی چلی
 ہوئی کار میں سے اس پر لاکڑی ٹاٹنی اور چہچہائی۔ کار لاکڑی
 کرتے ہوئے آگے جا چکی تھی۔ تاہم یہ صرف اس کا رنگ ہی
 دیکھا جا سکتا تھا۔ چونکہ میں پولیس کے پتھر میں نہاں چاہتا تھا اس
 لئے میں واپس اپنے قیادت پر آ گیا۔ پناہ کا ایک چکر پھر
 واقعہ ہے۔ میں اسے کہہ آیا تھا کہ وہ اس صورت کے بارے میں
 جو کچھ معلوم ہو سکے وہ مجھے آ کر بتائے اور پھر تھوڑی دیر بعد
 چکر پھر آیا اور اس نے بتایا کہ انگریزوں کے علاقے میں صورت یہاں

48
 ہی رہا تھی پناہ میں وہاں ہوئی اور لاف مایہاویں میں شروع
 رہی۔ اب مائیں پاری تھی لیکن وہ جیسے ہی گیت پر پہنچی اسے
 گریا گیا۔ میں یہ سن کر بہت حیران ہوا۔ پھر میں نے اس
 علاقے کے پولیس، چٹھن سے رہا ہوا اور انٹرن آفیسر سے میں
 نے اس غیر ملکی صورت کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے
 بتایا گیا کہ اس صورت ہوا ہے کہ اس صورت کا تعلق وہاں ہی طاقت
 خانے سے تھا۔ اس صورت کا نام دیکھا تھا اور یہ وہاں پکڑ کر لڑی
 کی پہلی تھوڑی تھی۔ اس کی کار رہا تھی پناہ کے اور سڑک پر تھی
 ہوئی پارک سے پولیس کوئی ہے اور یہ صورت دھڑاٹ میں رہی
 طاقت خانے سے وہ سڑک پہلے لاکڑی ہو کر یہاں پہنچا تھا۔
 میں اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں۔ تاکہ میں نے سوچا کہ اس
 علاقے میں آپ سے راجہ کیا جائے کیونکہ آپ ہی مایہاویں نہاں
 چھو سکتے ہیں اس لئے کم از کم اس کا تہہ پر چھو ہوا تھا اور وہ
 چھو چا جائے گا۔ چہچہانے نے کیا تو عمران نے سبہ اختیار کیا۔
 خیر مائیں لیا۔

”تمہارا مایہاویں طاقت خانے میں کوئی میرا وقت ہے۔“
 پناہ کہہ کر تم اس رہا تھی پناہ میں رہتے ہو۔“ عمران نے کہا۔
 ”میں عمران صاحب میرا کیا کوئی واقف نہیں۔ ویسے بھی
 اس رہا تھی پناہ میں چلی تک میرا خیال ہے کوئی غیر ملکی صورت یا
 میرا نہیں رہتا۔“ چہچہانے نے کسی لمحے میں غائب دیکھ ہوئے

"ہاں اے تو نیکواری طاعت خدو"۔ راجہ لاکھ جاتے ہی
 دوسری طرف سے سر سلطان کے لیے اے کی خصوصیات آواز سنائی دی۔
 "نیکواری طاعت خدو خدو کہتا ہے۔ نیکواری خدو کہتے
 سے مسئلہ حل نہیں ہو رہا۔"۔ عروین نے کہا۔

"لاہ عروین صاحب آپ۔ مسائل طاعت کا لکھ دیکھا جائے تو
 لوگ سمجھتے ہیں کہ لکھ لکھ کر نہیں ہو گیا ہے۔"۔ دوسری طرف سے
 لیے اے نے پتہ چلے گئے۔

"کیا قہارے صاحب موجود ہیں؟"۔ عروین نے پوچھا۔
 "ہاں ایں۔ انکی بات کرنا چاہتا۔"۔ دوسری طرف سے لیے
 اے نے کہا۔

"چلو۔ سلطان بل رہا ہیں۔"۔ چاروں نے سر سلطان کی
 آواز سنائی دی۔

"سلی عروین اہم نہیں۔ اسی نہیں کی (آکسن) بل رہا ہیں۔"
 عروین نے اپنے خصوصیات لکھے ہیں کہا۔

"فکر کر تم بولنے کے قابل نہ سمجھتے ہو۔ وہ مرد اور خاتون نے
 جس اہواز میں تم پر قتل کا نہیں ایلے کا ذمہ کیا تھا اس سے سر
 عہدار ملن تو سر عہدار ملن میں انکی پریشان ہو گیا تھا۔"۔ سر سلطان
 نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اچھا جاہلیت کہہ رہی تھی۔ اسی لیے تو اسے ملو جی
 سے غائب کر دیا گیا ہے۔"۔ عروین نے کہا۔

"تمہارے ذہنی کا بھی خون آیا تھا۔ وہ بہت پریشان تھے
 کیونکہ انہیں اس سلسلے دانستے تھے اور کچھ نہیں آ رہی تھی۔ ان کا
 کہنا ہے کہ آخر عروین جیسے تھے آدمی کے لئے اتنا بڑا انداز نہیں
 دیکھا گیا ہے۔ اور اسے غیر ضروری طور پر آئی لکھتے ہیں وہی تھی
 ہے۔"۔ سر سلطان نے پتہ چلے گئے تو عروین انکی بے اختیار ہنس
 چلے

"ذہنی کا گھر درست ہے۔ اہل عہد ان کے سوئے خیال کو
 دیکھنا چاہتے تھے۔"۔ عروین نے پتہ چلے گئے۔

"مگر بے چارہ خیال اب قتل کی کٹھن میں پڑا ہے۔ نہ مجھے
 وہاں جانے کی ضرورت تھی۔ آئی نہ تم وہاں جانے جاتے اور جس
 غائب کا انداز تو سر خیال کے پتہ کو ایک لکھ لکھ امکان نہ
 تھا۔ ویسے عروین۔ تم نے کہہ تھا کہ تو اس بارے میں حرج تھا تو
 کہہ گئے۔ اس بارے میں حرج کچھ معلوم ہوا ہے۔"۔ سر سلطان
 نے پتہ چلے کر پوچھا۔

"میں نے جگہ کے کوئی گزیر کر دیا تھا کہ ان کا نام
 عروین ہے۔ وہاں ہاں چاہے وہ جگہ نے اپنی سڑاں کو لڑا
 آواز کر دیئے تھا۔ ویسے جگہ کی سڑاں قتل طور پر نیکواری
 ہے اس لیے اب کیسے معلوم ہو سکا ہے کہ کیا ہوا ہے وہ نہ نیکواری تو
 آواز ہو جائے گا۔"۔ عروین نے جواب دو تو دوسری طرف سے
 سر سلطان بے اختیار نکھن کر ہنس چلے کیونکہ انکی تو بہرہ دل معلوم

قادر کہ کون چاہے ہے اور کسی طرہاً حکمت سرور کا تکتہ آواز

ہے۔

"نہ کہہ کیے کیا تھا۔" سر سلطان نے پوچھا۔

"نہ کہہ کا دھڑا اٹھا اور غیر یہی کہہ کر دیکھے اور نہیں۔" عروین

نے جواب دیتے ہوئے کہہ۔

"پھر نہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ کون یہ کیسے بھڑا ہے۔ دیکھو

کریگل پر دکھا اور اس۔" سر سلطان نے ترک و ترک جہز

دیکھتے ہوئے کہا اور ان کے اس غلام کو جواب دے کر ان کی

اختیار اپنی حالت کے خلاف نہیں چلا۔

"آپ جب سوا میں ہیں تو سوائے آئی کے اور کسی سے نہیں

مسلط۔ ہر ذیل میں لے اس لئے کون کیا قادر کہ حکمت سرور کے

ایک نو جوان اور کوادے دکن پڑاؤں کے قید پر ایک خاصیت

مددگار لڑکی آئی۔ اسے ایک بہت درد دے کر چلی گئی اور اسے

پلاؤ کے گیت پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اس لڑکی کی

مادریلا قتل کیا ہے اور اس کا قتل پانچواں میں دیکھی خاصیت

خانے سے تھا۔" عروین نے جواب دیتے ہوئے کہہ۔

"کہہ لکھا ہوا تھا اس خط میں اور وہ نہیں اسے چہ چاہتا ہو۔

گئی۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔" سر سلطان نے قہر سے جھرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی بات پر تو ہے چارہ چوہی پر ہیں ہے کہ خدا خدا کر کے

کسی نے اور دل پر دھک دلی نہیں وہ بھی ہادی کی۔ ہر حال اس

خط میں اور بھی زبان میں جو کچھ صحت ہے اس کا معلوم بھی لکھا

ہے کہ ریاست مدظلہ کی صحت بھی ریاست کرمان کی نہیں کا

سوا نہیں جوتے دے کی اور اس میں سے میں ایک حد کو انکسار

دے دیکھے گئے ہیں اور خط ایک حد کا وہ سے میں چلا تو

کیکہ یہ کہ حکمت ابھرنی کا نام ہو سکتا ہے۔ میں نے آپ کو اس

لئے کون کیا قادر کہ آپ میں حفاظت کے بارے میں بہت زیادہ

چاہتے تھے۔ یہ بارہ اور کرمان کی نہیں کا کیا سلسلہ ہو سکتا

ہے۔" عروین نے کہا۔

"کہہ تو یہ مسئلہ ہے۔ میں پہلی کا سلسلہ پانچواں اور ریاست

کرمان کے یہاں وہ سوا ہے لیکن ریاست مدظلہ کی حد پر اس

ہے کہ اس سلسلہ سے سوا اس کی شل کر لیا جائے لیکن پانچواں

نہیں چاہتا مدظلہ یہ بات درست ہے کہ اگر ریاست کرمان لے

حرہ نہیں کے اختار مدظلہ نہ کے تو اس کے اس سرور پانچ

سوا تک پہنچنے کے لئے تین کا ذخیرہ ہے جبکہ درست مدظلہ میں

گیتا کے یہ مدظلہ ذخیرہ دستار دستار ہوئے ہیں اور وہ نہیں

لاحد سواں تک نہیں پہنچتی تریختے ہیں لیکن پانچواں مدظلہ کے

ساتھ سپہ نہیں کرنا چاہتا۔" سر سلطان نے اچھل سمجھ لہجے

میں کہا تو عروین کے چہرے پر بھی غمیدگی کی تھ۔ چہرے میں گئی۔

"کہہ کیا وہ چھل نہیں فرودت کرتے ہیں یا چھک۔" وغیرہ

مسلم ہو سکتا ہے اس لئے آپ اس سے سلوہ نہیں کرنا چاہتے۔

عمران نے اچھاں سمجھ کر بھیج دیا۔

”حقوں میں بائیں دست کیا کرو۔ غیر مسلم پر مسلم ریاست کا مطالبہ سے کیا قصور اور نہ ہی ریاست مملکت ریاست کرتا ہے۔ یہ بھی نہیں پہچانی کہ اس اصل بات ہے۔۔۔ سلطان نے قدرے ہلکے ہوئے کہہ

”اصل بات کیا ہے۔۔۔“ عمران نے سمجھ کر بھیج دیا۔

”تو یہ بات قانا ضروری ہے۔ کیا تمہیں ایکشنل حکومت ہے اس کے اہلکاروں پر اختیار نہیں ہے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بے اختیار آگے بڑھ کر سامنے ہو۔

”آپ اسے سمجھ جائے ہوئے ہیں بلکہ اس سلوہ کے خلاف مددگار حکومت اور مصلحت حکومت اور اس کی دیکھیں یہاں کام کر رہی ہیں۔ انکی صورت میں جب ضرورت ہی ملے ہوں گے تو وہاں جانچ کر لیں گے۔“ عمران نے قدرے رگ لگے بھیج دیا۔

”لیکھ ہے لیکن پھر کیا ہو وہ فون پر نہیں بتائی جا سکتی۔“

سلطان نے کہا۔

”آپ صرف اشارہ دے دیں۔ تفصیلی بات ہم میں کر لیں گے۔“ عمران نے کہا۔

”اشارہ یہ ہے کہ ہم صرف نہیں چاہتے تیرے لیے کچھ نہ

ان کی مخالفت نہیں چاہتے۔ کہ تو ان کا شرط ان پکا ہے تیرے سلطان نے شرط تسلیم نہیں کر رہا۔ سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ میں بائیں ہاتھ کی مخالفت کے لئے یہ اپنی فوج سے کچھ بھیجنا چاہتے ہیں۔۔۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں اور جب ساری بات حل ہو جائے تو پھر سن لو۔۔۔“

کا دیکھا جائے کہ حکومت مملکت کی بات ہے یا فوج کی ہے۔

کارخانہ نے پہلی ہی کرتی سے اس کا سلوہ کر لیا ہے لیکن اس سے چوں باجاری نہیں ہے۔ اس نے آمان کے دار سے ایکشنل

دادا لیا لیکن اس نے آمان سے تو اس کا سلوہ کرنے پر آمادگی

کا انکار کر دیا لیکن کارخانہ تک ایکشنل سے اس بائیں ہاتھ

بھرنے کے لیے میں ہم نے اٹھ کر دے کیلئے کارخانہ نے بھی

یہ شرط رکھی تھی کہ وہ اس میں بائیں ہاتھ کی مشکل حل کرنے کے

لئے ایکشنل میں مشکل فون پر کیاں قائم کرے گا اور یہ بات تسلیم

کرنا ہے۔ اور میں نہیں کیلئے کچھ بات تو یہ ہے کہ کسی لیرک

کی فوج کا مستحق ہے۔ اور یہ کہ میں رہتا ہوں کہ اس کے

طاہر کے خلاف ہے۔ دوسری بات یہ کہ میں بائیں ہاتھ کی ایکشنل کے

اچھاں میں اس کے لئے دوسرے کی جوں جوں کہ صورت بھی کسی

لیرک کا مصلحت داشت نہیں کر سکتے۔ سلطان نے اس بار

میں تو بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیک ہے میں کچھ کمزور ہوں۔ آپ میں اس لیے بڑے عرصے کا تاوان لکھوات آگے بڑھتی۔"۔۔۔ عرواں نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہے اچھا حافظہ۔"۔۔۔ سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مابہ فہم ہو گیا تو عرواں نے مگر ہاتھ جوھا کر کہیں دیا اور مارتوں آنے پر اس نے بغیر پریش کسی نے شروع کر دی۔

"آہستہ۔۔۔"۔۔۔ دھند قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے فصولی آواز سنائی دی۔

"مٹی عرواں بل رہا ہوں"۔۔۔ عرواں نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"عرواں صاحب آپ۔۔۔ ایک ذہد نے سلاہ کا خطاب دینے ہوئے کہا۔

"تم نے تھوڑی دیر میں عالی ترقی مرد اور جو خان کے ہوسے میں چھان بین کر لی ہے کہ وہ میرے خلاف اس سبیل میں کسی کا آلہ کار تھا۔۔۔"۔۔۔ عرواں نے پوچھا۔

"مٹی ہاں۔"۔۔۔ میرا نے صند اور کھان کیلے ڈیڑھ لگا دی تھی جو ابھی تک ان کی طرف سے کوئی رپہٹ نہیں تھی۔ ایک ذہد نے اپنے اصل لیے میرا خطاب دینے ہوئے کہا۔

"ان دونوں سے کہہ۔ وہ اپنی تھوڑی سی بھائی کا کیا کچھ مجھے غصہ ہے کہ وہ سب بڑے بڑے بادشاہ کی مٹی کرتی تھی۔"۔۔۔ عرواں نے کہا۔

"جی بادشاہ کی مٹی تھی۔"۔۔۔ کیا صاحب۔۔۔ ایک ذہد نے چونک کر کہا۔

"میرے خیال میں جی لوگوں نے مرد اور جو خان کے ارہیہ پر اور دھند ہے ان کا تھوڑا ذہن طور پر مجھے لیے عرصے کے لئے قتل سمجھا تھا کیونکہ انہیں تو یہی بتایا گیا تھا کہ میں فری لاسر ہوں نہ سمجھتے مردوں مجھے پڑ کر لی ہے اور میری دم سوختگی میں وہ کوئی بد تھیل کل کر تھیل گئے ہیں۔"۔۔۔ عرواں نے مجھ سے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ میں ابھی صند کو کھل کر کے کہا ہوں۔"۔۔۔ ایک ذہد نے بھی مجھ سے کہا۔

"مجھ اسی کے صند پر لی تھوڑی مدت میں سے بہرہ ور کہ انہوں نے میرا دار قلم سے میرا دوسرا دوسرا صند لایا تھا۔ ایک صند کے ہوسے میں قہقہے کرتی تھی۔ ان کے اچھے ہیں مٹی کے چھ جیہ کہ وہ سکا ہے کہ وہ لگی کھا خاص پھر میں ہوں۔"۔۔۔ عرواں نے کہا۔

"آپ تو تیسے ہم ہوں۔ کوئی خاص بات ہوئی ہے۔"۔۔۔ ایک ذہد نے خیرت پھرے لیے میں کہ تو عرواں نے چہاں کے آنے اور اس کے دینے ہوئے صند کے ہوسے میں تھیل دے دی۔

"میں چہاں نے مجھے تو کوئی رپہٹ نہیں دی۔"۔۔۔ ایک ذہد نے کہا۔

میں لئے نہیں دی کہ ابھی یہ بات واضح نہیں ہے کہ اس معاملہ کا کوئی حسلہ تکمیل مرادوں ہر ملک کے حسلہ کے خلاف ہے ابھی کسی بات نہیں۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"مگر آپ کی بات درست ہے۔ اس ملک کا آپ سے یہ حکومت ہر ملک کے خلاف کیا قائل بناتا ہے۔ ایک دیہہ نے کہا تو عمران نے اسے سر سلطان سے ہونے والا بات چیت کی تکمیل بنا دیا۔

"اب وہ انداز تو یہ قسم اس طرح عمل ہوئی ہے۔ یہی بات ایک دیہہ نے چمک کر کہا تو عمران بھی چمک چلا۔

"اس طرح کیا مطلب۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔۔۔ یہ ایک غلط بیان کوئی بنا تکمیل کیا چلتی ہے اس تکمیل کا قائل نہیں سچو سے سے ہے کہ اس تکمیل کو پچھنے سے پہلے وہ آپ کو میدان سے ہٹا چاہتے تھے۔۔۔ ایک دیہہ نے کہا۔

"میں سچا ہوں ابھی یہاں ہی نہیں ہے کہ یہ مطلب میں نے نہیں کرنا تھا۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"میرے خیال میں اس سچو سے یہ اثر ہلا جانے کے لئے اہل نے کوئی تکمیل کیا ہو گا جس سچو میں کسی مرضی کے خلاف نہ کے اور انہیں ضرور ہو گا کہ تکمیل شروع ہوتے ہی آپ میدان میں کود پڑیں گے۔ ایک دیہہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ ہو سکتا ہے۔ تم اس ایک حسلہ کے بارے میں جس قدر حد تک ہو سکے معلومات حاصل کرنا۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تھیک ہے۔ میں ابھی جاننا دے دیتا ہوں۔۔۔ ایک دیہہ نے جواب دیا تو عمران نے اسے حائل کر کے دوسرے ملک دیا۔

"صاحب۔ چائے لے آؤں۔۔۔ ایک لیہان نے اسے حائل کرتے ہوئے اسے حائل کر کے دیا تھا کہ وہ عمران کی فون کال کے حائل بن چک کر کے ابھی آ گیا تھا۔ اس کے اس حائل میں بات کرنے پر عمران نے اختیار چمک چلا۔

"کیا مطلب ہے کہ اسے لے میں اس قدر حائل کیا کوئی حائل کی دکان کوئی کر کالی ہے تم نے۔۔۔ عمران نے چمک کر کہا۔

"میں نے کالے سے حائل نہیں دیتی۔ ایک دوسرے کو لے لیتے سے چلتی ہے کہ آپ کے لئے سب سے زیادہ چائے ہی ہو سکتی ہے۔۔۔ لیہان نے سکرانے ہوئے کہا۔

"آج کسی دکان میں دیکھ رہے تھے۔۔۔ حائل دریں میں سے کوئی قول دریں چاہا ہے تم نے لیہان دکانوں پر تو یہ کال ہوا ہے کہ حائل حائل کی چلتی ہے۔۔۔ عمران نے آگے سے چلائے ہوئے جواب دیا۔

"یہ پالنے اور کی باتیں ہیں صاحب۔ آپ کے دور کی نہیں۔۔۔ حائل کے لئے یہ آگے سے چلتے ہیں اور اب دکانوں پر

کو تکلیف نہیں دے گا۔۔۔ سیدان نے اسے حاجت پھر سے دی
 میں کیا۔

"اسے کیا ہو گیا ہے۔ کیا کسی کو رقم دینے کا وعدہ کر بیٹھے ہو
 اور رقم نہیں ہے۔ اگر سب کر دے۔ نیچے کھیت کی عید۔ میں پچاس
 ہزار روپے سونگھ لیا جا کر لے لوں۔ اب تمہاری ضرورت تو بہرحال
 مٹا دے۔"۔۔۔ عمران نے اسے شاباش کی۔

"میں اس کی بات سمجھتا ہوں۔ اب میں پچاس ہزار کی بات آپ کر
 رہے ہیں وہ مجھے بتانے کی بات ہے۔ وہ ہواں کھینچتے تھے کچے
 ہیں انہی کا کوئی بے جا دہا ہوا ہوا ہے۔ اب آپ کو رقم کی
 ضرورت ہو تو میرے پاس بہت پیسے ہیں۔ اب خودی کا نہیں آخر
 ہمارا خرچہ ہی کیا ہے۔ وہ آدمی کھانا کھاتے ہیں وہ جانے پتے
 ہیں۔ ہمارے ہاں ہزار ہوں پھر بھی اتنا خرچ نہیں آج پھر آپ نے
 کٹوں کی بیروں سے بھی مل جاتا ہے۔ یہی رقم صاحب بھی اکڑوا
 کر ہمارا دیکھا اسے دیتی ہیں کہ ان کے اکھوتے بچے کے ہونے
 کو کوئی پریشانی نہ ہو۔ اب یہ بھی کھانہ تو چاہیے۔ اب بات یہ ہے کہ
 اسے صاحب بنا سنا چکا اسے دیتے ہیں کہ عمران کا کوئی ادب
 آدمی نہیں ہے۔ بے جا ادب دیکھا کرتا ہوگا۔"۔۔۔ سیدان کی
 زبان ایک بار پھر مٹا ہوئی۔

"اسے اسے یہ سب تم قبول کرتے رہتے ہو۔ مجھے تو تم
 نے آج تک ہوا بھی نہیں لکھے۔"۔۔۔ عمران نے آنکھیں

کھینچنے لگے۔

"میں کوئی مال جاننے کے علاوہ کچھ دوسرا ہے تو کیا وہ
 تھوڑے کی اس نے اس سے کہتے ہیں کہ ایسے معاملات میں
 ہاتھوں کو بٹا بھی نہ لگئے دن جانے۔ بہرحال آپ کو وہ چار ڈک
 روپے پانچ سو تو مجھ سے آپ نے بیٹھے ہیں نہیں بلکہ اس بار ضرور
 قبول کر دیں۔"۔۔۔ سیدان نے صاف کہہ دیا۔

"ضرور فرمنا ہے۔ ہم تو یہ ای اس دن، اس گزلی ہوئے
 تھے سب پر طرف سریانی کی شکل ہو گئی تھی دن میں۔ تم وہ
 کیا چاہتے تھیں۔"۔۔۔ عمران نے اسے شاباش ادا کی۔

"کھانا مارکت میں ایک سٹور کا۔ کچھ ہاتھ لگے۔ یا
 سیدان، شریف اور انکا خانا آؤں۔ اس کی ایک ہی جی ہے
 اسے وہ کسی اچھل فریٹ۔ آدمی کے ساتھ جاتا ہوتا ہے۔ وہ کل
 آپ سے ملے آئے گا۔ آپ بلز اسے وہ سب کچھ کہہ دیں جو
 میں نے بتایا ہے۔"۔۔۔ سیدان نے لکھنا جھانکے اسے لایا۔
 شریف نے اسے دیا تو عمران نے اختیار نہیں چاہا۔

"بھوتہ گ۔ ہر تو بڑا خوبصورت ہے۔" عمران نے بچتے
 ہوئے کہا۔

"بھوتہ گ۔ اس کے آپ کا دیکھا ہو نام ہے اور وہ اس نے
 خوبصورت ہے۔ ایک جی کا وہ ہے۔ اگر اس کی جی نہ ہوتی تو
 وہ کبھی جی آدمی کہتا کہ کچھ نہیں اس کے قریب سے بھی نہیں

گزشتہ۔۔۔ سیمان نے برا سا حد بٹے ہوئے کہا تو عمر بن
القطار افس چلا۔

"اس کی بیٹی کا کیا دم ہے۔۔۔ عمر بن نے پوچھا۔
"نور گل لہو میں اسے گل پھرا کہوں گا اور آپ ہی تو عمر
جاتے ہیں کہ تمہارا ملاں ہائے گل نہ تو چھٹے ہائے ملے۔
سیمان نے کہا تو عمر بن نے اقبال لکھنؤ کا کرشن پور
"اے۔۔۔ یہ شہر تو ہوائی تھا چڑھا ہوا ہے۔ ابھی تو ریل کی
لوہٹ ابھی نہیں آئی اور تم نے ہوائی ہائے شہر کیے شروع کر دیے
ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ شہر سے اندازہ لگایا جاسکا ہے کہ محض
کہا ہو گا۔ لیکن رات کیسے بلیا۔۔۔ عمر بن نے صاف لپٹے ہوئے
کہا۔

"مجھے ایک دکاندار نے اس بارے میں بتایا تو مجھے بھٹ گل
سے بھٹکی ہوئی کہ ہے چارہ ایک نو جوان بیٹی کا باپ ہے اور کئی
رشتہ یوں آ رہا۔ چنانچہ میں نے اس دکاندار کے درپے اپنی آخر
کر دی۔ اس دکاندار نے بات کرنی ہے۔ اب بھٹ گل کل آپ
سے ملے گا اور آپ کی کورتی سے یہ رشتہ ملے ہو جائے گا لیکن یہ
بات آپ سوچیں اگر آپ نے میرے بارے میں اتنی سی بات تو
معلومات دہائی ہے حد شباب ہو جائیں گے۔ سیمان نے کہا۔
"اے۔۔۔ مجھے وہ گل دے رہے ہیں۔ لیکن بات ہے تو میں اپنی
آخر کر دوں گا۔ پھر دیکھیں گا کہ بھٹ گل تمہاری طرف مڑ کر بھی

رہتا ہے یا نہیں۔۔۔ عمر بن نے مجھے سے اٹھیں لٹاتے ہوئے
کہا۔

"جس کو آپ کا کام ہے۔ آپ کو آپ کا لیں۔ مولوی صاحب
پچھلے جمعہ کے دن میں کہہ رہے تھے کہ دوسروں کو آپ کا لے گا
موت دیا جائے۔ یہ کچھ جانا یاد اور قریبی ہے اور اللہ تعالیٰ اسے
بے حد پھر رہا ہے۔۔۔ سیمان نے جیسے بے یار اللہ لپٹے میں کہ
لہ جائے گی مثالی مثال اور لگو کی بیٹی اٹھا کر چلے گا۔

"اے۔۔۔ اے۔۔۔ سنو تم ابھی جلدی کیسے لیا اور قریبی ہے اور
ہو گئے ہیں۔ کیا پھر ہے۔ کیا اس کی بیٹی میں ہے۔۔۔ عمر بن
نے کہا۔

"خدا کا خوف۔ کچھ صاحب۔ غلط سے تو یہ کچھ کی شرا۔
آئی کی بیٹی کے بارے میں ابھی باتیں کرنا غلط تھا ہے۔
سیمان نے کہا تو عمر بن نے فوراً دونوں ہاتھوں سے کان پکڑے اور
بھٹ کر پھرے تاکہ سے لپکری لاپنی شروع کر دی۔ ساتھ ساتھ
وہ باقی غلط فہمی سے سبائی بھٹ رہا تھا۔ اسے احساس ہو گیا تھا
کہ اس کے حد سے حد بات گل گئی ہے۔ یہ باقی بہانہ ہے اور
اس پر لٹ فہمی کی پکڑ بھی ہے حد غلط فہمی ہے بلکہ سیمان اس
صاف تھرا ہوا دیکھ چکا تھا۔

"کیسی پکڑ ہے ضرور۔۔۔ عمر بن نے تو بہ نامہ لے لے کے اور
بٹے سے بٹے کہہ اور پھر اس سے پیچھے کہ وہ حد کچھ سوچتی

سائنس چڑے جوئے فون کی گھنٹی بجی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر
دیکھ کر اٹھ لیا۔

"اس عمران دم نہیں لی۔ ڈی ایس کی (آکسین) میں رہا مفلح۔"
عمران نے اپنے مخصوص گفتار لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر شفقت بھٹا رہا ہوتا عمران بیٹے۔۔۔ صبر کی طرف سے
قد رے بھڑکی سی آواز سنائی دے گی۔ لہجے میں ہے وہ پڑھتی تھی تو
عمران ہے اختیار آجمل چا کیجک ڈاکٹر شفقت مذمت باطل کے
نیکروی تھے اور سر سلطان کی وجہ سے ان سے عمران کی کافی مذمت
رہتی تھی۔ ایسے ہی ان سے سر سہارن میں سے پانے شامانی مرہم
تھے اس لئے دلوں گھروں کے اطراف کا ایک دوسرے کے گھر آؤ
ہاں رہتا تھا لیکن عمران اس لئے اچھا تھا کہ ڈاکٹر شفقت نے اس
سے پہلے سوائے ایک آدمی دار کے کسی قیمت پر فون نہ کیا تھا۔

"کیا ہوا اکل۔ آپ پریشان نہ رہے۔ شرمیت تو ہے۔"
عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے۔ سر سلطان کو اٹھا کر لی گئی ہے۔ وہ اپنے سرکار
ارامیہ کے ساتھ کسی سے بنے جا رہے تھے کہ پوسٹل گاؤنی سے
پہنچے گاؤں کے قریب ان کی گاڑی سڑک کے کنارے گھڑی پھنس کر ختم
آئی۔ آرامیہ وہیں ہے ہوش چڑا ہوا تھا جبکہ گاڑی خالی تھی۔ گاڑی
چنگ ورامت خیمہ کی خصوصیات میں موجود تھی اس لئے پولیس نے
اپنے اپنی حکام کو اطلاع دی۔ پھر مجھے اطلاع ملی۔ میں نے

تھوڑے ڈیڑھ دو گھنٹے میں تو پولیس اور تھوڑے ڈیڑھ کے مجھے
مالے صرف اتنے معلوم کر سکے کہ سر سلطان کی گاڑی جسے وہ سولہ
تھیں اسے ملکا تھا اور پھر گاڑی کے کنارے ہوش نہ رہنے والی تھی
گاڑی کی گئی۔ اس کے بعد سر سلطان کو سرخ رنگ کی ایک بڑی سی کار
میں ڈال کر کہیں لے جانا گیا ہے۔ یہ اطلاع اہل سے گزرنے
والی ایک کار کے ذریعہ نے پائیں کو دی ہے۔ وہ طرف کی وجہ
سے وہیں ٹکا نہیں لیکن اس نے یہ واقعہ اپنی آنکھوں اکیھا ہے کہ
"مرد گدا کا دھوکہ کھول کر گیا ہے ہائی پوائے آدمی کو کار سے
باہر کھان رہے تھے۔ سرخ رنگ کی کار سڑک پر گھڑی تھی۔ میں نے
صدر صاحب کو اطلاع دے دی ہے۔ صدر صاحب نے مجھے حکم دیا
ہے کہ جیسے اطلاع دے دیں گا۔ تم اپنے جگہ۔ انکس کو اطلاع
دے سکو۔" ڈاکٹر شفقت نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"وہ آرامیہ جس نے یہ دھوکہ دیکھا ہے اس واقعہ کہیں ہے۔"
عمران نے بڑے لہجے میں پوچھا۔

"واقعتہ پامان میں موجود ہے۔ میں نے اسے وہاں روکنے کا
حکم دیا تھا تاکہ تم اس سے مل کر معلومات حاصل کر سکو۔" ڈاکٹر
شفقت نے غائب صبح بولتے کہا۔

"آپ قاتلے فون کر کے مجھے اسے سنا تا رہے تاکہ
پولیس مجھ سے پتہ چھوٹی کرے۔" عمران نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا کہ یہ ہے۔ وہاں کا آپورن ایس ایچ ہے۔

اکبر جہاں چہ وہ تھر سے مکمل تعاون کرے گا۔ - ڈاکٹر شکتی
نے کہا۔

"تمہیک ہے آپ ہے فکر رچنا اور صمد صاحب کو بھی تھی
وہیہ۔ انکار اور سلطان کو جہاں ہی کچھ سناستہ بنائے کر لیا جائے
۴۔ اللہ حافظ۔"۔ عمران نے کہا اور پھر کریٹل دہ کر اس نے فون
آلے پر بیڑی سے وائس فون کے نمبر پر فون کر کے رابطہ کرتے پر
ایک اور کو اطلاع دی کہ خود بھی نہیں جہاں کر کے جہاں سے
جہاں سے وائس کی طرف بھرتہ چلا گیا۔ اس کے دیکھ میں
سلطان کے اس طرح لگا دھلائے تھا سے دھلا کے سے ہا رہے
تھے۔

فون کی بھی پیچھا رہا اور کچھ عرصہ پر فون بھی مہام نے
اور جہاں کر رہا تھا۔

"میں..... مہام نے جہاں کی آواز میں کہا۔

"کاش فون پر بات کرنا۔"۔ دوسری طرف سے اچھا فون
لجے میں کہا کہ تو مہام ہے اختیار اچھا چلی کچھ کہ آواز ایک
تھ کے جہاں کر رہا تھا کی تھی۔ اس نے جہاں سے رہا کر پٹل
پر لگا اور جہاں کی دھلا کھڑا کر اللہ صمد ایک لگا سا فون میں
فون کر اس نے کچھ عرصہ پر لگا۔ اس نے جہاں کے کھارے پر
موجود ایک لگا پٹل کیا تو کھرے کی دھلا دھلا سے اور
کلا کلا پر سیاہی کچھ دھلا کی جہاں آگ۔ سب کھرہ بر لگا
سے کھڑا ہ گیا تھا۔ مہام نے اچھا فون لگا میں جہاں
کچھ سے جہاں سے فون کو اچھا اور اس کے سب سے پیچھا

موجودہ فون کو پیش کیا تو فون میں کی سکرین پر فون کے امپر آئے۔
اس فون کی ساخت کل فون جیسی تھی اس لئے اس کے ہونے والے
حصے میں اضافہ سکرین موجود تھی لیکن یہ عام کل فون نہیں تھا۔
وہ اس کی عام تھیلی کے نیچے دنگ سے اس کا تعلق تھا اس کا رنگ
ایک ظاہری سامنے کے دو بڑے گھوڑوں فونوں سے تھا تو اس لئے
اسے کچل فون کہہ دیا تھا۔ سکرین پر اس کے کے فونو امپر تھے
اسم نے تیار سے طبر پیش کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر
بعد سکرین پر ایک سیاہ رنگ کا "X" سا ساپ کھڑی ہوئے بیٹا
اکھاں دیکھنے لگا۔ ساپ کی آنکھوں میں کچھ چمک تھی۔ اسے دیکھتے
سے گھبرا جاتا تھا کہ وہ اصل ساپ ہے۔ چہ نہیں یہ ساپ کی
صورت عاب ہوئی تو اس نے آپ پر ہر طرح کی سانس لیا
تھوڑے اسی معلوم تھا کہ ساپ کی آنکھوں سے نکلنے والی جلا جلا
اس پر چڑھ رہی تھیں وہ بڑے آگ بڑے ایک نظر اسے اپنے فون سے
کی سکرین پر دیکھ رہا تھا۔ سکرین پر سے ساپ کے جانب
اس نے کا مطلب تھا کہ چھوٹے اسے اس کے قرار دے دیا ہے۔

"ہیلو" فون میں سے اس صلیت مرشد آواز نکلی وہی جس
نے پہلے اسے کچل فون پر بات کرنے کا حکم دیا تھا۔
"اسم ڈکسن بول رہی ہوں"۔ اسم نے ابھائی سرخو باد
بجھ گیا کہ۔

"جیسے یا بیٹا دوسرے بیچ کرنے کے لئے کھڑا کرے گا۔"

دوسری طرف سے چار کھٹے والے بچے میں کہ گیا تو اسے اس
کا بڑا ہیقت زندہ چھپا۔

"بھلا یہ ڈانٹے نہیں تھے۔ سارا سے انکشن تھے وہ اور
کا ساپ وہ جانتے تو تھے۔ دانتے تو تمام بگاڑیں لگے ہوتی تھیں۔"
اسم ڈکسن نے قدم سے ہٹا کر اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے
تھاپ دیا۔

"تھیں اس عنوان کو کسی کا کال قرار دیا کہ اسے کل بھولے
دلا اسامہ ابھائی چھان تھا بالکل۔ کیا قصید معلوم نہیں ہے کہ
عمر میں دیکھو میں کس قدر ہوشیار ہوں ہے۔ اس کی پشت پر ایک
کی بڑی بڑی ڈھکیں ہیں۔ ویشیا میں سب سے زیادہ اقبالیات کا
ایک تھوڑے سرخ کا بڑے ایکسٹر ہے اسے وہ اس طرف ایکسٹر کا
مستقل لاکھہ خصوصیت ہے۔ اس طرح انفرادی طاقت کی طاقت
کیسے نکلا جا سکتا ہے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ اس کے ہارے میں
نکلی ویشیا کا سب سے طاقتور بھڑکی سرسلطان کیسے ہڈاں نکلا
ابھائی بھائی کی قدر بھڑکی تم نے بھڑکی یہ وہ اپنا نہیں ہوا۔ اب
عمر میں بھڑکی کی طرف تھوڑے ہیچے تک چکا ہو گا اس لئے میں نے
اپنی طاقت سے بات چیت کر کے اپنا ہوشیار کر دیا ہے۔ اب
تم نے سرسلطان آفر کر دیا کہ یہاں سے فوری طور پر کارستان اور
کارستان سے ہٹا کر لگایا ہے۔ یہ وہی کارستانی اس انداز
میں ہوئی ہے کہ جہاں ایسا کئی گھنٹہ رہے جس سے وہ لوگ اور

خاص طور پر پانچویں ٹیکٹ سردیوں میں واپس کا سرورٹ لگا سکتے۔
چھپنے لے کہ۔

"ٹیکٹ سردیوں کا آپ ٹیکٹری سے کیا فصل جو سکا ہے۔ جو کام
تو اگلی جنس کے دائرہ کار میں آتا ہے۔" مدام ڈکسن نے کہا۔

"سر سلطان پانچویں ٹیکٹ سردیوں کے انکوائی اچھا ہے۔ وہ وہ
پانچویں کی انکوائی کا سا ب نامہ پانچویں میں رچنے کی فہمی کی حقیقت
دیکھتے ہیں۔ یہ وہ ہے کہ ان کی بہت سے علامت گل سہی پہلے تو
تو دانت لے رہا ہے۔ ان کے سسٹم علامت میں تو سچے دلی و دلی
ہے ان کے ان کے انوار کا مصب ہو گا کہ پوسے پانچویں میں
پوسٹ پر ہوا جائے گی۔ پانچویں میں، ٹیکٹری، حتمی، اگلی جنس
وہ ٹیکٹ سردیوں سب پانچویں میں صراحت انہیں دیکھنے دینے کے لئے
اور پانچویں۔ چھپنے لے کہ۔

"میں چھپ۔ انہیں زندہ انوار کرنے سے کیا فائدہ ہو گا۔"
داماد ڈکسن نے کہا۔

"بہت سوچ سمجھ کر یہ پلان بنایا گیا ہے۔ سر سلطان نے اس
نے بہت زیادہ عرصہ تک ان کی ہیٹ کو خالی نہیں چھوڑا جا سکا ہے
پھر جیسے ہی یہ ہیٹ کسی کو دلی ہوئے گی تو اس سے آسانی سے
ہو جا۔ گا کہ سجادہ میں رہا ہے سلطان کو لڑنا اس کی شراکت
شامل کرتے۔" چھپنے لے کہ۔

"لیکن چھپ۔ یہ کام اس صحت میں زیادہ آسانی سے ہو سکا

ہے کہ ہم سر سلطان کو اس کرنے کی بجائے ہلاک کر دیں۔ اس
طرح میں ہی برائے ہو گا پھر بھی ختم ہو جائے گا اور پانچویں والا کام
بھی بند ہو جائے گا۔" مدام ڈکسن نے کہا۔

"میں اس آخری چوڑے کے طور پر زندہ دیکھ رہا ہے۔ اگر
اس کی جیت پر کسی دوسرے کو حیات نہ دیا گیا تو ہم سر سلطان کو
اس شہر پر دیکھنے کرنے پر رضامند ہوں گے۔" ٹیکٹری پانچویں
سلطان کی شراکت پر جس سجادہ کر۔ اور مجھے سلیسہ یقین ہے کہ
سر سلطان وہ زندہ دیکھیں حاصل کرنے سے لئے وہ دلی شراکت
سجادہ کر میں گئے ہو گا۔ وہ دلی دلی اس پر سجادہ ہو رہے
پھر وہ اسے نہیں نہیں کر سکتے لیکن سر سلطان کی ہلاکت سے وہ
مرے سے سجادہ ہی منسوب کر سکتے ہیں۔" چھپنے لے کہ۔

"میں چھپ۔ پانچویں چھپ۔" مدام ڈکسن نے کہا۔

"تھوڑے چار دنوں پہلے پانچویں چھپ۔ ایسا اٹھانے کی کہ
سر سلطان کو شریک کی بھی جہت لیا کی کار کیا کر انوار اور پھر
اسے مزید ظاہر کر کے چاروں طرف سے کے اسے کارخانہ بھیج
وہ ان کے آپدہ گئے کے انوار سے کارخانہ لگی جانا پانچ۔ کہ
کے یہ وہی عرصے آگے اسے اسلئے کر کے فوری طور پر سلطان
پانچویں کے بعد اس کے ساتھ ہی دلی اور دلی ختم ہو جائے گی
وہ صورت نہ جا۔ خود سر سلطان کی حفاظت کرنے کی پابند ہو گی۔"

چھپنے لے کہ۔

"کیا اس کے ساتھ ہی یہ شخص تم پر جانے کا خیال ہے۔"
 اسکا نے پوچھا۔

"تم نے پہلے سے ہی اپنے اور اپنے بھائی کی باتوں کے
 انکشاف کر رکھے ہیں۔ جیسے ہی تمہیں اطلاع ہے کہ سلطان
 کاڑھانہ بھیجے گا تو تم نے اپنے بھائی سے چارٹر عہدے
 کے لیے کرائس بھیج دیا ہے تاکہ اگر انکشاف شدہ سروس
 تمہارے پاس سے کسی طرح کوئی نکلے ہو تو یہ بھی
 سمجھ کر تمہارا تعلق کرائس سے ہے اور اب تم اور تمہارے آدمیوں
 نے مشکل طور پر قہرلا کر آپ اب اور کائنات اختیار کرنے ہیں
 تاکہ جب تم وہیں پہنچو تو اپنے اصل چروں میں آ سکو اور
 وہ لوگ کسی بھی طرح تم تک نہ پہنچ سکیں۔"۔ چاہنے والے کہا۔

"نہیں چاہیے۔ آپ کے علم کی قلیل ہوئی۔"۔ تمام ڈسٹن لے
 جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم اپنے معاملات میں جانے ہو۔ میرا مقصد
 صرف اتنا ہے کہ تم سلطان کے ان کے سونے میں اپنا حصہ
 سنا کیونکہ نہ پامرد؟"۔ چاہنے والے کہا۔

"نہیں چاہیے۔"۔ پھر اس نے کہا تو دوسری طرف سے بھی
 تباہ کیے رابطہ تھا کہ وہ کب تو وہم ڈسٹن نے ہے اختیار اپنا
 طویل سانس لیا اور پھر فون آف کر کے اس نے پھر کی جڑ سے
 نکال کر پھر فون پر لیں کر کے اس نے کمرے کی دیواروں پر

جانے والی سیٹی بک چاہی۔ کب چاہی۔ جتنی ذہن کیس اور اس کے ساتھ
 ہی ہاتھ جھاکر اس نے فون کا دستور الخطیہ اور فہرہ پریس کرنے
 شروع کر دیے تاکہ اپنے فہرہ کو دوسرے سلطان کے انکشاف اور پھر
 انکشاف کاڑھانہ بھیجے اور خود سمجھتا ہے کہ اس کا بھائی
 وہاں کے انکشاف کرنے کے انکشاف دے سکے اس کا بھائی
 اپنے معاملات میں چنگ ہے کہ وہ تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ
 یہ معاملات اس انکشاف میں نہ چاہیے گئے کہ کسی کو کالوں کا انکشاف
 تک نہ ہوگی اور نہ ہی ان کے پاس سے کسی کو معمولی سائنس
 سکے۔

عمران دلائل حوال کے آپہنیں ہم میں دلائل جی تو ایک ذیہ
 ابراہیم اللہ کر کرا ہوتا۔
 "ہائو"۔ عمران نے دیکھا سلام وہ کے بعد کہا کہ خود بھی اپنی
 خصوصیتوں کو یاد کیا۔
 "کیا رہا ہے سر سلطان کے انوار کے نیلے میں"۔ عمران
 نے اجمالاً شک کے لیے میں پوچھا۔
 "ابھی حال کیا ہوا ہے نیکی ابھی تک کوئی ثابت رہا ہے
 نہیں لی"۔ ایک ذیہ نے قدم سے بولنے لگوں میں کہا کہ
 بحر اس سے پہلے کہ عرب کوئی بات ہوئی تو فتن کی فتنی جی ابھی تو
 عمران نے ہاتھ بڑھا کر دھڑکا اٹھا۔
 "کھٹ"۔ عمران نے ایکٹو کے خصوصیتوں کے لیے میں کہا لیکن
 اس کا لہجہ عام حالات سے ذیہ سرد تھا۔

سمندر ہل رہا تھا جاب"۔ دوسری طرف سے سمندر کی
 موندانہ آواز سنائی دی۔
 "تھو کہاں ہے تم نے اسے دیکھت کیوں نہیں دیکھ رہا
 راست دیکھت کیوں دے رہے ہو"۔ عمران نے ایسے لہجے میں
 کہا جیسے وہ کھانا پلانے کی بجائے کھانے کا رہا ہو۔
 "میں جلاہد نہیں نکلیں کے ساتھ ہو توں اور کہاں کو چھ"۔
 "میں ہیں"۔ سمندر نے قدم سے بولنے لگوں میں کہا۔
 "کیا رہا ہے تفصیل سے نا"۔ عمران نے اجمال
 شک کے لیے میں کہا۔

"کھٹ"۔ میں نے ایک رہا ہے تفصیل پینک کی ہے۔
 پست سے ایک وارتا طیرہ ایک لال لے کر کارستان گیا ہے۔
 یہ گھر کا سر سلطان کے انوار سے ایک گلاب اور کی بات ہے۔
 وارتا طیرہ اچھے گلاب پہلے وارڈ کرنا گیا تھا اس طیرہ سے میں
 اس کاٹ کے ساتھ وہ غیر ملکی گئی تھی جن کے کاٹات میں نے
 پینک کے جیہ میں کاٹات کی وہ سے ان کاٹات کرنا سے تھا
 لیکن وہ کاٹات کا فرجن ہے کہ کہنے کے ہیں کہ سرے لاس کے
 قرنی لاجن کارستان میں رہتے ہیں۔ وہ جب سرے والے کا
 رہا وہ کہیں کے تو بحر اس کاٹات کو سرے والے کے آدنی ملک
 کرنا لے جیہ چنے گا اس طیرہ سے وہ کا فرجن پہلے اس وقت
 آٹھ گھنٹوں سے لیاہ وقت گزر چکا ہے ایک رہا ہے سے ایک اور

[illegible]

”میں پھر کرنل کا سامنے نہیں آ رہا ہے۔۔۔“ مرزا نے

”سہمی صوف جو کہ رچ کے لئے کیا جاتا ہے۔ کراچی کالڈاٹ
یہ جانتے ہیں اور کراچی تہ۔ آپ بھی کیا جانتے ہیں۔ اس طرح تم
کراچی میں ہی مگر رہتے رہو گے۔“... المریخ نے یہ آپ
کہتے ہوئے کہا۔

”مجھے چاہیے ہے کہ سر سلطان کو کافرستان سے کرپس لے جایا
گیو ہوگا۔ پھر وہیں سے انہیں آگے کسی اور جگہ پہنچایا گیا ہو تو میں
کہہ نہیں سکتا۔ کیا تو اس باب میں جو ”طوائف“ حاصل کر سکتے ہو۔
مردوں کی فرمت کرو۔ سر سلطان کے لئے ہم تمہیں سونے میں
بھی توں دیتے ہیں۔“ عربوں نے کہا۔

مستمر ہوئی تھی کہ سر سلطان کو اس طرح سے لگی جھپٹ میں
 ڈال کر وہ چل گیا جو ہوا سکا ہے کہ وہاں سے انہیں بے ہوش کر کے
 لے کر دھڑ میں لے چل گیا جو تب تک سر سلطان کا صبر و

[illegible]

”اچھی طرح اس کا مطالعہ ہوئی ہے یہاں باغی، اور مطالعات کرنے والے کسانوں کے گناہ۔۔۔ عمرانی نے کہا۔

”کیا مطالعات ہوئی ہے۔ کل کر بات کرو۔۔۔ باغی نے

جرحہ کر کے کچھ ٹیپا چلا۔

”پاکستان کے تھوڑے ہی چند سرملطان کو بھی کیا گیا ہے۔ لیکن ان میں مردہ خنجر کے تاج کے جوت میں داخل کر پارٹو خیل سے کارخان لے جا کر لیا ہے لیکن خیل پارٹو کرنے والے تاج کے ساتھ جانے والے دلوں آدمی کرانی جھانکے کا تاج بھی منگوائے پار ہے تیرہ اس کے ساتھ ساتھ ایک پارٹو کرانی کے لئے پارٹو کرانی کیا ہے جس پر ایک لکڑی کے تختہ پر صحت اور پارٹو کرانی مردہوں سے کرانی ملے ہیں۔ ایسے ہی ان کی تیرہ مردہوں کے ساتھ ایک نام ٹیک جھانکے ساتھ تیرہ مردہوں نے تحصیل قاتلے ہوئے کھل

قد قامت کی گھیل تہ اللہ میں لڑ پرت سے اپنی تھکتہ کا
آنت نہ کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ میں ان کا سرخ لگانے میں
کامیاب ہو جاؤں گا۔" اٹھنے لے غلبہ دیتے ہوئے کہہ
"ایک بات اور بتا دوں کہ اصل جھوٹا پتہ کیا ہے راتوں کے
درمیان نہیں کے معاملے کا ہے۔ سلطان حکومت چاہتی ہے کہ
اسے اپنی اس معاملے میں شامل کیا جائے لیکن سلطان اپنی نہیں
چاہتے اور حکومت سلطان کو بھی تم ہے کہ اب تک سلطان
مخالف نہیں ہوں گے اب تک یہ بات کسی صورت معاملے میں
شامل نہیں ہو سکتی۔" عمران نے کہہ

"اللہ یہ تم نے اچھا ہی کام کیا ہے اب تک ہے ایک بار دہری
راستوں کے لئے بھی کام نہ ہوتی رہتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس بار
اس کی طرف سے سلطان حکومت نے ہار کی ہوں۔ میری دل میں سب
مجھے معلوم کر لوں گا۔" اٹھنے لے اس بار سے پہچانی گئے میں
کہہ

"بھئی کب توں کہوں کہ اس میں تو کہ اس وقت حکومت
پاکستان صحت اور زندگی کے حکم پر کھڑی ہے۔ گزشتہ دنوں میں
یہ باتیں ہو رہی ہیں۔" عمران نے کہہ

"تم چار گھنٹوں بعد مجھے فون کر لینا۔" اٹھنے لے کہہ تو
عمران نے اس کے کہہ کر سے دیکھ لیا۔

عمران صاحب۔ سلطان کو انار کے سے کیا حکم حاصل

کہنا چاہتے ہیں۔ اور سلطان ان کی رائے میں کامیاب بنے تو وہ
میں انار کے سے کیا حکم دیتے سے بھی دیکھتے تھے۔" ایک
زیر نے کہہ

"مجھے خیال میں وہ پچھلے سلطان کو جگانے کی کوشش کریں
گئے اور میں جانوں کہ سلطان اس وقت تو جتنے ہیں لیکن ایک نہیں
تھے جو جتنے نہیں بھی معلوم ہو گا کہ سلطان پاکستان کے لئے کئی
نہایت دیکھتے ہیں اس لئے یہ سنا ہے کہ انہوں نے سلطان کی
ماٹن کو تپ کے آخری سچ کے طور پر دیکھا ہے۔" عمران نے
غلبہ دیا اور اس لئے فون کی کٹنگ کی گئی تو عمران نے دیکھ دیا
کہ وہ دیکھ لیا۔

"اسکھ۔" عمران نے فونوں کے میں کہہ

"معلوم ہوا ہے کہ اب۔" دہری عرب سے ملنے کی
معلومات اور جان لیا۔

"بھئی تو کیا کیا تھا کہ حکومت کی فون والی حوالہ دیتا ہے۔"
عمران کا لہجہ بغیر اچھا ہی رہا۔

"جواب۔ فون تو میں نے حاصل کر لی تھی لیکن میں نے سمجھ
کہ اس انار کے جس کا نام سید اختر ہے پہلے سلطنت حاصل کر
لیں تاکہ حقیقی سلطنت حاصل ہو سکی۔ لیکن جب انار کے لے گیا
ہے کہ اسے دہری نام اور دھوکا دیا گیا تھا اس لئے اس نے
اس میں جلد کر سکی دہری نام کی تھی۔ اس نے نہ ہی بہت

کو چمک کیا تھا اور وہ ہی اندر موجود لاش تھی۔ صوفی نے کہا تو
 عمران نے ہاتھ پر چمک چڑھ کر
 "میں ڈاکٹر بننے سے سب کچھ اپنی آسانی سے کیے بغیر کر دیا۔"

عمران نے پوچھا۔
 "میں نے سب کچھ کیا ہے؟" وہ اس پر کہہ دیا تھا جس پر میں نے اس پر
 تھوڑا سا تھوڑا کیا تو اس نے سب کچھ بتا دیا۔ میں اس وقت ڈاکٹر
 کے گھر سے ہی فون کر رہا تھا۔ دیکھو یہ ڈاکٹر یہاں آگیا تھا
 ہے۔ اس کے بھائی کے کسی گاڑی میں رہتے ہیں۔" صوفی نے
 جواب دیا۔

"تم نے اس سے پوچھا ہے کہ کس نے اسے رخصت دیا ہے۔
 کسی غیر ملکی نے یا طاعی آدمی نے؟" عمران نے کہا۔
 "میرے میں نے معلوم کر لیا ہے۔ راسو کلب کے مالک ناصر
 لائی نے اس سے منہ بولا کیا کہ وہ پہلے بھی ان کے لئے کام کرتا
 رہتا ہے۔" صوفی نے جواب دیا۔

"تھیک ہے۔ تم اسے گولہ مار دو اور کالعدم کی نقول دالیں
 مہول پہنچا دو۔" عمران نے کہا اور دیکھ دیکھ دیکھ ایک طرف
 چلے گئے۔ راسو کلب کو اپنی طرف کھینچا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج
 بار بار بج رہی تھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر دیکھ لیا تھا۔
 "اسکالو۔" عمران نے خصوصاً لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا تھا صاحب۔ صاحب جہاں تھا۔"

طرف سے سلیمان کی موبائل آواز سنائی دیا تو عمران نے ہاتھ پر
 چمک چڑھ کر سلیمان پر کسی اندر مہنگی یا اندر ضرورت کے دالیں
 حوالہ فون نہیں کرنا تھا۔

سنی عمران نے منہ ہلایا۔ کیا بات ہے؟۔۔۔ عمران نے اس پر
 لہجہ اعلیٰ لہجے میں کہا۔

صوفی صاحب کا فون آگیا تھا۔ اس نے مجھے عمر دیا ہے کہ
 میں آپ کو تلاش کر کے ان کا پیغام آپ تک پہنچا دلوں گا آپ اس
 سے فون فون پر بات کریں۔" سلیمان نے کہا۔

"اچھا تھیک ہے۔" عمران نے کہا اور دیکھ دیکھ دیکھ۔ پھر اس
 نے اپنے سامنے رکھے ہوئے لیٹس پر ہاتھ کی ٹرکٹ کی الٹا ہتھ
 کر کے راسو کلب کا فون آن کر دیا۔

صوفی۔۔۔ علی عمران کاٹک۔ اور۔۔۔ عمران نے بار بار کال
 دیتے ہوئے کہا۔

"میں۔۔۔ ہاتھ ڈالوں۔ اور۔۔۔" صوفی نے ہاتھ پر ہاتھ کی آواز
 سنائی دیا۔

"راسو کلب کے مالک ناصر لائی کو ہاتھ ہیں اور۔۔۔ عمران
 نے غصے سے لہجے میں کہا۔

"میں اس۔۔۔ بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ اور۔۔۔" ہاتھ نے
 صوفی دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کے تعلقات غیر ملکی تھیں سے بھی رہتے ہیں۔"

کے سلسلے میں کام کر رہے ہیں اور "محمد صاحب نے کہا۔
 "پانچ کام ہو رہا ہے۔ سر سلطان کو انی کر کے ایک مصلحت
 میں داخل کر دیا ہے۔ چار ملا علیہ کے اور پچھلے کارستان نے
 چار کیا ہے اور کارستان سے انہیں کرائی نکالا گیا ہے۔ اس طرح
 میں میرے آدمی کام کر رہے ہیں۔ محمد علی یہ معلوم ہو جائے گا کہ
 سر سلطان اس وقت کہاں موجود ہیں۔ اس کے بعد سر سلطان کی
 رہائی پر انتہائی جلدی سے کام شروع کر دے گا۔۔۔ عین نے
 غصوں لیے میں کہا۔

"کرائی۔ لیکن کرائی نے یہ سہارا کیا ہے۔۔۔ محمد نے
 جبروت بھرے لیے میں کہا۔

"کرائی کو صرف آدے عہد پر استعمال کیا گیا ہے۔ یہ کام
 کرائی حکومت کا نہیں ہے بلکہ ایک بین الاقوامی تنظیم کا ہے جس کا
 ہیکل کارڈ ہیکل کال کے ایک دستور جاری ہے۔ اس تنظیم کے
 پیچھے شاید بادشاہ حکومت ہے۔ یہ صورت میں کیس مصلحت میں
 شامل ہونا چاہتی ہے۔۔۔ عین نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اگر تو یہ بات ہے۔ سر سلطان نے مجھے اس بارے میں
 بوجھ کیا تھا۔ بادشاہ کو اس مصلحت میں شامل کرنے کا مقصد
 ہے کہ ہم اپنی آزادی اور طاقت کو دوسروں کے پاس گدلی رکھ
 دینا۔ ہم کیسے یہ برداشت کر سکتے ہیں۔ غیر ملکی فوجیں کسی بھی
 شہر میں مستقل طورے جائیں۔۔۔ محمد حکمت نے

کہا۔

"آپ نے فراموش کیا۔ بادشاہ حکومت اور اس تنظیم کو سر سلطان
 کے انعام کا چار صاحب دیا ہے۔ گا اور انعام اللہ ہم جلد از جلد
 سر سلطان کو بخیر و صالحہ بخیر لے آئے گا۔۔۔ عین نے کہا۔
 "لیک۔ جب آپ کی بات سن کر مجھے دلی اطمینان ہو گیا ہے
 بعد میں سر سلطان کے لئے ہے۔ یہ بیٹاں ہو رہا تھا۔۔۔ محمد
 صاحب نے ایک طرف سانس لیے ہوئے تھا۔
 "آپ نے فراموش کیا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مدد کرے گا۔ اللہ حافظ۔
 عین نے کہا اور دھڑک دھڑک دیا۔

"معمول صاحب۔ یہ بھی تو پتہ کال کے خلاف ہے کہ صدر
 صاحب کے رابطہ قائم ہونے سے پہلے رابطہ قائم کر دیا جائے۔ ایک
 دہرہ نے کہا تو عین نے اقرار اس پتہ۔

"میں بلور انکشافات کر رہا تھا اس لئے پتہ کال کا ہونا
 ہے۔ ہاں اگر میں بلور عین بات کر رہا تھا تو ہیکل کارڈ ہے صدر
 صاحب کے فون قائم کرنے کا مجھے انکشاف کر دیا۔۔۔ عین نے
 کہا تو ایک دہرہ نے اقرار کر دیا۔

"مگر ہے آپ کے چہرے پر لکھتا ہے کہ تو آئی دینا تو ہیکل کال
 ہے آپ گوشت کی بجائے چہرے تو لے رہے ہیں۔۔۔ ایک
 لہجہ نے کہا۔

"پچھلے کام مصلحت میں انہیں میرے میں تھے لیکن اب مصلحت

کان اور باغیچے سے ہوتے والی بات چیت کے بعد بھی بھی مٹتی
 سمجھا دیتا شروع ہو گئی ہے۔۔۔ عروین نے کہا۔
 "تو اب چائے لے آؤں" ایک ذہین لے سکتا ہے ہوتے
 کہا۔

"ہاں ضرور"۔۔۔ عروین نے کہا تو ایک ذہین مسکراتے ہوئے اٹھ کر
 بکن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ذہین بائیں آہ تو اس
 کے ہاتھ میں چائے کی دو چالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک چال
 عروین کے سامنے رکھی اور دوسری چال اٹھا کر وہی کرسی کی طرف
 بڑھ گیا۔ عروین نے چال اٹھ کر چائے کی چمکیں لٹی شروع کر
 دیں اور پھر اس نے ابھی چائے قسم لٹی کی تھی کہ آہ چٹن دم میں
 میزبانی کی آواز سنائی دی تو عروین نے ایک ذہین دونوں کھمکے کہ
 داخل منزل کے گیت پر موجود خصوصیات اس سے کوئی شک نہ
 پہچان جا رہا ہے۔ جب کھمکی کی آواز ختم ہوئی تو ایک ذہین نے اس
 کی سب سے نیچے والی سادہ کھلی اور اور موجود ایک کت کت لال
 اس نے عروین کے سامنے رکھ دیا۔ عروین نے ایک کھول اور اس
 میں موجود کائنات لال کر اچھیں اور سے دیکھنے لگے ایک ایک کاتہ
 کو اچھی طرح دیکھنے کے بعد اس نے کائنات کا ہر ایک
 والے اور ایک ایک ذہین کی طرف بڑھا دیا۔ یہ ایک ہمت سے
 پہل کے گئے کائنات کی نقول تھیں۔ اسی لئے لوگوں کی کھمکی
 اچھی تو عروین نے ہاتھ بڑھا کر دیکھ لیا۔

۱۱۱ عروین نے خصوصیات لچے میں کہا۔

"تجربہ ہل رہا ہے دانا پازوں سے۔ ہر ایک پیام پہنچے
 دیں کہ پیغام آگئی کو نے کر دانا پازوں پہنچ چکا ہے۔"۔۔۔ اور
 طرف سے عروین کی اچھی مڑوہ آواز سنائی دی۔

"کھمکی چائے کا پیغام"۔۔۔ عروین نے سر لچے میں کہا اور دیکھ
 دیکھ دیا۔

"میزبانی میں صحت میں ہے صحت مند رہتا ہے"۔ ایک
 ذہین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاشیگر دانا قریب سمجھ دوں گے اس لئے اسے اس انداز
 میں بات کرتا چلی ہے"۔۔۔ عروین نے کہا اور پھر وہ کسی سے اٹھ
 کڑا اور ایک ذہین بھی اٹھ کر کڑا رہ گیا۔

"عروین صاحب کھمکی بھی آپ نے ساتھ ساتھ پہلے کے دیکھ
 ہے۔ سر سلطان کے اٹھانے کھمکی ہے وہ پریشان کر رہا ہے"۔
 ایک ذہین نے کہا۔

"تھیک ہے"۔ عروین نے پھر صاحب دانا اور مڑ کر وہی
 صحت سے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانا پازوں
 میں داخل ہو رہی تھی۔ عروین نے کار پہنچنے میں دیکھی اور پھر نیچے
 اور آہ سے پیغام کڑا تھا۔ وہ میزبانی سے آگے بڑھا اور اس نے
 عروین کو سلام کیا۔

"ہاں۔ سر سلطان کو کس نے اٹھایا ہے اور کیوں ایسا کیا گیا

ہے۔" راہگیر نے کہا سے پریشان ہے مجھ میں کیا تو محزون نے
اسے مختصر طور پر انہم واقعات بتا دیے۔

”اب تو یہ اسرائیل پہلے خدا کا آکر کارطہ ہوا ہے جس نے
 وہ خط پہلے اس سے کافی کپ شب کی قسم لی تھی اس سوطے میں
 اس نے خود سے بھاپ نکال لی تھی وہ خط یہ تھا۔“

”آ!“۔۔۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ جھڈت اور جھڑا
دلوں ایک دم بھا سمجھ گئے۔ دلوں نے عمران کو سلام کیا۔
عمران نے ان کے سلام کا جواب دیا اور کہیں پر چھ گیا۔ اس کے
ساتھ والی کہیں پر چھ گیا تھا جیکہ جھڈت اور جھڑا دلوں ان
کی کڑیوں کے عقب بھا گئے۔

”اے کیسے اٹھا کیا ہے“۔۔۔ عمران نے دنگر سے پوچھا۔
 ”ہاں۔ یہ اپنے آفس میں اٹھایا تو۔ میں نے تم سے اسے
 یہ ہوئی کیا کہ اس کے آفس کے غیر رائج سے اسے کھلی کر رکھ
 میں ڈانٹ کر یہاں لے آیا“ دنگر نے جواب دیا۔
 ”پھر تو کتبہ دالہاؤتہ سے اس کے آفس میں پہلے کاظم
 ہو گا“۔۔۔ عمران نے چٹک کر کہا۔

”نہیں اس۔ شراکب کے واسطے اس کے آفس میں بھی نہیں
 گیا۔ میں اس علیہ واسطے کوئی استعمال کرتا ہوں اس لئے کسی کو
 بھی سلوم نہیں ہو گا کہ باہر لڑی آفس سے اچھ کر کہاں جا گیا

4. 2. 1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 8

”خلفہ اسے شتر میں لے آیا۔“ عمران نے جواب
دے کر غلبہ کرکے کہہ دیا۔

نہیں ہیں۔۔۔ جہاز نے کہا کہ جیب سے ایک ہوشیاری
 کہ وہ جہاز میں بکڑے ہوئے ہاضمہ دہی کی طرف چلا گیا۔ اس
 نے ہوش کا دھن بٹا ہوا ہوش کا دہانہ اس کی ناک سے لگا دیا۔
 چار گھنٹوں بعد اس نے ہوش بٹائی کہ اس کا دھن بٹا کر اسے دایک
 جیب میں ڈالا اور چپکے سے کہ وہ وہ تری کے عقب میں آ کر کھڑا
 ہو گیا۔ چار گھنٹوں بعد ہاضمہ دہی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار
 ہونے لگے۔ اب یہ جہاز ایک بجنگے سے سیدھا ہوا لیکن، جہاز میں
 بکڑے ہوئے کی وجہ سے وہ صرف کسب کر رہا تھا۔ اب اس کا
 احتیاطی سر سیدھا ہو گیا تھا۔ چار گھنٹوں تک وہ آگھیں بھپکا رہا
 مگر اس کی ٹکری سامنے بٹھے ہوئے دیگر جہازوں پر جم گئی۔

”جو کہ مطلب: پیغمبرؐ کو کیا اور نہ ہے۔ میں کہیں ہوں۔“
اسرائیلی نے اپنی حرمت کے لئے یہ بھی کہا۔

”کہا نام ماحرانی ہے عہد تم نے ایتر پھٹ کے اناکر سلیم
 لا کو بھری دھرت دے کر اس بات پر آمادہ کیا کہ اس نامیت
 کی لادنی اس سرھری پیتنگ ذکرے اور کافیات دے کر دے۔“
 اس نے سولجے شہید

سہمہ ہر ایک کی قیمت سے ایک کئی تاثر سے کیا قصص ہے۔

سب تم کیا کہہ رہے ہو۔ تم کون سے گھر میں کہیں گے۔۔۔ باہر
اٹل نے بھرت چیتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔۔۔ عروان نے کہا۔

"نہیں باہر۔۔۔ جوڑے نے فوراً جواب دیا۔

"اس کی ایک آگہ بھی ڈال دو۔۔۔ عروان نے اچھٹی سرود لہجے میں
کہا۔

"نہیں باہر۔۔۔ جوڑے نے کہہ کر وہ بڑے چارواک انداز میں، طر
وئی کی طرف بڑھ گیا۔

"نک جا۔۔۔ نک جا۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔ میں جی کہہ رہا ہوں۔
میںیں کوئی ملاجی ہوئی ہے۔۔۔ باہر اٹل نے بھرتے ہوئے
لہجے میں پوچھتے ہوئے کہا اور پھر اس کے حق سے بھرتے چلے
گئے۔ کچھ جوتے نے جوتے سے کہا ایک اٹل کسی جوتے کی
طرح اس کی آگہ میں ابھرنی تھی۔ اٹل باہر نکلی کر اس نے اٹل
کو باہر اٹل کے پاس سے مدد کی اور پوچھتے ہوئے کہہ دیاں عروان
کی کرسی کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔

"کب بھی آرتھوڈوکس وائٹ ہاؤس میں آئی تو دوسری آگہ
بھی نکالی جاسکتی ہے۔ عروان کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"تم تم خاتم ہو۔ بے رحم ہو۔ میں نے کوئی ملا کام نہیں کیا۔
مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔۔۔ باہر وائی نے بھرتے چارواک انداز
میں پوچھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔ عروان نے ایک بار پھر جھانک کر کہتے
ہوئے کہا۔

"نہیں باہر۔۔۔ جوڑے نے جواب دیا۔

"اس کی دوسری آگہ بھی ڈال دو۔۔۔ عروان نے اچھٹی سرود
لہجے میں کہا۔

"نہیں باہر۔۔۔ جوڑے نے جواب دیا اور ایک بار پھر دہرایا۔
اور اس میں باہر وائی کی طرف بڑھ گیا۔

"نک جا۔۔۔ نک جا۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔ میں جی کہہ رہا ہوں۔
میںیں کوئی ملاجی ہوئی ہے۔۔۔ باہر اٹل نے بھرتے ہوئے
لہجے میں پوچھتے ہوئے کہا اور پھر اس کے حق سے بھرتے چلے
گئے۔ کچھ جوتے نے جوتے سے کہا ایک اٹل کسی جوتے کی
طرح اس کی آگہ میں ابھرنی تھی۔ اٹل باہر نکلی کر اس نے اٹل
کو باہر اٹل کے پاس سے مدد کی اور پوچھتے ہوئے کہہ دیاں عروان
کی کرسی کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔

"کب بھی آرتھوڈوکس وائٹ ہاؤس میں آئی تو دوسری آگہ
بھی نکالی جاسکتی ہے۔ عروان کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"تم تم خاتم ہو۔ بے رحم ہو۔ میں نے کوئی ملا کام نہیں کیا۔
مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔۔۔ باہر وائی نے بھرتے چارواک انداز
میں پوچھتے ہوئے کہا۔

"نک جا۔۔۔ نک جا۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔ میں جی کہہ رہا ہوں۔
میںیں کوئی ملاجی ہوئی ہے۔۔۔ باہر اٹل نے بھرتے ہوئے
لہجے میں پوچھتے ہوئے کہا اور پھر اس کے حق سے بھرتے چلے
گئے۔ کچھ جوتے نے جوتے سے کہا ایک اٹل کسی جوتے کی
طرح اس کی آگہ میں ابھرنی تھی۔ اٹل باہر نکلی کر اس نے اٹل
کو باہر اٹل کے پاس سے مدد کی اور پوچھتے ہوئے کہہ دیاں عروان
کی کرسی کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔

"کب بھی آرتھوڈوکس وائٹ ہاؤس میں آئی تو دوسری آگہ
بھی نکالی جاسکتی ہے۔ عروان کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"تم تم خاتم ہو۔ بے رحم ہو۔ میں نے کوئی ملا کام نہیں کیا۔
مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔۔۔ باہر وائی نے بھرتے چارواک انداز
میں پوچھتے ہوئے کہا۔

"نک جا۔۔۔ نک جا۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔ میں جی کہہ رہا ہوں۔
میںیں کوئی ملاجی ہوئی ہے۔۔۔ باہر اٹل نے بھرتے ہوئے
لہجے میں پوچھتے ہوئے کہا اور پھر اس کے حق سے بھرتے چلے
گئے۔ کچھ جوتے نے جوتے سے کہا ایک اٹل کسی جوتے کی
طرح اس کی آگہ میں ابھرنی تھی۔ اٹل باہر نکلی کر اس نے اٹل
کو باہر اٹل کے پاس سے مدد کی اور پوچھتے ہوئے کہہ دیاں عروان
کی کرسی کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔

"کون ہے یہ میزم آکسن اور کہاں کی رہنے والی ہے۔" یہاں
اس سے کیا تعلق ہے۔" عمران نے پتہ نہ کر چکا۔
"بھئی اس سے یہاں راستہ کوئی طاقت نہیں تھی۔ میرا ایک
دوست اسٹیل کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم سے ہے۔ وہ
پہلے ایک ماسک کی تنظیم ہے۔ وہ کاغذی دستاویز ہے۔ وہ
نے مجھے فون کر کے کہا کہ ایک بین الاقوامی تنظیم کا گروپ پانچیس آ
دہا ہے جس کی سربراہ ماہم آکسن ہے۔ ماہم آکسن کو میرا فون
نمبر دے دیا گیا ہے اور یہاں پانچیس آدہا کے تمام کام سنبھال
رہا ہے میں نے سراہام دیتے ہیں۔ اس کے پاس مجھے ہماری
مداخلت بھی ہے گا اور آئندہ مجھے اس کے معاملے میں بھی سب سے
ترجیح دی جائے گی۔ چنانچہ میں نے ماسک بھری۔ پھر مجھے آہٹ
بھاری آواز والی حسرت کا فون آیا اور اس نے پانچیس ماہم آکسن
تلا۔ اس نے دستاویز کے معاملے سے مجھے ٹھیک کر کے
لے لیا۔ کہا جو میں نے سراہام دے دیجئے۔" ماہرانی نے سسٹم
پر لے لیا۔

"کہاں اس سے طاقت ہوئی تھی۔" عمران نے پوچھا۔
"نہیں۔ وہ ہے وہ طاقت دیتی تھی۔ وہ مجھے صرف فون
امکانات دیتی تھی۔" ماہرانی نے جواب دے دیا۔
"ماہم آکسن کے لئے کس نے چارٹر کیا تھا۔" عمران
نے پوچھا۔

"میں نے۔" ماہرانی نے جواب دیا۔
"اور ایسا کس نے چارٹر کیا تھا۔" عمران نے پوچھا۔
"وہ بھی ماہم آکسن کے کہنے پر میں نے کیا تھا۔" ماہرانی
نے کہا۔
"تو کیا معلوم ہے کہ وہاں کہاں رہتا ہے۔" عمران نے
پوچھا۔

"ہاں۔ ماسک سے مددگرت کر۔" میں رہتا ہے لیکن میری
اس سے بھی طاقت نہیں ہوئی کیونکہ وہ کسی سے نہیں ملتا۔ صرف
فون پر بات کرتا ہے۔" ماہرانی نے جواب دیا۔
"ماہرانی تم نے قوی جرم کیا ہے اس لئے تمہاری مزاحمت
ہے لیکن اگر تم کوئی یہ واضح کیو دے دے جس سے اس طاقت میں
لے جائے جائے والے آدمی کو فون کیا جائے تو تمہیں
سہا کیا جا سکتا ہے۔" عمران نے اچھٹی سر دے کر
کہا۔

"قوی جرم کیا مطلب۔" مجھے تو تو کیا تھا۔ ماہم آکسن کی
فون تنظیم کے آہٹ جس کو اس دور میں انوار کے لئے چلا جا رہا
ہے۔" ماہرانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اس طاقت میں پانچیس کے کھڑکی طاقت کو انوار کے لئے
دیا گیا ہے تاکہ پانچیس کو ایک ٹیک مل کر کے اس کے طاقت کو
تھک دیا جائے۔" عمران نے اچھٹی سر دے کر کہا۔

پہنچا گیا ہے۔ کہ اس سے اس آدمی کو جو جینا چاہتا ہے ملک کے
 نیکوئی تمام سلطان تھے ہر اکال کے ایک طرف تھے
 ہوا تو پہنچا دیا گیا ہے کہ اب سلطان ہوا تو اس کے سب
 سے طرفہ گدب ہوا کے لئے میں جیتا۔ طریق نے کہا
 "ہوئے بڑا یہ کہاں ہے۔ میں تو یہ نام ہی مکی مراد سے دیا
 ہوں۔"۔ مران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "ہوئے اس کا پانا نام ہے۔ یا نام ہوا ہے۔ کئی جا
 بڑا ہے لیکن اس کا ایک چھوٹا حصہ اچھل گئے جنگلات
 دھواں اور طوفان پر مکی ہے اور اس کے جنگلات کے لئے سے یہ
 گدب کا حصہ ہے۔ اچھل گئے ہیں ان جنگلات میں سے جو
 اپنے آدمی پہنچا ہے ہوئے ہیں اور وہ اچھل گئے ہیں تو یہ
 استعمال کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں ان کے ہوا کی فوج
 بھی ہوا گدب کے لئے ہوا کر کے مرض کے بغیر مکی میں ہو گئی
 اور وہی مکی کا حصہ ہے اس جنگ کو اس کا جاسکا ہے کیونکہ وہ
 ہر طرف اچھل گئے ہیں تو یہ اچھل گئے ہیں۔
 گدب پہنچا دیا میں جنگلات کا سب سے بڑا حصہ ہے اور
 جنگ میں اس کے جنگلات کے لئے سونے ہیں جن میں اس
 جنگلات کا ذخیرہ ہر وقت سونے ہوتا ہے۔ جنگی جنگلات سے
 دیا کے اسکر بھی مل کر اسکی نہ کر سکیں اور سلطان کو سنا کر
 حریف میں دے دیا گیا ہے کیونکہ جنگ سے نہ ہوا گدب

ہے۔ ہوتی ہے۔۔۔ طریق نے تعمیل کرتے ہوئے کہا۔
 "کیا بات گویا ہے کہ سلطان وہاں موجود ہیں۔"۔ مران
 نے پوچھا۔
 "ہاں۔ سونے ہوئی ہے۔ میں نے ہوا گدب کے ایک خاص
 آدمی کو ایک ایک طرف سے کرانہ کی بات معلوم کرائی ہے وہ تو
 کسی صورت میں ہوا نہ ہو سکا تھا۔"۔ طریق نے جواب دیتے
 ہوئے کہا۔
 "اس طرح سے یہ آدمی بھی ہے انہیں۔"۔ مران نے پوچھا۔
 "ہاں۔ میں چھوٹا بڑا آدمی ہے لیکن انہیں بڑا ہے۔
 میں آنے جانے کے لئے کسی دینے والے کی ضرورت نہیں ہے
 اس لئے میں بیان ہر وقت بڑے دیتے ہیں۔ وہی خواہش
 حاصل اور خواہش سونے کا مال بڑا ہے۔ لیکن ایک تو اسے
 فوجی جنگ کا نام دیتے ہیں۔"۔ طریق نے جواب دیتے ہوئے
 کہا۔
 "انہیں کے لئے تھوڑے ہی کئی یہ ہے۔"۔ مران نے
 پوچھا۔
 "کیا آپ۔"۔ طریق نے ہنک کر کہا۔
 "میں نے ہر وقت ہر سلطان کو ہوا سے دانی حاصل کر
 ہے اس کے لئے میں وہاں پہنچا ہوں۔"۔ مران نے کہا۔
 "۔۔۔"۔ اس کے ایک اس طرح اسے ہیں

عام لوگ صحت سے ڈرتے ہیں لیکن وہاں ایک گروپ بھی تھا ہے جو اس گروپ کا شہ ہے لائف ہے کیونکہ جواز گروپ سے پہلے اس گروپ کا جنگل پر قبضہ تھا پھر جواز گروپ نے انہیں مار بیٹھا اور خود جنگل پر قبضہ کر لیا۔ یہ گروپ پہلے تو خاما صلیب تھا لیکن پھر عزت پر ہو کر رہ گیا۔ اب صرف چند لوگ باقی رہ گئے ہیں۔ اس گروپ کو شاخ گروپ کہا جاتا ہے۔ وہ شاخ جڑ سے ہی جڑ کا کب ہے اور اس کلب کا رنگ کنگ شاخ ہے۔ میری اس سے کئی بار ملاقات ہو چکی ہے۔ میں اسے فون کر رہا تھا۔۔۔ اظہار نے کہا۔

"تم اسے پلس کا علاقہ دیکھتے تھیں نہ تھا کیونکہ یہ سرکاری معاملہ ہے۔ لیکن اے وہاں کسی کو حکومت کی طرف سے کچھ جانتا ہے۔ اہم پلس کا علاقہ کام دے سکتا ہے۔۔۔ عرواں نے کہا۔

"کیونکہ ہے۔ میں کہہ رہا تھا۔۔۔ اظہار نے جواب دیا۔

"کب تم اپنا معاملہ اور جنگ کی تفصیل بتاؤ۔۔۔ عرواں نے کہا تو اظہار نے مطلوبہ تفصیل بتا دی۔

"شکریہ۔ پھر ملاقات ہو گی۔" عرواں نے کہا اور دھندلکے دوا۔ اس کے چہرے پر عرواں کی باتیں کہہ رہی تھیں۔

پھر بیٹھ گیا۔ اس کے دل حکومت کرنا کی ایک رہائی ضرورت کے ایک حصے کو دے کر میں تمام ڈکسین سوچ رہا تھا۔ یہ ڈاکٹر اظہار کے اندر میں تھا تھا۔ یہ تمام ڈکسین جنگلی کا ایک کھنڈر تھا۔ تمام ڈکسین کی یہاں رہائش بھی تھی اور آپس بھی تھے۔ اس کے جنگلی کے باقی بار بار حملہ بھی میں رہتے تھے اور تمام ڈکسین کے گم یہ وہ حرکت میں آ جاتے تھے۔ ایک علاقہ کے اہم ترین حصے میں تمام ڈکسین کی گہرائی میں ہی مکمل کئے جاتے تھے۔ اس وجہ سے تمام ڈکسین اپنے آپس میں بھی شراپ سے بھرا ہوا گلیاں بکارتے آتے تھے۔ یہ تھیں انہی پر سکون تھا میں چٹکیاں لے لے کر پتے میں صرف تھی۔ سر ملاتا تھا کہ آخر کرائے ہو انہیں ملے۔ تمام تک پہنچنے کا کام تمام ڈکسین کی رہ گئی تھی۔ انہی کا اپنا سے مکمل ہو چکا تھا اور وہ کھلے کو تفصیلی رپورٹ دے تھے

تھی۔ بلند لب اسے چھ کی طرف سے قریب کا اشارہ کیا۔
اسے معلوم تھا کہ چھ کے ذریعہ پہلی دنیا میں موجود ہیں۔ اور
کسی بھی نیکی کی طرف سے نئے مافی دھرت کا جاننا چنے کے
بعد اس کی تصدیق اپنے ذریعہ سے کرتا تھا۔ اس کی قریب کرنا
تھا یا اس کی کتاب کی طرف۔ قہر ملا تھا لیکن جس حد میں یہ کام
ہوا تھا اس پر باہم دیکھیں کہ مکمل یقین تھا کہ چھ مکمل کر اس کی
کارکردگی کی قریب کرے گا۔ وہ شراب پینے کے ساتھ ساتھ اس
بارے میں بھی سوچ رہی تھی کیونکہ عام طور پر چھ کی طرف سے
مکمل کی قریب وہ رد کر دیتی تھی لیکن اس بار کی رد کر دینے
کے لئے لیکن چھ نے ابھی تک اس سے رابطہ نہ کیا تھا۔ اس
لئے میرے پاس سے میرا رنگ کے فون کی طرف مائل ہو گیا تھی
باہم دیکھیں ہے اختیار مسکرا دیا کیونکہ سرخ رنگ کا یہ کمال فون
چھ کے لئے مخصوص تھا۔ اور اس کی مکمل پیچھے کا مطلب تھا کہ کمال
چھ کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ اس نے ہاتھ میں ہاتھ
ہوئے قریب کے گلاس کو میرے ہاتھ پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا دھیر
الٹا لیا۔

"لیکن۔۔۔ باہم دیکھیں ہیل مائی جی۔۔۔ باہم دیکھیں نے
مزداد لے لی تھی۔"

"چھ ہیل مائی جی۔۔۔ ضروری طرف سے چھ کی خصوص
آواز سنائی دے۔ لیکن یہاں سے چھ کی جگہ سے نئے جانے کے

لکھنے اور دیکھنے میں یہاں سے نہیں آتا۔ باہم دیکھیں کے چھ سے یہ
موجود مسکراوت دیکھنے میں کام آتی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ لیکن
چھ کا فون لیا ہے۔

"لیکن چھ۔۔۔ باہم دیکھیں نے مزداد لے لی تھی۔"

"باہم دیکھیں نے لے لی تھی پاکیٹ میں دوست کا نام سرانجام
دیا ہے۔ لیکن جو معلومات لی ہیں ان کے مطابق تم نے وہاں کسی
قسم کا کوئی کیے نہیں کیا تھا۔۔۔ چھ نے اسی سڑک لے لی تھی کہ
وہ چھ کی بات میں کر باہم دیکھیں کا مکمل دیکھنے والا چہرہ آفریں تھا
لیکن یہ یقین نہ ہو سکتا تھا۔"

"لیکن کیا چھ۔۔۔ باہم دیکھیں نے اپنی جگہ لیکن سے
لے لی تھی۔"

"لیکن جو معلومات لی ہیں۔۔۔ ان کے مطابق پاکیٹ میں سرانجام
کا سب سے خراب آواز لی مگر ان قہر سے ظاہر حرکت میں آ
چکا ہے۔ اور اس نے وہ صاف یہ معلوم کر لیا ہے کہ پاکیٹ سے
معلومات کو ہوا ایک حد کے باہم دیکھیں لیکن نے کیا ہے کہ
اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ سرطان کو ہوا جو ہرے پر چاڑ
گھس کی طرف سے دے دیا گیا ہے۔۔۔ چھ نے کہا تو باہم
دیکھیں کے چھ سے یہ اپنی جگہ کے اثرات اٹھ آئے۔

"یہ کیسے لیکن ہے چھ۔۔۔ باہم دیکھیں نے اپنی جگہ
اٹھ لے لی تھی۔"

”تم نے جس اعتراف شر کام کیا ہے اس سے چارہ سب کچھ
 بائسن نکلا ہے لیکن میرے آدمیوں نے پانچواں شر بھی مٹا دیا ہے
 اور میرے غصوں اور غم سے کچھ بڑھ چکا ہے۔ اسی لیے میں نے
 سلطان کو پھانسی سے چارواں عیاں کی پانچواں عیاں بھی
 دی۔ وہاں سے کاغذات کا نقل بھی حاصل کی گئی۔ اس طرح
 جس نے وہاں تمام عیاں کا کام کر لیا ہے اس کے قلب سے
 پانچواں عیاں میں مل کر لیا گیا ہے۔ اب اس کی لاش ایک دیوان
 ملائے سے پھانسی کو متعلق ہوئی۔ اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا
 تھا۔ اب پھانسی کے ڈاکٹر جس نے اس طرحی کے کئے پر جھگڑ
 کے سب سے بھی کھڑی ہوئی کی گئی اسے اس کی ہڈیاں گاہ پر ہلاک
 کر دیا گیا۔ اسے بھی گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ سب سے اہم
 بات یہ کہ کراچی کے آدمی اس طرحی نے اس علی حربی سے ہماری راز
 حاصل کر کے اسے نہ صرف تھوڑے کچھ مرسلین کو بھروسہ کرے
 تھا چار گروپ کی قیادت میں دہشت گردوں کے ہاتھ میں بھی تفصیل
 دی۔ یہ معلومات ایک ظہر ہمارے کا مدد سے ہماری قیادت سے کر
 لیا نے حاصل کی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس طرحی نے ہمارے
 ہاتھ سے میں شاذ قلب کے مالک کنگ شہزادہ کو علی حربی کو پھانسی
 ہے۔ اس کنگ شہزادہ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب اس کے ساتھ ساتھ
 میں نے یہ رپورٹ بادشاہ حکومت کو بھی دے دی ہے جس پر
 بادشاہ حکومت نے اس علی حربی کو پانچواں عیاں سے

ہوئی تھی تیرا اور اس کے علاوہ ان کی وجہ سے پاکیزہ کے نام
پہلی دفعہ میں خلیفہ مصلحت میں ایک سربراہ رہا ہے۔" کچھ
فصل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں سلطان کو بخرا کر کے وہ لوگ کیا کام لے رہے ہیں۔
سلطان مصلحت کی طرح ہی سجا کرتے ہوئے نہیں ہیں۔"
جواب دے کر۔

"میں اس کا کیا کیا ہے تو وہ ان کو دیکھ کر ملو اور ان کے کام
کے ساتھ وہ کام دہرائیں اس سے زیادہ آسانی سے پاکیزہ بھی
کر سکتے ہیں۔" جواب دے کر۔

"مجھے معلوم ہے کہ یہ سب چکر میں ہیں مصلحت کا شکار
ہے۔" مصلحت نے بات چیت میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔" پاکیزہ کہنے کے ساتھ گیس کا مصلحت کو دیا ہے
اور مصلحت نے اس کا جواب دیا ہے کہ اس کی خصوصی شرائط پر اسے بھی
اس مصلحت میں شامل کیا جائے لیکن سلطان اس پر پتہ نہیں

کہ اب وہ سلطان کو سمجھ کر رہے ہیں یا صرف صورت میں
پاکیزہ کو بلک بلک کر رہے ہیں کہ اگر سلطان اس دھوکے

میں چاہے تو مصلحت کی شرائط پر اس سے کیا جائے۔ چنانچہ
فصل نے اسے جواب دیا کہ اس سے پہلے کہ اس کو کوئی بات

ہو، بلکہ دم کا وہاں نکلا اور عمران کے پاس پہنچ
کر کیا مطلب ہے میں میری بات میں کہے بیٹھے ہیں۔

داخل ہونے کے خصوصی بیٹک دم میں اس وقت تک کہ سرور
کے تمام گھر میں سرور ہے۔ انہی عمران اس میں شامل رہا ہے
کئی طویل عرصے کے بعد ہوا تھا وہ چلیے کوئی کر کے مصلحت کے
بارے میں قادیان چاہا تھا اور عمران کی دیانت اور سرور میں
وہ کام کرتے تھے۔ اس خصوصی بیٹک میں وہ کئی طویل
عرصے بعد اگلے ہوئے تھے اس لئے انہیں اس بات کا اندازہ تھا
کہ وہ مصلحت کو سنا رہا ہے وہ چاہے ہے وہ دم سے اس
لئے اگلے پہلی کم کو جانا اگلا ہے۔

"میرا خیال ہے کہ سلطان کے پاس کو چاہے ہے۔ وہ
دے رہا ہے اس لئے میں یہاں آگیا تھا گیا ہے۔" مصلحت
کہا۔

"تو یہی چاہے۔ سلطان دیکھے ہیں تک کہ سرور کے اگلے

عمران نے اہل وائل کو بتا دیا کہ اس طرح چمک کر کہہ چکے
ہے اہل وائل ہے حد حیرت اور مایوسی۔

”بھئی معلوم ہے کہ سر نے ان خواہ گئے ہیں۔ اس کے
بادعہ تم اس انداز میں حلق کر رہے ہو۔۔۔ جیالائے حد بتاتے
ہے کہ۔“

”میں نے تو شہر کے کی گلیں پڑی ہیں کہ چار ایک بڑا حاد
سید سے بتا اور اہل تعداد میں شہر کے کی گلیں اب چھوڑ کر
اب دوسرا بڑا حاد سید سے بے لگا۔۔۔ عمران نے ایک غلام
کر کے پوچھے کہ سر سے گھر سے لے کر کہا۔“

”دوسرا بڑا حاد کن عمران صاحب۔“ معذرت کے جواب میں وہ
پوچھا۔

”کسی لڑکی کی بات کر رہے ہیں کے عمران صاحب۔“ مان
نے کہا۔

”نہیں۔ میرے لڑکی تو جہاں ہیں کچھ میں میں کا میں
موجود ہیں کہ جن کے بچے جہاں میں وہ اب بڑے گئے
کرتے۔“ عمران نے جسے لہو و رخسہ سے اپنے لڑکی کی بات
کرتے ہوئے کہا۔

”تو پھر آپ دوسرا بڑا حاد کے کہہ رہے ہیں۔“ معذرت
منگاتے ہوئے کہا۔

”پوچھا صاحب پاشی بھٹ۔“ عمران نے کہا۔

طرح وچیل چلے گئے عمران نے کوئی جوابی بات نہ کر دی۔
”بھٹ۔ کیسے بڑے۔“ کے عمران صاحب۔“ اس بار چہ بان
نے کہا۔

”بڑا چلا چھانے کے لئے تو بھٹ بڑے رہتا ہے حد جہاں
آمدنی تو پھر سے ہاتھیں دہلی شہر تک نہیں پڑتا تاکہ دیکھے والوں
کو اس کے ہاتھوں کی بھٹی ہوئی پھلیاں نظر آتی رہیں۔۔۔“ عمران
نے بھٹ دیا تو سب عمران کی اس بات پر ہنس چکے۔
”بھٹ اگر بڑا حاد ہے تو تم بڑے کو سہہ ہو۔“ جیالائے
حد سے بتاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ کئی تم بڑا حاد کو بھٹ تو نہیں سمجھیں۔ حالانکہ بڑا حاد
تو انسانی زندگی کا حصہ ہوتا ہے۔ سمجھو۔ ہاتھوں گھر کا، ہاتھ
شہر کے بڑا حاد کی ہی ہو سکتی ہے۔ تو جہاں تو اس اشکبازاں کرتے
ہوئے اکثر گھر سے پانی میں بھٹ ہو جاتے ہیں۔“ عمران نے
بات کو دوسرا رخ دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ سر سلطان کو خواہ کر کے کہاں بچھو گیا ہے۔“
بھٹ کچھو گلیں نے انجانی سمجھ لے کر کہا۔

”تم تو کچھ سے اس انداز میں پوچھ رہے ہو جیسے سر سلطان کو
لہو میں نے کہا ہو۔“ عمران نے حد طے ہوئے کہ تو
نہیں ہے اختیار نہیں چلے۔

”عمران صاحب۔ کچھ معلوم ہے کہ آپ اب تک تمام

دیں گی۔ ظاہر ہے یہ شرط کارکنوں کی طرف سے ملے ہوئی تھی جسے پاکستان کی صحت بھی قبول نہ کر سکا تھا۔ چنانچہ سرسلطان نے رابطہ کو اس مسئلہ سے متعلق شال کرنے سے صاف انکار کر دیا کیونکہ حکومت پاکستان نے بھی تمام تر ادارہ رکنی سرسلطان پر قبضہ کر رکھا تھا۔ پاکستانی صدر سے ملے کر تمام ملکی کام سرسلطان کی جانب سے لکھائی گئی تھیں۔ یہ عمل اس قدر سخت تھا کہ جب سرسلطان نے اس کا ہوا ہے اور اس کا حال اور صحت کی برکھش عمل میں لایا تو کام نہ ہو گیا تو حکومت رابطہ نے دوسری ٹیم بھیجی اور ایک چار کے ذریعے سرسلطان کو پاکستان سے اٹھا کر لایا تاکہ سرسلطان کو قتل نہ ہو سکے اور اگر وہ نہ ہو سکتا تو پھر سرسلطان کی زندگی کو ایک ہیگ ملک کا کر حکومت پاکستان سے اپنی مرضی کا مسئلہ کی جانے چاہئے۔ یہ عمل ایسا ہی تھا اور اس مسئلہ تھا اس لئے مسئلہ مکمل ہونے کے بعد پاکستان اس معاملہ سے کسی صحت ایک آواز نہ کر سکے گا اس لئے اب یہ پاکستان کے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ ہم فوراً اس سرسلطان کو زندہ واپس لے آئیں اور پھر اس ایک مسئلہ کو نہ حکومت رابطہ کے ان حکام کو جنہوں نے یہ سازش کی ہے تاخیر نہ کر دی جائے۔ اس مسئلے میں جو کسی سلطنت حاصل ہوئی ہیں ان کے مطابق ہر اکابر کے ایک اور یہ ہے کہ یہ سرسلطان کو پاکستان سے لایا گیا ہے۔ یہ اس کا ہوا ہے۔ اس نے پہلے قتل کر دیا ہے اور اب اس کے لئے وہیں اس کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے کام کر رہا ہے۔

موجودہ بھی سرسلطان کے ہیں۔ اس کے بعد کے ایک یہ قتل بھی ہے اور یہی قتل ایک جنگ ہے۔ اس جنگ پر غور کی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ پاکستان کی جان ہے۔ اس کا بقا ہے۔ اس لئے اس جنگ کو ہر طرح سے ناقص نہیں کرنا چاہئے۔ ہمارا ہر قدم یہ ہے کہ اس سرگرمی سے بے کرگن نہیں اس طرح بچانے کے ہیں کہ ہر حق اولیٰ ایک قدم بھی آگے نہیں جڑ سکا۔ اس طرح اس جنگ کی فضا کو بھی ہر قاتل خون کا دیا گیا ہے۔ وہاں سے گزرنے والے ہر نئی کار یا عمارت پر بغیر ملک کی جان نہ ہو جائے۔ اس لئے سرسلطان کو زندہ دینے ہوتے ہیں۔ اس جنگ میں ایسے امکانات کے لئے ہیں کہ صرف پاکستان کے لئے ہی ان باتوں سے جنگ کے بعد یہ تر دنیا واپس آئے ہیں۔ اس گروپ کے سربراہ کا نام پاکستان ہے لیکن وہ صرف ایک کھانا ہے۔ اس نے بین الاقوامی جنگ خفا کے ذریعے اس کاڑ سے بھل گیا اور اس سے اس معاملے میں کوئی اہم تقیم کی جانے لگی اس کاڑ سے بھل گیا اور پاکستان کے کسی آدمی نے اس معاملے میں حاکم کی تو سرسلطان کو اپنی جگہ تاک صحت بار دیا جائے گا۔ ہمارے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب اس کا گروپ کا بھی ساتھ ہی ناکر گروپ جسٹس اس حالت میں ہے کہ اس کا مقصد بھی ہے کہ آپ اب کوئی حشر سے آگاہ کر دیا جائے۔ اس میں یہ ہدایت نہیں ہے اس لئے اس میں اس میں اس کا سربراہ عمران کا اور تمام تفصیل بتانے

ہوئے حرکت کا اظہار کرتے ہیں تاکہ خداوند سے سر ملنے کو
پاک کر دیں اور ہم الیہ گیت گاتے ہوئے دھنکیں آجائیں کہ وہاں
ہائیں اور نہ ہی تنہا ہائیں۔۔۔ عروان کی زبان ایک بار نکال دیا
کہ۔

"تو آپ نے کیا سوچا ہے عروان صاحب۔ بہر حال آپ مجھ
کے لیے ہیں" صاف نے اپنے لیے بھی کہا جیسے وہ نفع بہتر
دہت کر رہی ہو۔

"پہلے ہم کی فریال نفس کے پاس میں سوچا چلے گا۔ ہر
پہلے نفس و پھر اور آخر میں بھی کی ہادی آئے گا۔ میں تو سوچ رہا
ہوں کہ فریال نفس کے لیے کب کہاں لایا جائے اور کسے ہو۔
فریال نفس ریزہ صحت دی جائے تاکہ فریال نفس مسافر
پہنچا اتر سکے۔۔۔ عروان نے سمجھ لے میں صاحب وسیع ہوئے کہ
تو صاف نے اس اعتبار میں سمجھ لے لیے جیسے اس نے قسم کھالی
ہو کہ وہ آج کل ہاتھ نہیں کرے گا۔

"عروان صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہم دو گریں جانیں۔ ایک
گروپ پھر اس جنگل میں داخل ہونے کی کوشش کرے اور
گروپ پھر اس طرح دوطرفہ ہوا کی وجہ سے وہ جنگل میں
آ سکتے ہیں۔۔۔ تاہم پہلے ہوئے صاف نے ہاتھ کرتے ہیں
کہ۔

"مطلب ہے کہ تم بہر حال صاف رہتا چلے ہو۔۔۔ عروان

نے صاحب دیا تو صاف نے ہاتھ نہیں چڑا۔
"صاف تو آپ ہیں۔ ہم تو ہیں آپ کے باوجود ہیں۔۔۔ صاف
نے کہا تو اس بار عروان بھی نہیں چڑا۔

"آخر جیسا اپنے قلب پر پہلی فلم کو دھرت نکالنے تو شاید
سر ملنے کی فوری جانیں کی کئی دیکھ کر بھی آجائے کیونکہ کہ تو
بھی ہوتا ہے کہ جب تک صاف صاف ہو رہا ہے تو بھی صاف رہتا
ہے۔۔۔ عروان نے سنا ہے ہوئے کہ۔

"تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔ صاف کہہ رہا ہے کہ ایک ہفتے کے
بعد ہم نے ہر صحت میں سر ملنے کو داخل لانا ہے اور تم بھی
وہیں کھانے کی بات کر رہے ہو۔۔۔ عروان نے الجاں ٹھیک لے
میں آگئیں گے ہوئے کہ۔

"مگر۔ ایک ہفتے میں صاف دن ہوتے ہیں۔ ہر بے صحت
دن۔ تم تو اس طرح بات کر رہے ہو جیسے ایک ہفتہ صحت گھنٹوں پر
محسوس ہوتا ہے۔۔۔ عروان نے سوچا ہے ہوئے کہ۔

"عروان صاحب۔ ان حالات میں آپ کی اس امداد کی باتیں
کم و کم میری نگاہ سے تو باہر ہیں۔۔۔ صاف نے کہ۔

"عروان صاحب نے ڈاکٹر کو پہلے ہی وہیں بھیجا دیا کہ وہ
اب ڈاکٹر اپنی روپوش دے گا تو ہم یہاں سے روانہ ہوں گے۔۔۔
کچھ فیصلے لے کہ۔

"ایک چہ کیا ہوا ہو گے گا اس لئے بے ہوش چہ کی کب

میں اس بیٹھا جا کر گا۔۔۔ عرواں نے حوٹاتے ہوئے جواب دیا۔

"اے عرواں صاحب۔ بھائی تو تم ہو گی اس لئے ہم نہیں اپنے فلیٹس پر جا رہے ہیں۔ جب آپ کو ہماری ضرورت پڑے آپ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔" عہدہ نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ ہی اپنی ساتھی بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اسے اسے اچھے کوئین فیر کے منہ میں کھانڈے جا رہے ہو۔ مجھے بھی ساتھ لے جاؤ۔" عرواں نے بھی پٹکاتے ہوئے اٹھاڑ میں اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم سب مس بھلیا کے فلیٹ پر جا رہے ہیں۔ وہاں جا کر ہم سب مل کر اس معنی کا اٹھ مل لے کریں گے۔ آپ اگر ساتھ چنا چاہیں تو آ جائیں۔" عہدہ نے منکراتے ہوئے کہا۔

"اگلی پیمبر میں مس بھلیا کے فلیٹ میں جا کر میں کیا کروں گا۔ ویسے بھی بھانڈ بھانڈ کے دیہوں میں بیٹھ کر میرا نہیں ہو سکتا۔ لاکڑیاں ہو جاتا ہے اس لئے میں تو اپنے فلیٹ پر جا رہا ہوں تاکہ آٹھ سلیمان پاشا کے ہاتھ کی چائے پی سکوں۔" عرواں نے حوٹاتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑا اور آگے چھ تیر تھوڑی دیر بعد اس کی کار واپس اپنے فلیٹ کی طرف چمکی چلی جا رہی تھی۔ فلیٹ کے سامنے کار روک کر وہ اترا اور کار روک کے پیڑھیوں پر چڑھا

میں کچھ گھبراہٹ۔ سلیمان مسجد میں تھا اس لئے عرواں نے قسمیں کھیں کہ وہ رگن بھلی چٹپٹا اپنی کر دھواں کھول کر سیدھا جنگ دم کی طرف بھاگ گیا۔ کئی پرچہ کر اس نے فون کا دھواں اٹھایا اور تیزی سے فیر پر بھی کھینچنے شروع کر دیئے۔

"اکھ۔۔۔" دوسری طرف سے قسمیں آواز دہلی دلی۔
"سلی عرواں ایم نکس ی۔ وی بلنس ی (آکسن) بیل دہا ہوا۔
"عرواں صاحب۔" عرواں نے اپنے قسمیں شروع کیے میں کہا۔

"عرواں صاحب۔ میرا تو خیال تھا کہ آپ راسخ آف ہوئے ہیں۔ بڑی چھبکی سے معنی عمل کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے تو تمام پیرزادہ کو اپنی زوجہ کر دیا۔ وہ ہے وہ جتنی تو کرتے رہے ہیں۔ میں نے اس لئے اٹھ کھڑے ہوئے آج تک ہے۔" اس پر ایک دیر کے بعد اس نے اپنے اس لیے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے دنیا غریب سے بہت پر چھبکی کی اپنی سولی تیر چھا دی۔ تم نے مجھے یہاں تک تھا کہ وہ سب سیکھا سے دھڑکتے ہوئے ہوا تھا۔ میں نے اس کے اندر پھر لگی لگی کی بجائے سر سلطانہ سلطانہ پکارتے ہوئے دیکھ کر ہنگام میں کہتے چلے جائیں گے۔ یہ وہ تھا کہ کام دھڑکتے ہوئے بھی پھاڑ دیا تھا۔" عرواں نے منکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے لاکڑیاں تو کی تھی کہ غصہ ہوا۔ میں نے لکھن جہانے کسی

"ملاؤ تم اس بات کہیں سوچو۔۔۔"۔۔۔ عروین نے

پوچھا۔

"بھائی میرا۔۔۔ چاہے میں نے کچھ غم دیا تھا کہ میں وہیں پہنچ کر
کپ کے لئے ہر قسم کے انتظامات کر رہا تھا۔ کچھ چیزیں بھی اکٹرا کر
سے منگوانے کا غم دیا گیا تھا۔ میں اس سلسلے میں یہاں موجود ہیں
اور مشغولی تو ایک دو روز سے پہلے کی۔ ہائی ہر قسم کے انتظامات
کے لئے ہیں۔۔۔"۔۔۔ ملاؤ نے قدرے سادہ لہجے میں جواب
دیے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہے کہ ایک بار ہم کی جان وارا ہی تعلیم بھی اس
ملاؤ نے میں کام کرنا ہے۔۔۔"۔۔۔ عروین نے کہا۔
"ہم تو میں نے بھی جانتا ہے لیکن تحصیل کا علم نہیں ہے۔
دیے اگر آپ غم دیا تو میں تحصیل معلوم کر سکتا ہوں۔۔۔"۔۔۔
ملاؤ نے جواب دیا۔

"میں تعلیم میں ایک ہی چیز غور کرتا ہوں۔۔۔ شاید کسی شخص
کی اچھا نیت ہے۔ اس کا ہم نام و اکس تو لگایا ہے۔ اس بارے
میں جو معلومات حاصل کر سکے وہ تو میری طرف سے۔ جس قدر بھی
میرے قریب کرنا چاہے کہ میں معلومات چاہوں وہ میرے قریب ہی
ہو سکتا ہے۔۔۔"۔۔۔ عروین نے کہا۔

"آپ کو کپ کی معلومات چاہئے ہیں۔۔۔"۔۔۔ ملاؤ
نے پوچھا۔

"معلوم کرنا کہ جو شخص اس بات کہیں ہے وہ اس کی اور
اس کے پیش کی کیا کیفیت ہے۔۔۔"۔۔۔ عروین نے کہا۔
"تعلیم ہے۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو کچھ اور کچھ سے
بات کر رہا ہوں۔۔۔"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی۔۔۔"۔۔۔ عروین نے کہا اور لیٹ ہو کر
دیا۔۔۔ اسے اچانک ڈیل آ گیا تو کہ سر سلطان کو یہاں سے بھی
لوگوں نے انکار کیا ہے۔ وہ انہیں پتا کہ کپ کے معاملے کے بارے
میں بات نہ کر دے۔ وہ کہے ہیں گئے۔ ملاؤ کو اور سلطان کی
حالت کے سلسلے میں کام کر رہے ہیں گئے اس لئے ہو سکتا ہے کہ
اہم واکس یا جو بھی اس کا نام ہو اس کا سبب بننا شروع ہو جائے۔
کہ اس صورت میں وہ عروین اور اس کے ساتھیوں کے لئے یہاں
خود ایک ہی حالت ہو سکتا تھا۔ لب اس لئے وہ کچھ گڑبڑ لے لے۔
ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ ملاؤ کے قریب ہی رہ جائے۔ اسے
پتہ تھا کہ یہی کچھ یہاں موجود ہو گی لیکن پھر اس نے ارادہ بدل
لیا۔ وہ لب ملاؤ سے معلوم ہو جائے کہ وہ بالآخر حرکت میں آئے
تھا۔ لیکن اسے فون کا دھندلے سے تھوڑی سی دیر ہوئی تھی کہ
اس کی کھینچ لی گئی تو عروین نے دیکھ لیا کہ وہ کچھ اٹھا رہا تھا۔
"میری عروین کے پاس ہی۔۔۔"۔۔۔ (کس) بلی با ہل۔۔۔

ملاؤ نے اپنے حواس لے لیے ہیں کہا۔
"میں نے اس بات میں عروین صاحب۔ میں ملاؤ کے قریب سے۔"

دوسری طرف سے صدر کی آواز سنائی دئی۔

"نہے کمال ہے۔ کیا سب نے جلیا کے قیام سے مستقل ایذا لے لیا ہے۔ اسے اس ہنگام میں قہرنا دلائیں ورنہ جوئی نہ تو تھا کا خلیفہ کرو۔" عروین نے کہا تو دوسری طرف سے صدر نے اختیار نہیں دیا۔

"آپ کو کس جگہ پر دم کمانے کی ضرورت تھی ہے۔ آپ سے زیادہ دبا دل ہے۔ آپ کو تو فون کر کے آپ کے قیام سے آزاد کر دیتے تو آپ سلیمان کو اس قیام سے باہر بھیج دیتے ہیں اور اپنی مجلس کا ایسا شاعر مقرر کر دیتے ہیں کہ ہمارا بھی رونے کو دل چاہے گا ہے۔" صدر نے جواب میں پھٹی فکریں بھرا کر دے دیں۔

"اچھا۔ دیکھو اب تو راکٹر بھی کہتے ہیں کہ بھی بھی دیکھو اب آئندہ یہاں صحت کے لئے بے حد خطرہ بنتا ہے۔ اس سے بیکش اور بیکش اور کھانے کوئی کھانے کی باتیں سے آگے کو بہت ہی جلد ہے۔ وہ ہمارے ایک شاعر نے بھی شاہ لکھی ہی بات کی ہے کہ اگر صدر دیکھتا تو وہ دیکھ کر کو ساتھ رکھ لیتا۔۔۔ عروین کی لبوں پر ہواں ہو گئی۔

"عروین صاحب۔ سب ساتھی اس مشن پر کام کرنے کے لئے اجنبی بے شک ہیں۔ سب جیسے۔ ان سب کا خیال ہے کہ جتنا وقت ضائع ہو گا سر سلطان اور پاکشیل کے خیالات کے خلاف ہو گا۔"

صدر نے بکثرت اپنی پیچیدگی سے کہا۔

"میں تو جیسا کہ سب کو پتہ تھا اسے خلاف کو کیا ہو گیا ہے۔ ایک سرکاری افسر کو کر لیا گیا ہے۔ جو۔۔۔ وہی ہے اب اس کا کیا کہنا۔ یہاں پاکشیل میں تین عورتوں کی کیا ہے اور ان عروین کی اور پھٹی فکریں سر سلطان کے لئے بھی کیا دیا ہے۔ آخر کیا کیا ہو گیا ہے۔" عروین نے مدد کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا کہہ رہے ہیں عروین صاحب۔ آپ نے میں نے بھی کیا ہے عروین صاحب کہ سر سلطان کی برآمدگی کے لئے جس قدر خلاف ہے۔ عروین ہے آپ ان کی لاپرواہی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اگر سر سلطان کی جگہ آپ کے لڑائی کو اٹھا کر لیا جاتا تو کیا آپ کا دماغ بھر بھی بھی جاتا جاتا کہ سر سلطان آپ کو آپ کے لڑائی سے زیادہ چاہتے ہیں۔" صدر نے قہر سے قہر لے لیا۔

"لڑائی کے بچے تو میں نہیں لڑائی کی جڑوں کے اڑے ہوا ہے۔ جاتا ہوں ایک ایک جگہ وہ میرے لڑائی ہیں۔ یہاں تک سر سلطان کے لئے چاہتے کی بات ہے میں نے جڑوں کو پار کرنے کی ضرورت میں ضرورت کی ہے کہ آپ اپنی آواز چاہتے ہیں میں میرے ہم جگہ دیتی تاکہ میرا بھی جگہ ہو۔ وہ چاہتے ہیں انہوں نے جگہ دیکھی کر بل دیا ہے۔ اب تو خود دیکھ کر یہ چاہتا کیا چاہتا ہو۔"

عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم سب جولو اور مادی سمیت آپ کے قیادت پر
ہم ہیں۔ اب آپ کا کوئی مستقل علاج کرنا ہی چاہیے۔" صوفیہ
نے خامے طویل لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رعبہ تم سے کہی کہ
عمران نے آپ کو مل سانس لیتے ہوئے کرپل دیا اور لوٹ آئے
پر بلوائی سے فبر پلٹ کر کہنے شروع کر دیے۔

"اگلو۔۔۔ رعبہ قائم ہونے ہی ایک دہائی کی خصوصیات
مطابق رہی۔"

"ظاہر۔ میں اعلیٰ عمران بل دیا ہوں۔ فوراً جانا کے قیادت پر
کہہ دیاں پہلی تم موجود ہے۔ وہ سب میرے قیادت پر آئے
والے ہیں جبکہ میں انہی اہم کال کے انتظار میں ہوں اور میں ان
کے سامنے یہ کال نہیں منانا چاہتا۔۔۔" عمران نے پورا جو لہجے میں کہا
اور دھندلے دیکھ دیا۔ قیادت پر دیر بعد فون کی کھنک ایک بار پھر بجی گئی اور
عمران سمجھ گیا کہ صوفیہ کی کال ہو گی۔

"اعلیٰ عمران اہم نہیں سی۔ اہی نہیں سی (اگلو) یہاں تو
بلکہ جہان خواہ بل دیا ہوں۔" عمران نے دھندلے دیکھ کر کان سے
ٹک کر حرجے لے لے کر بولتے ہوئے کہا۔

"اگلو۔۔۔ دوسری طرف سے خصوصیات آ رہی ہیں۔
"تم سے تم میں کچھ تھا کہ صوفیہ کی کال ہو گی۔ کیا تھا ہے۔"
عمران نے چونک کر کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے فون تو کر دیا ہے اور ان سب کو
دیکھ بھی دیا ہے لیکن میں انہی کوئی وجہ نہیں دے سکا اس لئے میں
نے کہا ہے کہ وہ سب وہیں رہیں میں وہاں انہیں کس بھی وجہ
کال کر سکتا ہوں۔ آپ کا خیال کہ آپ کہیں انہیں اس اعزاز میں
دکھلا دیتے ہیں۔۔۔ اس بار ایک دہائی کے اپنے اصل لہجے میں
کہا کہ عمران نے اسے صوفیہ سے ہونے والی بات بھی سنائی تھی۔

"اب۔ اس لئے وہ سب جن سے ہم نے جتنی اب آپ کا
اصل پروگرام کیا ہے۔ آپ سمجھتے تو ہمارے ہمارے اس کے مطابق
ہیں کہ جہان دے سکے۔" ایک دہائی کے کہا۔

"ہم آج آدمی دھند کے جتنے لاکھ کے دوسرے کاروبار
سکھنے کے لئے کئی کئی ہیں۔ سب تک آپ کو دے دے کہلاتے
میں پانچ لاکھ سے دیکھائی سکھنے کے لئے ہمارے یہاں سے ہر
کچھ سے ہیں لگتا ہے پروگرام۔" عمران نے کہا۔

"اب۔ اس کال کی آپ بات کر رہے ہیں اس لئے کیا معلوم ہے
کہ۔۔۔" ایک دہائی کے کہا۔

"میں نے دھند کے لئے لگا ہے کہ وہ ایک دہائی کے اس
پیشہ کے دوسرے میں سمجھاتے حاصل کرے جس نے مرسلان تو
کہا تھا ہے تاکہ اس شخص کے ساتھ ساتھ اس کو بھی مقبول بنی
تھی۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہ تو آپ اس لئے پہلی نم کو لے چکے ہیں۔ لیکن
ہے۔ میں بھی نہیں چاہتا تھا کہ میں لوگوں کو بھی پانچویں کے خلاف
کام کرنے کا فیصلہ نہ لیتا چاہئے۔" ایک دیکھنے والے نے عرض کیا۔

"لیکن ہے۔ ہر بات ہو گی۔"۔۔۔ عروین نے کہا اور دیکھ رہا
ہو۔ ہر تقریباً دیکھنے والے نے ایک بار ہر مالش سے دیکھا
کیا۔

"یہ معلوم ہوا مالش۔"۔۔۔ عروین نے کہا۔
"میں نے۔ آپ جانتے ہیں کہ میری عمر سوچتے ہیں۔ اگر آپ
مجھے اس لئے دیکھتے تو میرے تمام اظہارِ حرے۔
میرے وہ جانتے۔" مالش کا لہجہ حاکم تھا۔
"اصل بات یہ کہ تمہارے ساتھ۔"۔۔۔ عروین نے عرض
کیے میں کہا۔

"لیکن ہر کام میں ہونا چاہئے ہے۔" عروین کی سربراہ ایک
نوجوان عروین ہے جس کا نام دیکھنا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا
ہے کہ دیکھنا دیکھنے والے میں ایک کلب بھی لیا ہے جس کا
شہزاد کلب ہے اور اس کا بیٹا ایک شہزادہ تھا اور ایک
اپنے دفتر میں سرور ہوا گیا۔ اسے کوئی بار کرنا نہیں تھا۔
کے بعد شہزاد کلب بند کر دیا گیا اور دیکھنا دیکھنے سے اسے
لایا ہے اور اب دیکھنا دیکھنے والے کی بات بھی ہے اور جڑوں کے

کلب۔ ہر کام میں ہونا چاہئے ہے۔" عروین کی سربراہ ایک
نوجوان عروین ہے جس کا نام دیکھنا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا
ہے کہ دیکھنا دیکھنے والے میں ایک کلب بھی لیا ہے جس کا
شہزاد کلب ہے اور اس کا بیٹا ایک شہزادہ تھا اور ایک
اپنے دفتر میں سرور ہوا گیا۔ اسے کوئی بار کرنا نہیں تھا۔
کے بعد شہزاد کلب بند کر دیا گیا اور دیکھنا دیکھنے سے اسے
لایا ہے اور اب دیکھنا دیکھنے والے کی بات بھی ہے اور جڑوں کے

میں نے اس قدر تحصیل کیا ہے کہ میں نے اس قدر
میں نے اس قدر تحصیل کیا ہے کہ میں نے اس قدر
میں نے اس قدر تحصیل کیا ہے کہ میں نے اس قدر

"نہ تو آپ اس لئے پہلی نم کو لے چکے ہیں۔ لیکن
ہے۔ میں بھی نہیں چاہتا تھا کہ میں لوگوں کو بھی پانچویں کے خلاف
کام کرنے کا فیصلہ نہ لیتا چاہئے۔" ایک دیکھنے والے نے عرض کیا۔

"لیکن ہے۔ ہر بات ہو گی۔"۔۔۔ عروین نے کہا اور دیکھ رہا
ہو۔ ہر تقریباً دیکھنے والے نے ایک بار ہر مالش سے دیکھا
کیا۔

"یہ معلوم ہوا مالش۔"۔۔۔ عروین نے کہا۔
"میں نے۔ آپ جانتے ہیں کہ میری عمر سوچتے ہیں۔ اگر آپ
مجھے اس لئے دیکھتے تو میرے تمام اظہارِ حرے۔
میرے وہ جانتے۔" مالش کا لہجہ حاکم تھا۔
"اصل بات یہ کہ تمہارے ساتھ۔"۔۔۔ عروین نے عرض
کیے میں کہا۔

"لیکن ہر کام میں ہونا چاہئے ہے۔" عروین کی سربراہ ایک
نوجوان عروین ہے جس کا نام دیکھنا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا
ہے کہ دیکھنا دیکھنے والے میں ایک کلب بھی لیا ہے جس کا
شہزاد کلب ہے اور اس کا بیٹا ایک شہزادہ تھا اور ایک
اپنے دفتر میں سرور ہوا گیا۔ اسے کوئی بار کرنا نہیں تھا۔
کے بعد شہزاد کلب بند کر دیا گیا اور دیکھنا دیکھنے سے اسے
لایا ہے اور اب دیکھنا دیکھنے والے کی بات بھی ہے اور جڑوں کے

بلکہ وہ اس جنگل کے بارے میں بھی سب کچھ جانتا ہے اس لئے وہ
 آسانی سے جنگل میں داخل ہو کر سلطان تک پہنچ جائے گی جس کے لئے
 اب ماڈیا کی رہنمائی کے بغیر یہ قحطی بھرا جنگل دھنک کر بھریج
 سے بولے گا اس کی بات یہ ہے کہ وہاں کال کی تفصیل ایک خط
 تک پہنچ گئی تھی اس لئے انہوں نے ملک شہزادہ کو بلا کر کے نہ
 صرف اس کے کلب پر قبضہ کر لیا تھا بلکہ اسے اپنے بھائی کا مدخلی
 بھی کر رہی تھی مگر ان کا خیال بھی وہ گا کہ پانچواں حکمت
 سراہا کے ملک واصل شہزادہ کلب میں ملک شہزادہ سے رابطہ کریں گے
 اور اگر مالش اسے یہ رہنمائی دے گا تو یہاں ہی رہنا تھا جس کے
 عرواں کو پہلی لائن آف انکوائری کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

ہام آسن شہزادہ کلب کے آفس میں موجود تھی۔ یہ کلب کو
 مگر وہ وہاں سے نہیں کر دیا گیا تھا بلکہ وہ صرف انہیں کر دیا گیا
 تھا بلکہ ہام آسن کے غم پر یہاں اپنے فوٹو سلسلہ لگا کر جا
 رہے تھے کہ جن کی صورت صرف ہمارے ہی نہیں بلکہ انہوں
 کے بھائی بھی کہ وہ وہاں سے شہزادہ کی تک گئی تھی اس
 لئے کلب میں بے پناہ درد و غم تھا۔ اس کے بھائی کے
 ہی طرف انہوں نے جو ترقی یافتہ سمیت پورے ہمارے جیسے ہی
 پہلے سے تھے ایک ایک بھائی کی ذمہ داری تھی یہ جنگ کی
 پاداش تھی جس نے کئی ملکوں کو اپنی آگاہی سے سنبھل کر
 ہام آسن نے پانچواں ملک میں عرواں کی گمراہی کا بندوبست
 کر رکھا تھا تاکہ عرواں اگر آگیا اسے سنبھال سمیت وہاں سے
 نہ بھاگے اس کی آنکھ حیرت ہے اس کے بارے میں تمام تفصیل

مادے ہی ساقی مشق کی باتیں کر رہے تھے کیلک بڑے طویل
 طرے پر انہیں کئی ہیں اجڑا کی مشق میں شمولیت کا موقع مل رہا
 تھا۔

”میرا صاحب کو تم میں نہیں بیٹھے رہا کرتے۔ صوفی
 نے اس کو کب مران سے قلاب ہو کر کہا
 ”میں۔ تم کوڑے لگی ہو سکتے ہو اور پھر تولد بھی سکتے
 ہو۔“ مران نے علیحدہ لکے تیرا جواب دیا تو صاحب نے اختیار فرما
 دیا۔

”میرا صاحب۔۔۔ عدلی کا مطلب تھا کہ ہمیں یہاں بیٹھنے کی بجائے ہونا چاہیے۔۔۔“ لہوائی نے منگرتے ہوئے کہا۔
 ”مجھے معلوم ہے کہ معین ہونا بھی ہی عقل پر گواہی دہی۔
 ایک بار کا آپکے نکلیں ہمارے اختتام کے لئے نکلیں پکا ہے کہ یہ
 بھی تا دوں کہ اس نکلیں کی انتہائی آپکے انتہائی ہمارے ہمارے ہمارے
 وکسن ہے۔ جگہ میں رہائی کے لئے آپ آدمی تک شوق کا میں
 نے پھر پلائی تھا لیکن اس ہمارے وکسن نے اس تک شوق کو پاک
 کر کے اس کے کلب پر ہند کر لیا ہے کہ اس کے قبضہ ہند
 آدمی انتہائی چہ بہ ترین مشغری کے ساتھ چہ بہ ہمارے ہمارے ہمارے
 تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ البتہ تلاش نے مجھے آپکے انتہائی ہم
 اطلاع دی ہے کہ میں نے اسے اس اطلاع کی حق تصدیق کے
 لئے بھیجا ہے۔ جس کے آنے کے بعد کوئی کارروائی ملے کیا جائے

۴. در مقام قلب و جگر و کبد

”کیا اطلاع ہے مزارع صاحب“۔ عدالت نے پوچھا۔

[illegible]

میرے خیال میں اگر مجاہد جانے تو ہم واقعی کامیابی کے
لہجہ بگڑ جائے گا۔۔۔ میرے کہنا۔

اس کے ساتھ ساتھ اس کے لئے ایک اور چیز بھی ہے۔
اس کے لئے ایک اور چیز بھی ہے۔ اس کے لئے ایک اور چیز بھی ہے۔
اس کے لئے ایک اور چیز بھی ہے۔ اس کے لئے ایک اور چیز بھی ہے۔

ہاں کہ ہے۔۔۔ جیلا نے انہی کی عیوب سے میں کہا کہ عمران کے
 لئے یہ بھگت اس کے لئے عین کے بڑے امر آئے۔
 "مگر عیوب تم نے واقعی میری عیوب کی تیار کی ہے۔" عمران
 نے جانتی تھی میں کہہ

جیکس۔ لیکن یہ کام تک وقت ہونا چاہئے۔ دیکھو دیکھو
 سے میں ہر سب کچھ ہے کار ہاں ہے۔ "۔۔۔ لیا لے کیا اور
 پھر اس سے پہلے کہ حرم کوئی بات عدلی کال کل کی آواز سنائی
 دے۔

"میرا خیال ہے دلائل آتا ہے۔۔۔ عمران نے دیکھتے ہوئے
 کہہ

"آپ رئیس میں سے لے آئے ہیں۔" عدو نے ایج
 سے کہہ

"تمہیں ہے۔ اسے تمہیں لے آئے۔" عمران نے کہا کہ عدو
 پر ہاتھ پڑا گیا۔

"دیکھو کے سامنے دیکھتے میں دیکھیں عدو کی اور نہ کوئی اشارہ
 دیا جائے گا۔" عمران نے عدو کے باہر جانے کی عیوب لے کر میں
 کہا کہ سب چمک چمکے۔

"مگر دلائل سے ہاتھ لگ آؤں گے یہ تو ہم سب بیان
 دے دیکھتے میں ہیں۔۔۔ عدو نے کہہ

"میرا حرم کا عدو دیکھ میں دیکھا جائے۔" عمران نے

"مجھے معلوم ہے لیکن اس گریڈ سے ہم پہلی تحصیل معلوم
 کر کے رہے راستوں کو استعمال کریں گے یہ فیض کھٹکے ہیں۔"
 عمران نے جواب دیا۔

"مگر عمران صاحب۔ اگر یہ میں خود ہیبت عدلی حب۔ عدو
 نے کہا۔

"تو ہر ہم نے پہلے ہمارے کڑی ہم دیکھیں اور اس کے
 گروپ کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس کے بعد ہم جگہ میں میں جاگی
 کے ہر ہم ہر دیکھ جائے گا۔" عمران نے کہہ

"مگر عدو میں بھی کیا جانتا ہیں کہ ایک ہر ہم عدو میں
 ہائیں ہر دیکھتے عدو میں جاگی ہے۔" عدو نے دیکھتے عدو
 لے چمک کر کہا۔

"تمہیں میرا خیال دہرا ہے۔" اچانک جیلا نے انہی عیوب
 لے میں کہا۔

"دیکھو۔" عمران سمیت سب نے ہی چمک کر اس کی طرف
 دیکھتے ہوئے کہا۔

"بہت ہی ایک وقت میں اطراف میں کام میں ہو گا۔ ہر طرف
 ہر ہم دیکھیں کے خلاف۔ جگہ میں ہر دیکھیں کے خلاف اور ہر
 کی طرف سے جگہ میں ہر دیکھتے کے خلاف۔ اس طرح ہم
 کی حالت کو تقسیم کر رہے ہیں کا جواب دے لیکن گے عدو اگر ہم
 تمام وہ ایک ہی طرف لگا دو تو ہمیں چاروں طرف سے گھیرا

نہایت سے میں جواب دیتے ہوئے کہہ

"عمران لیک کہہ رہا ہے۔ میں راتوں میں بھی سوئے میں
لاہور میں رہتا ہوں۔" — عیسا نے عمران کی باتیں کرتے ہوئے
کہا تو عمر نے بے اختیار ہلکے ہلکے

"شکر ہو عیسا۔ تمہاری باتوں سے میری بات میں ذوق پیدا
ہوتا ہے۔" — عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس چکے۔
"کتنا دانا۔" — صالح نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابنہ کی کمرے آفری کا کے بارے۔" — عمران نے جواب دیا
تو عمر کے چہرے پر ہلکتے لمبے کے چہرے نمودار ہو گئے۔
"تم میرا حال اٹھا رہے ہو۔" — عیسا نے ہنست چماتے ہوئے
خرا کر کہا۔

"نہ سے اسے میں نے صرف کا تو نہیں کہہ۔ صحت کی کمر
پر آفری کا کہا ہے۔ وہ کا جس کے ذوق سے صحت کی کمر لوت
ہاتی ہے۔" — عمران نے جلدی سے کہا تو سب ایک بار ہنس
پڑے۔ اسی لمحے صوفی احمد ہاتھ ہاتھ اس کے پیچھے رلاؤں لڑ
رلاؤں اسے مارے لڑکوں کو دیکھ کر جھٹک رہا تھا۔

"آؤ بیٹو رلاؤں۔" — سب اپنے لڑکے ہیں۔" — عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو رلاؤں نے سب کو سلام کیا۔ "میرا ایک راجہ
ہے جو جلد نکال کرے پر تھ گیا۔"

"اس گروہ میں چار کے کلب آئے تھے پاسے میں ملا

مکرم ہوئی ہے ڈانٹا۔" — عمران نے رلاؤں سے کلب کو کر
کہا۔

"اگرچہ دوست ہے۔ لیکن اس میں ایک رسم کی گئی ہے۔"
رلاؤں نے جواب دیا۔

"دیکھا۔" — عمران نے چمک کر کہا۔
"میرا ہاتھ پاؤں کے ساتھ ہر طرف نہ صرف کلب کے اندر
جو جگہوں کے بلکہ کلب کو گلیوں و پاروں طرف سے گھر سے رکھیں
کے اندر ہر ملک آفری کو کوئی سے ہوا دینے کا ایسا علم دیا گیا ہے
جس پر ایک جگہ کے ہر طرف میں کلب کے قریب ہیں نہ ہائیں
کے جب تک گروہ میں چار دینے ساتھیوں سمیت دانی ہنگ
میں ملنے پاتا ہوں اس لئے تمام آسن نے اپنے ساتھیوں کو علم دیا
ہے کہ جب تک گروہ میں چار کلب میں رہے گا وہ اپنے ہاتھ کو رلاؤں
تک محدود ہیں گے تاکہ کسی قسم کی ملاجھی کی جاوے وہیں گروہ
انہیں میں دلاؤں پاتا۔" — رلاؤں نے جواب دیا۔

"میں کا ہاتھ لڑکے ہیں۔ یہ یہ معلوم ہوا ہے۔" — عمران نے
کہا۔

"کی بات۔ میں میں ایک ہاتھ ہنگ رہاؤں کا ہوتی ہے اسے
میں کا ہوتی کہا جاتا ہے۔ اس کا ہوتی کا سب سے بڑی لڑکی جس
کا نام ایک ہنگ ہے۔ اس میں تمام لڑکوں کا ہاتھ لڑکے ہے۔"

رلاؤں نے جواب دیتے ہوئے کہہ

"یہ کیا نام ہے وارک ہاؤس؟"۔ عمران نے چمک کر پوچھا۔
 "شروع سے ہی اس کا یہی نام ہے۔"۔ راجش نے جواب

دیا۔

"مہربان ہو کہ وہاں ہمیشہ میں ہمارے لئے کوئی ٹیپ کوئی
 رہائش گاہ ہونا چاہئے۔ اس کا کیا ہوا؟"۔ عمران نے کہا۔
 "اس کے انتظامات کرنے کے لئے یہاں لیکن رقم دینا دیا پڑی ہے۔"

راجش نے جواب دیا۔

"آئندہ رقم کی بات مت کرنا۔ مجھے"۔ عمران نے بھرت
 خواتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آئی ایک سو سی سر۔ بس دینے ہی سہ سے گل میں تھا۔"
 راجش نے عمران کا لہجہ سنے ہی بھرت گھبراتے ہوئے لہجے میں
 کہا۔

"میں میں سے کسی ایک نے گل یہ بات صرف تک پہنچا دی تو
 تم تو کیا تمہارا چہا خاخان کہیں بھر گئے؟ آئے گل کیا تمہیں رقم
 بکلی کی رہی ہے؟"۔ عمران کا لہجہ بدستور سڑکا۔

"میں سر آئی ام سوہن۔ آئی ام راجش سوہن۔"۔ راجش
 نے اہلکارانہ گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بہر حال آئندہ وہاں رہنا مناسب نہیں تھا۔"۔ عمران نے
 اس بار نرم لہجے میں کہا تو راجش نے اس طرح اطمینان بھرا طعنے
 سانس لیا جیسے موت کا فرشتہ کر رہی ہو چکا ہو۔

تھیں۔ شروع کر دی۔

"تھیک ہے۔ تم جانتی ہے کہ وہ طرہ آدمی وہاں میں چھپ کر
 قہر دی خصوصی تحریف کریں گا۔"۔ عمران نے تہا تو راجش کا سنا
 تھا پھر بھرت اس طرح چمک اٹھا جیسے کسی نے اس کی جلد کے
 سب سے جڑوں ہلنے کے باب ہا دیکھے ہوں اور عمران کے ساتھی
 بھرت سے اسے دیکھتے نہ سمجھتے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ کیا اس سے
 جڑوں میں نہ رہنے چاہئے تھا؟ اس غیر متعلقہ پوچھا کیا راجش ہے کہ وہ
 اس کے لئے بھرت کی معمولی سی گھبراہٹ ہی کا پتہ لگ گیا اور معمولی
 سی تحریف ہی اس کا پھر مکمل اٹھا ہے۔

"تھیک ہے۔ ہم وہ دیکھتے ہیں کہ کھانا کھا کر پانی پائیں گے۔"
 عمران نے کہا تو راجش نے تھکڑا ہوا۔

"میں نے میں وہاں سمجھتا ہوں گا۔ آپ مجھے اہانت۔"۔ راجش
 نے کہا تو عمران کے سر ہلانے ہی وہ بھرتی ہمارے کی طرف بڑھ
 گئے۔ اس کے ساتھ ہی متعدد خاموشی سے اٹھا اور اس کے پیچھے باہر
 چلے گئے۔

"تھکنا نے تھیک کہا ہے۔ میں بھی اطراف سے آ رہا ہوں کہ
 وہاں۔"۔ عمران نے کہا۔

"میں جیسے عمران صاحب۔ یہ عام بھل نہیں ہے وہاں یہ
 تمام یہ چل کر کھپ لے نہانے کیا کیا انتظامات کے ہوتے ہوں
 ہیں۔"

”تو تم میرا لائق ادا رہے تھے“ عیسا نے ہلٹ چھوڑے
 ہوئے کہا۔

”اسے نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ تمہاری توجہ پر صرف سوچ رہا
 تھا۔ میرے خیال میں ہم خود کو نہیں خود میں ہی تقسیم کر لیں۔
 بچوں گردیں کے درمیان میں کسی ڈاکٹر کے واسطے مشق
 پہلے رہے۔ ایک گروپ تھوڑے کتب پر مشتمل تھے وہاں وہ
 گروپ کے گراف باؤس پر توجہ پر ہنگ کے بعد ہی طاقی
 اطلاعات کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ یہ معلومات
 دوسرے گروپ کو منتقل کر دے جو ہنگ میں رہا ہو اور یہ
 سر سلطان تک پہنچے۔ انہیں وہاں سے نکال کر وہاں پہنچا آئے
 کی بجائے حدود کی طرف ہو جائے تھے۔ گروپ تک پہنچا دے۔
 تیسرا گروپ سر سلطان کو لے کر یہاں حدود کے واسطے بیگانی پہنچا
 دے۔ جہاں سے انہیں آسانی سے پکڑ لیا جھکایا جا سکتا ہے۔“

عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ شاید عراق کے وسط میں ہیں جہاں
 طرح کی دانیاں آ رہی ہیں۔“ عیسا نے اچانک سمجھ لگے شہر
 کہا۔

”کیا مطلب؟“۔ عمران نے چونک کر کہا۔

”آپ اس طرح بات کر رہے ہیں جیسے یہ سب لگتی ہیں ہیں
 وہ آپ (ایئر کور) اگر سر سلطان تک انکی آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے۔“

پھر ایک سڑک بھی انکی بیاں نہ رکھی۔ کچھ سطرہ ہے کہ یہ چاؤ
 نہ پھر یہ خیالات قیاس سے جی تقسیم ہے اچانک گھبرا کر فریج
 (کیا) یہ مشکل ہے۔ ہمیں ہمارا ہنگل کے اندر لگنے کے ایک ایک
 آدمی سے توجہ سے کہ پھر ہی ہم سر سلطان تک پہنچ سکیں گے اور
 دوسری بات یہ کہ وہ ایک سندھ پر خصوصی طور پر فکر رکھتے ہیں
 اور حدود کی طرف سے جیتا نہیں لے رہے تھے۔ ان کی پہل
 انتہات کر کے ہیں گے اس لئے برا نہیں ہے کہ انہیں سب
 سے پہلے ہمارے ہی کام ڈاکٹر اور پھر اس چاؤ گروپ کے گراف
 باؤس کے خلاف عمل آپریشن کرنا ہو گا۔ اس کے بعد ہم ہنگ میں
 جاں ہیں اور سر سلطان کو حاصل کر لینے کے بعد ان کی لالچوں
 میں نہیں رہنا ہے۔ عیسا نے کہا۔ عیسا نے اچانک سمجھ لگے میں
 کہا۔

عیسا کی بات دوسرے ہے۔ میں اپنی توجہ انہیں لیتی ہوں۔
 ہائی میں اس علاقہ میں کام کرنا چاہتے۔۔۔ عیسا نے کہا تو عیسا
 چونک کر ہائی کی طرف دیکھنے لگا کیونکہ وہاں عیسا نے توجہ لگا
 کی تھی تو عیسا نے وہاں وہاں کو لینے اور گیا ہوا تھا۔

”میں ہی توجہ۔۔۔ عیسا نے توجہ لگے تھے کہ تو
 عدالت نے اسے ہائی کی توجہ اور پھر عمران کے اس پر توجہ
 کے بارے میں تاویز۔

”میں ہائی کی توجہ عام حالات میں ہائی پھر ہے نہیں

ہام وکسن ڈاکو کلب کے شاعر آفس میں بیٹھی گرو باور
 ۱۲ انگار کر رہی تھی۔ اسے ظاہر کیا کہ گرو باور تھوڑی دیر
 اور یہاں پہنچ رہا ہے۔ کلب کے باور خصوصاً طور پر ایک گتی فک
 رہی تھی کہ ڈاکو رجسٹر کی بار پر آج کلب بند رہے گا اور آنے
 والوں کو کچھ ڈاکو گیت سے باور میں دیکھ کر ہام وکسن
 طور اب اپنی باتیں گاہ سے یہاں بیٹھی تھی تو وہ کلب میں داخل
 ہونے سے لے کر اپنے آفس تک پہنچنے کے دوران یہ دیکھ کر حیران
 رہ گئی کہ کلب میں اس کا ایک ہی آدمی دکھائی دے رہا تھا کہ
 ہر طرف جرحیل والی کلاڑی بھوم پہنے ہوئے تھیں گئی کاندھوں
 سے لٹکائے اچھائی صحت مند ہو کر طویل ہتھکڑی خرو خرو خاصی آواز
 میں نکل آ رہے تھے۔ ان سب کے سر گئے تھے اور ان سب کے
 گالے میں سرخ رنگ کی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں جن پر لہو رنگ کی

جھریوں بند تھیں یہ چار گھنٹہ کی حالت تھیں کہ ہام وکسن
 آفس میں بیٹھی تھی سوچ رہی تھی کہ جب اس کو کوئی آدمی کلب
 میں سرحد نہیں ہے تو پھر گرو باور کو خصوصی طور پر کیسے آگاہ کیا جائے
 کے ہیں یہ فریج خود گرو باور کی تھی کہ جب وہ کلب میں داخل
 ہو تو وہاں اس کے گھسٹ کے آدمیوں کے ساتھ اسے کئی آدمی
 سرحد دے رہے ہام وکسن نے اپنی باتیں گاہ پر اپنے کلب
 نکل کر کال کر کے اسے پتہ کر دیا تھا کہ وہ خصوصاً طور کے لئے
 اپنے رہائش گاہ پر تھے۔ جب پھر ہام وکسن اسے کال کرے وہ
 خود میں ہل جاتے تھے دیکھ کر اسے کہ کلب پہنچ جائے اس لئے
 ہام وکسن حسیں تھی کہ وہ آسانی سے گراڈ باور کو وہ خصوصی طور
 سے آگاہ کی جس کی طرف سے یہاں آنے پر مجبور ہوا ہے۔
 یہی وہ بیٹھی یہ سب کچھ سوچ رہی تھی کہ وہاں کلا اور پو پو ہام
 پہنچے ایک آدمی نے اسے داخل ہو کر ہام وکسن کو سلام کیا۔
 "گرو باور کلب میں داخل ہو گئے ہیں"۔ آگاہ ہونے لے
 جسے منہ بواؤ لگے بیٹھی تھی۔

"کیا ہے۔ اسے یہاں لے آؤ۔۔۔ ہام وکسن نے اس
 حالت میں کہا تو اس آدمی نے اس طرح ہام وکسن کی طرف
 دیکھا جیسے اسے اپنے کانوں پر جین ڈا ہوا ہو کہ گراڈ باور کے
 پاس سے کسی ایک صحت مند اس وہ بھی سے کئی بات کر چکا ہے۔ اس
 نے حیرت کھینچنے لگے تھی سے وہ چلا گیا۔

[illegible]

”ہاں لہذا تم نے اللہ کو جانا استعمال کیا کیوں نہیں کیا تمہیں اپنی زندگی بچانے کی۔۔۔ گناہ کا شرچہ؟“ نے بڑے دھم دھم جواب دیا۔

”ہاں اللہ تم نے اللہ کرنا استعجاب کیوں نہیں کیا تمہیں اپنی زندگی عروج نہیں۔۔۔ گمراہ ماسٹر چوڑے نے بڑے دھبہ دار بنے۔“

عن ہذا مضمون کے ساتھ حیدر آباد

شہزادہ شہر چاکر نے اس وقت جہاز مہمان سے اس لئے کسی
 جہیز کی خدمت محتاج نہیں دیا تھا کہ وہ جہاز اور لہجہ اس
 افسانہ کو اور نکھار دے۔ اور اس کی کالی بکھرتی تقریباً سا
 نکھار دے۔

”تمہارے بھائی تو جین کر رہے ہیں۔ میری سزا دھڑا دیا گیا۔“
 گڑا دھڑا دھڑا نے ہلکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی
 آنکھوں سے دھبے سے دھبے تھے۔ اس کے چہرے پر آنے والے
 لہجوں اور آوازوں نے انہیں میں بکلی بکلی نہیں سمجھا۔ ہلکتے ہوئے
 لہجے۔

[illegible]

سائیں لیا بعد اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کا اشارہ کیا تو اس کے
عقب میں سوجھ اس کے دھڑا ساٹھی لگی کی سی جھری سے آتش
سے باور لگ گئے اور گراڑا دھڑا دھڑا کی دھڑکی طرف چڑی ہوئی
گھبراہٹ سے۔

"میں نے زندگی میں کبھی ہر کسی کی خدمت کی بات نہ کی ہے اور نہ
کبھی صرف اس لئے کہ مجھے اپنی تم سے کچھ کام لگتا ہے۔ وہ نہ جس
امداد میں تم نے مجھ سے بات کی ہے تمہاری مدد اس صوبہ
برادریوں پر تھا ہمارا جسم کھڑے پر کچھ ہو سکتا ہوگی۔" گراڑا باز
چاؤ نے ہوا چاٹتے ہوئے قدم سے پیچھے لے کر میں تھا تو وہاں
اُنکس نے اختیار اس پڑی۔

"موجود تم بھی اس لئے دنیا فکر آ رہے ہو کہ ہمارے خلاف نے
ایک ام کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ اس مشن
میں کوئی مکاوت پیدا ہو۔ ہر حال یہ بتاؤ کہ تمہیں پہلے نہ۔
یہاں اس امداد میں آنے کے بارے میں کیا سمجھا ہے۔ کیا تمہیں
معلوم نہیں ہے کہ پاکیزہ نیکت سراں کی بھی لگے یہاں کچھ کچھ
ہے۔" ہمام اُنکس نے آگے کی طرف جھکے ہوئے سرہ لے کر میں
کہا۔

"میں تو میں معلوم کرتے آ رہا ہوں۔ تم فکر یہاں نہیں آ رہے
ہو اور تم نے کچھ بتاؤ کہ میں نے کیا ہے اور ہر اس کے کلب
پر بعد کر لیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ شکار

پہلے جنگل کا حاکم تو لیکن ہر روز ہزار ہا گیا تو میں نے اسے جنگل
سے نکال دیا لیکن ہر حال وہ میرا کرتی تو اب مجھے اس کی موت کا
میں کر رہے ہو جسے آ رہا ہے۔" گراڑا دھڑا سے کہہ

"پاکیزہ نیکت سراں کا تجربہ کر تمہارے جنگل کے تمام
دھڑکیں کھاتے ہو چارہ کیا تھا۔ اس کی اطلاع ہمارے خلاف کوئی
کہ چنانچہ اسے کوئی خط ہو سکتی ہے۔ یہاں تمہاری ہو گیا تھا
موت ہو لگ تمہارے جنگل میں قیامت پیدا کر رہے۔" ہمام
اُنکس نے جواب دیتے ہوئے کہہ۔

"میں نے دھڑکی پر پاکیزہ نیکت سراں کا بار لیا ہے۔ کوئی
یہ ہو لگ۔" گراڑا دھڑا سے دھڑکتے ہوئے کہہ۔

"پاکیزہ نیکت سراں کا ایک کچھ ہے جس کے نیکر لگا خاتمہ تو
اسی کر کے تمہاری فریاد میں دیا گیا ہے۔ یہ وہی اس آدمی کو
پھر جانے کے لئے یہاں کچھ رہا ہے۔ یہ وہی پہلی طرف کچھ ترپنا
سراں لگی چلا ہے۔" ہمام اُنکس نے جواب دیا۔

"سچا۔" ہمام اُنکس نے آدمی سے ہم نے دھڑا سے کہہ
کہا۔ یہ اس کے حوالے کرتا ہے۔" گراڑا دھڑا سے کہہ۔

"ہاں یہی خبر میرا بیٹھتا یہاں میں لوگوں کو تم تک پہنچنے سے
بچنے کے لئے سوجھ رہا ہے۔ یہ تمہارے ساتھ ساتھ دھڑا سے کہہ۔
میں بھی سمجھتا ہے۔ وہ دھڑا میں تو اسی وقت تم ہو گیا تھا اب ہم
خاکہ کے کھیت بلحاظ کے کہنے

پہلے سے حالے کر اور قہر میں کہہ دیا اس سے دھماکنی
 صلیب نہ لی لیکن دھماکا آخری سے تک اپنے صلیب کی طاقت
 کرنے کا لاکر ہے اس نے اس نے ہر ایک کی طاقت کیا
 ہے اور میرے آدمی پہ سے دھماکیں اٹھیں کر رہے ہیں۔
 جیسے وہ لوگ جہاں بھگتا کے میرے آدمیوں کے ہاتھوں ہاک
 ہو چکے ہیں اس طرف تم پر غور نہیں ہو سکے گا۔
 اوس نے کہا۔

"تم کبھی ہڈ بھگ میں نہیں آئی ہو۔ تمہیں معلوم ہو یا کہ
 وہاں قدم قدم پر موت پھیل رہی ہے۔ وہاں کئی اٹھیں کسی بھی
 صدمہ دھماکا قدم نہیں اٹھا سکتے۔ ہر میل تم پہ چڑھ کر رہی ہیں
 انہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہے لیکن تمہیں یہ کب سمجھنا ہو گا۔
 یہ کب میرے کزن کا ہے اور اب اس کا کب میں ہوں۔" گریو
 باہر لے جا رہے تھے۔ سرد لکھے میں کہا۔

"تم یہاں خصوصاً یہ گرام دیکھ آئے ہو وہاں کب یہ جہ
 کرنے کے لئے۔" ہمام اوس نے کہا تو گریو باہر چلا گیا۔
 اظہار میں چلا۔

"اس وقت کب کے اندھ اور میرے آدمیوں کا قبضہ ہے۔
 قہار سے آدمیوں کا مدد تک اس کب یہ بھگتا چڑھ سکا اور میں نے
 سچا تھا کہ شہر کی صحت کا حساب تم سے لیا گیا لیکن میں نے
 سوال کرنا نہیں۔ انفراد کب سے باہر چلا گیا ہے۔ میرے

اس انسان کو یاد رکھنا کہ میں نے تمہیں زندہ جہاں سے جانے کی
 پہلوت دی ہے۔ چلا ہوا۔" گریو باہر نے کہا اور اس کے ساتھ
 ہی وہ خود بھی ایک جگہ سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے وہاں
 ایک دھماکے سے کلاہ پڑ گیا پڑا پڑی سے اندھ داخل ہوئے
 اور انہوں نے ہمام اوس کو اس طرح گھیر لیا کہ ہمام اوس
 ایک ایک غائب ہو جانے کی اندھ حالت غائب ہونے سے مدد
 پا رہے ہیں۔

"نیک ہے۔ میں جا رہی ہوں۔" ہمام اوس نے ایک
 طرف سے اس لیے ہونے کہا اور پھر اس نے ہر کی مدد کھول کر اس
 شہر سے ایک سرخ رنگ کا فون لیا اسی کریم پر سوچو ایک شہر
 اور ایک کلاہ سے سے نکال کر دھماکا کر کھڑا ہو گیا۔

"میں کب سے باہر چلا آؤں۔" گریو باہر نے اپنے
 آدمیوں سے کہا۔

"جلاؤ۔" ان میں سے ایک نے اچھل کر دھماکا لکھے میں کہا۔
 "جلاؤ۔" ہمام اوس نے سرد لکھے میں کہا اور وہاں سے
 کی طرف بڑھ گیا۔ قہار کی دیر میرے کب سے کہہ دلا سے باہر چلا
 گیا تھا۔ وہاں باقی ہر طرف چلا گیا کب کے افراد ہی نظر آ رہے
 تھے۔ ہمام اوس نے ایک تھلی چھٹی کر اچھ سے اٹھا لیا تو وہاں
 چھٹی اس کے قہر آ کر رہ گیا۔ ہمام اوس چھٹی کا صدمہ
 کھل کر دھماکا چلا گیا۔

میرے پر بھرتِ حیرت کے تاثرات ابھرتے۔

"ابو! چھ۔ آپ دوست کہہ رہے ہیں۔ میری ان فکروں سے فطری ملاقات ہوئی ہے۔ یہ واقعی اس نام کا تلفظ نہیں کر سکتے لیکن پھر یہ کس کا کام ہو سکتا ہے؟" نام واکسی نے حیرت مہرے لیے میں کہا۔

"یہ نام دانا یا کینیا ٹیکٹ سرورس کا ہو گا۔ انہوں نے معلوم کر لیا ہو گا کہ تمہارا بیکٹریا اپنے گھر پر کہاں ہے اور انہوں نے وہیں رہ کر دیا۔ اس طرح ایک ہی طے میں انہوں نے تمہارا پتہ نکالیں تم کو دیا۔ اب وہ چار گھنٹہ کے خلاف کارروائی کریں گے۔" چف نے کہا۔

"لیکن چھ۔ وہ مجھے تو کسی صورت میں نہ پہنچاتے ہیں۔" کلب میں آئے ہی نہیں؟۔۔۔ نام واکسی نے کہا۔

"میرا حال اب تمہارا وہی رہے گا کوئی علاج نہیں ہے۔ تم و لائیں دیکھا چھوڑ کر اور ضروری سامان لے کر تیزی سے وہ چھوڑ دو اور یہاں پہنچ کر مجھے کال کرو۔ میں وہاں پہنچ سکتا ہوں کو بھی دوں گا۔ پھر تم اس بیکٹریا سے تھوڑے تھوڑے پتے چھوڑ سکتا آسانی سے معلوم کر لے گا کہ یہ ساری کارروائی کس کا ہے۔ جس نے بھی یہ کام کیا ہو گا تم کو کچل سکتوں گی۔" اس سے اس نے ہلاک انعام آسانی سے لے سکتی تھی۔" چھ نے کہا۔

"لیکن یہ چھ۔ میں ابھی رستہ نہ چلتی ہوں کیونکہ میں

انہوں نے یہ ہلاک کارروائی کی ہے وہ اب لاپتہ میرے پیچھے ہیں گئے۔ گھاٹ پر میری خصوصی ٹیم موجود ہے۔ میں اس سے مدد مانگ کر آپ کو کال کروں گی۔" نام واکسی نے کہا۔

"کوئی۔۔۔ میری طرف سے کہا گیا ہے اس کے ساتھ ہی مدد ملے گی۔" نام واکسی نے فون آف کر کے اسے دیکھی تک میں نہکا اور پھر اس نے کٹی کے پر کر کے کو چھک کیا تاکہ اگر کوئی ایسا سامان ہو جس سے ان کی شناخت ہو سکے تو اسے وہ ساتھ لے جائے۔ نتائج کو دیکھ کر وہاں سوتے لہا سوتے اس طرح وہ گاڑیوں کے دور کوئی ایسا چھوڑ جس میں اس سے وہ چھک اٹھا کر انہیں اس بھولی کلرک سے باہر آئے۔ اس نے کڑی بھ کی اور پھل ہی پھر پھر قدم دھاتی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اسے معلوم تھا کہ چھ ہی اسے نکل گئی لیکن چھنے کی مدد وہ بمقامت گھاٹ پر پہنچ چھنے کی۔

عمران نے جب شہ کلب سے کوئی پہلے ایک سانچہ پر کر کے
 روک دیا۔ بڑی سی جھپ کی دھانچہ کھینچ کر وہیں قائم رہا۔ سانچہ
 ہیٹ پر سوار بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی سیٹ پر کچھ گھنٹوں کے بعد دو جوان
 تھے۔ عمران اسے سامنے سے دیکھ کر پہلے خصوصاً فیروز کے
 اسی بے ہوش ہونے کا اور پھر وہ سب گھٹ سے سیدھے چلے گئے۔
 کالونی پہلے تھے۔ دھانچہ نے انہیں دیکھا تھا کہ وہ دم اکسن کا
 بیڑہ گاڑ رہے تھے۔ کالونی کی ڈھلوانی ڈھانچہ میں ہے اور آج
 چونکہ کلب میں چار گھوڑے گاڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہیں
 کلب میں صرف دو دم اکسن ہو گئے۔ ان کے گھوڑے کے وہ
 طریقہ بیڑہ گاڑنے کا سوار دیکھ کر ان کے انداز کی وجہ سے
 عمران نے اپنی تمام دھنیں گھٹ میں مقیم کر دیا تھا۔ ان میں سے
 ایک گھوڑے کی لہڑ بولیا تھی۔ اس گھوڑے میں سالہ بچہ چڑھا تھا۔

کیا کیا تھا۔ ان کے لئے یہ لایا گیا تھا کہ وہ چار گھوڑے کے
 اس جگہ کا چارہ لے کر گھٹ آئیں تاکہ وہاں میں دوام اکسن
 گھٹ اور چار گھوڑے سے ملنے کے بعد وہ سب اس جگہ میں
 مائل ہو کر سرسبز بن جائیں۔ عمران نے سوار کے سامنے
 جگہ میں مائل ہونے کا آئینہ لٹا کر دیا تھا۔ جس خصوصاً
 فیروز پر وہ دیکھا ہے۔ وہاں پہلے تھے اس کے کہان سے عمران
 نے جو سواروں کو ملنے کی قسمیں ان کے سامنے سوار کے بعد لکھ کر
 ان میں دانت تک سوار کے اور چار گھوڑے نے اچھا چھوڑ دیا۔
 راج بھائی بھی تھے جس کی وجہ سے پہلی لڑائی سے لے کر جگہ
 جگہ تک اس اسی جگہ میں مائل ہونے کی مکمل طور پر چارہ جاتے
 تھے۔ اور صرف چار گھوڑے کی دھانچہ اور چارہ ان پر اچھا لیا۔ راج
 آگاہ فہم تھے وہ سواروں میں سڑ کر رہتے تھے اس لئے عمران نے
 سوار کی طرف سے جگہ میں مائل ہونے کا آئینہ لٹا کر دیا
 تھا۔ دھرا گھوڑے پر سوار نے سوار کے مقابلہ میں ان کی اور
 دھری دوام اکسن کچھ کا اس اور میں شامل کرنا تھا کہ کسی کو اس
 بارے میں کوئی علم نہ ہو سکے۔ چونکہ دھرا گھوڑے وہ تھا جو اس وقت
 جھپ میں سوار شہ کلب کے قریب بیٹھا تھا۔ ظاہر ہے اس گھوڑے
 کا لہڑ عمران خود تھا۔ اس گھوڑے کی اور دھری گراؤ گاڑ کر کہہ کر
 لایا کہ اس سے جگہ کے اندر کی حالت کی تفصیل معلوم
 کی جائے۔ چار گھوڑے کے بارے میں جو کچھ معلوم ہوا تھا اس

کے مطابق یہ گھسپ گھسٹے لڑنے میں باہر تھا کہ وہ صاحبان اور
فلانوں کی غفلت کے مطابق یہ ٹکٹ کوئی چلے نہ اور ضرور کو
ہلاک کرنے میں معمولی سی غلطیوں کا بھی انہیں ذکر کرتے تھے اس
لئے عمران نے اپنے ساتھیوں کو کہہ دیا تھا کہ اگر وہ یہ سمجھیں کہ
صاحبان ان کے خلاف ہیں تو گول چلنے یا ٹکٹ سے ہرگز گرج
نہ کریں اس لئے ان سب کی جیبوں میں ٹکٹیں پھونک دی گئیں
داخل ہو کر ان کا ہی قصد میں موجود تھے۔

”کلب تو یہ ہے عمران صاحب“۔۔۔ صدر نے جھپ سے کہے
اڑتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے کلب میں اس وقت خصوصی طور پر وہ گاڑی ہو
گراؤ پاسر جس میں ٹکٹ دیا ہو گا اس لئے ہم ٹکٹ کے لئے
کلب کو نہ کر رہا کہ ہو گا۔“ عمران نے چپے اڑتے ہوئے کہا۔
اس کے ساتھ چلی جانے والے چلے ہوئے کچھ نکلے اور صاف ہی
چلے اڑ آئے۔

”عمران صاحب۔ اگر کلب نہ کر رہا کہ ہے تو پھر تو ہمیں وہ
ٹکٹ کسی صورت سے امداد دے جانے دیں گے۔“ کچھ نکلے نے کہا۔
”جی کوشش کریں گا کہ وہ ٹکٹیں کو پھر دے کر گراؤ پاسر تک
پہنچ جائیں لیکن اگر پاس نہ ملے تو پھر ہمیں فوراً غیر جانبدار
فوراً انکسٹن ہی کرنا پڑے گا کیونکہ گراؤ پاسر کو کہہ کرنے کا یہ
کھانا چاہیے ہے پھر شاہ بہادری نہ آئے۔“ عمران نے کہا تو

سب نے اتفاق میں سر ہل دیئے۔ وہ پاسر اس وقت آگے نہیں
ٹیک لپ شیا تھے اور ان سب نے جہت میں دیکھ گئے تھے۔

”آؤ پھر آؤ پھر گراؤ پاسر کا آؤ کر لیں۔“ عمران نے
حشر کرتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی سر ہل
ہوئے اس کے پیچھے چلے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کلب کا
کیڈو گیت، یہ تھا اور گیت کے باہر ایک بڑا بڑا گیت کا کلب
ناگزیر و بڑا گیت کی وجہ سے بڑا سہاگہ۔ چھانک لہو لہا تھا اس لئے
چھانک کے ساتھ ساتھ بڑا گیت میں چور گیت سر ہل دالے آگے
اڑتے کڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ان کے جھموں پر ہر
جہوں والی کافور بڑا گیت۔ گئے تھے سرخ رنگ کی جلیاں ہڈی
ہوئی تھیں ان پر زرد رنگ کا بھاری بھاری ہوئی تھیں۔ ان پاسر
کے کاندھوں سے ٹکٹیں گھسیٹ رہی تھیں اور وہ لپٹے چرواں کے
خود خالی سے مقامی افراد تکلیف دے رہے تھے لیکن قصد راستہ اور
جہت سے وہ تھامے صحت مند اور خوش نظر آ رہے تھے اور ان
کے چرواں پر تھی کا چارہ وہ سے ہی خاما لہا لہا طور پر نظر آ رہا
تھا عمران اور اس کے ساتھی قریب ہی گیت پر پہنچے ان میں سے
ایک بھانسا بھانسا سے سے اترا اور کافور کے انعام میں غلطانہ
گیت پر آ گیا۔

”چھانک کلب نہ ہے۔ چھانک چھانک چھانک۔“ اس نے کڑک رہ
لہو میں کہا۔

میں نے وہ سنا گیا لیکن میرے لئے وہ نکل کی قیاسی سے ہے
اس پر کرنے والا میری جسم بھرتے آتا ہوا سنا ہے وہاں سے
گھبرا۔

”تمہارے عمران صاحب آپ“۔۔۔ اسی لئے عمران کے کان میں صدقہ کی آواز پڑی تو عمران یقیناً رپ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ دھماکہ سے گھبرا کر ہر طرف سے گرتے ہوئے ہوائی جسم دیکھے اور ۱۰۰ فٹ اونچے ۱۰۰ فٹ چوڑے پتھر کے عمران اسے دیکھتے ہی کان کر رہا ہوا ہے۔

”تم انہیں سے آگے نہ بڑھو۔ تم سے کہے گئے تھے۔“

”ابھراؤ اور کھینچ لی میں نے ابھر سے ہاتھوں کے چوڑے
 دھڑنے کی آواز سنی تھی تو میں ابھر آئیں۔ ہم عرصوں لڑا رہے
 دیکھ کر ابھرا دیا وہ چلتی ہوئی آگ کے پتھر تھے تو میں نے انہیں چلنے
 اٹھنا کیا ابھرا پھر میں دیکھتا ہوں کہ یہ چلنے کے لئے تھے
 داییں حوا میں نے کسی مرد کے چلنے کے قدموں کی آواز
 غارتگ ابھرا مسلسل وہ دھڑکی۔ اس صدمہ طاری میں کسی مرد
 قدموں کی آواز سن کر میں دیکھتا ہوں کہ یہ آواز صدمہ طاری
 سے گرا گیا۔ اس اچانک گراؤ سے میں چلے کر گیا تھا۔ یہ

چنگا کہ ہر دم دلوں اکٹھے ہی اٹھ کر رہے ہوتے۔ یہ قصہ
بہت آدنی تھا کہ کہنے لگانے سے بھی جانتا تھا اس لئے اس
نے خوشی کی کہ مجھے ہاک دلوں کو دے اور میرے لئے اصل
مکہ ہے تھا کہ کیا میں نے اسے دیکھ رکھا ہے یا فتح کر دیا ہے اور
میں نے اسے دیکھ رکھا کہ پہلے کیا کینک۔ یہ جس طرح ہماک
کر آ رہا تھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ عام آدمیوں سے ہوتا تر
کلی اہل حاکم رکھا ہے اس لئے میں نے اسے بہ ہول کرنے کی
جوش شروع کر دی۔ مجھے اعزاز ہے کہ مجھے کچھ مشکل ضرور
ہوئی آئی لیکن آخر میں اسے ہار کر اس کاٹنے اور بے ہول کر
نے تھا میں اچھا دل سے اس کا سبب ہو گیا۔ اب یہ ہمارا ہاتھ
ہے کہ اس کی رو میں آپ آ گیا۔ ... صدیقی نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

[illegible]

ساتھ ہی وہ دونوں بڑھتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

"کلب تو تال چا ہے عمران صاحب۔ جی طرف ایک صندوق کھلا ہوا ہے۔ یہ لڑکیاں شاید دھڑ سے نکل گئیں۔" صندوق نے کہا۔
 "نیک ہے۔ اس باراد کو اندازہ تم نے ہی لڑکی یہاں سے لے کر آئے۔ پھر کس کلب کے لیے یہاں لگی گئی ہے۔" عمران نے کہا۔

"پولیس کی تو آپ فکر نہ کریں۔ وہ اپنے قبیلے کا سامع ہی نہیں کرتی البتہ ہمیں یہاں سے داخل ہونا چاہئے کیونکہ وہ سکا ہے کہ چاکر گھپ کے بچہ کو ابھر اصر موجود ہوں۔" صندوق نے کہا۔
 "جہ کچھ قبیلے میں نے اس وہاں چمک کر فرار ہوئے ہیں۔ چہ ہوا ہوئے باراد کو اٹھا کر آئے ہیں۔ یہ اہل لڑکی۔"

"نہ آپ نے بے ہوش کیا ہے۔" صندوق نے کہا۔
 "یہ کانام صندوقی نے اہام ہو ہے۔ انا سوچ کر صندوقی نے کس قدر مصمت سے کام لیا ہے کہ اس قدر ذلتی اور مشہور جسم نے آری کو نالو کس قاتلے میں کامیاب ہو گیا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نالو کس اور اس باراد کو حیرت ہے۔" صندوق نے حیرت بھرتے لہجے میں کہا تو صندوقی نے اصرید مسکرا دیا۔
 "میں اسے قسم نہیں کرتا ہوتا تو صرف بے ہوش کرنا چاہتا تو اس نے مجھ ہی نہیں۔" صندوقی نے جواب دیا۔

"سیر بھی جاتی تھوڑی مدت ہے۔" صندوق نے حسین آید لہجے میں کہا تو صندوقی کا چہرہ ایک بار کمرنگ رہا۔
 "جیب کو جی صندوقی کی طرف نے آئی۔ چاکر کی طرف لپکتا چلی ہوئی ہیں۔" عمران نے صندوق سے کہا۔
 "نیک ہے۔ آپ جی طرف چلیں میں جیب ابھر لے آؤں گا۔" صندوق نے کہا کہ وہ جیب سے باراد اٹھا کر جی صندوقی کی طرف بڑھ گیا۔

"حسین صاحب وہ دم اکس میں کبھی نظر نہیں آئی اور نہ ہی وہ گراؤ باہر ہے۔ یہ کب کہاں کے ہیں گئے۔" کھنکھانے لگے۔

"یہ بارادی سب بچہ قاتلے۔" عمران نے جواب دیا اور باراد ایک طرف دھڑکی سے گزر کر ایک صندوق پر ٹکرائے۔
 "میں نے وہ سے جیب کے قریب آنے کی آواز ڈالی دیکھ لی۔" صندوق جیب لے آیا ہے۔" صندوقی نے کہا کہ عمران نے باراد میں سر ہا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جیب میں سوار اپنی پہاڑی کھ کی طرف بڑھے۔ چہ ہوا ہے۔ چمک کھنکھن کاوولی ہوا سے دھبہ ہو گیا۔ جی اس نے تھوڑی دیر بعد ہی وہ اپنی پہاڑی کھ کے ساتھ پہنچ گئے۔ پہاڑی دیکھ کے چہرہ لہجہ بڑھا۔
 "چمک کھنکھن کو ابھر اصر جیب احمد نے آیا۔ وہاں ایک کار اور ایک جیب پہلے سے موجود تھی۔"

یقیناً ہے کہ جہاں یک نشہ و شہ زہب خاتون محل وہاں
جادو کا نام نہ تو جادو بانسہ کر سکتے مگر افسرانے گہ چلا ہے
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”عمران صاحبہ! جگہ والی کہانی صرف یہ دیکھنا ہے
وہاں جنگل کے اندر کافی دور تک ہو کر جانکر آئی ہیں۔ ہمیں وہاں
کوئی انسان تو کیا چلا کا بچہ تک نظر نہیں آیا۔“ سالو نے کہا
عمران کے ساتھ ساتھ دیکھ رہی تھی وہاں سمجھتے تھے بے انتہی
اچھل پڑے۔

”ہم ابھی توڑی دم پہلے ہی وہاں آئے ہیں۔ کھیں۔“ سالو
نے عمران کو اس اعزاز میں اچھلے دیکھ کر توجہ دے کر کہے میں
ابھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات نہ کہتی ہوا کہ باہر
دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔

”عمران صاحبہ! ہمارے باہر آ کر دیکھیں۔ اس میں
”رہا“ کے لوگ ہیں۔ ان کے پاس کئی بھوکے ہیں۔
جیسا“ عمران نے افسردہ لہجے میں کہنے کی بجائے
ابھی دوڑتے ہوئے آگیا تھا۔

”اسی طرف دوڑنا چھوڑ آ کر دیکھیں۔“ چاہتے تھے
”جہاں میں آکر بھرے جیسے۔“ چھوڑ کر دوڑتے ہوئے
کئی تو میراٹوں سے لڑا رہی تھی۔ عمران نے چپ کر کہا
پھر وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے ساتھ کر

میں پیچھے۔ وہاں عمران نے وہاں میں مسجد ایک پہنچ کر کھینچا تو
قرآن کا ایک حصہ پڑھا گیا۔ وہاں خیر میں لپے پائی وکالی
دے رہی تھی۔

”سلمان تو اٹھائیں۔“ عمران نے کہا۔

”سلمان تو تھکے۔“ سلمان نے کہا۔ ”جہاں آئی۔“ عمران نے اچھائی
فیلے لپے میں کہا کہ جگہ کی تو تھکائی ہے۔ خیر میں اڑتا چلا گیا۔
خیر میں کے انعام، ایک خاما چلا سرگ لڑا مات تھا۔ وہ سب
کڑی سے اس راستے پر دوڑتے چلے گئے لیکن ابھی اس راستے کا
انتہام نہ ہوا تھا کہ غواک دھاکوں کے ساتھ ہی زمین اس طرح
لڑنے لگی جیسے جہاں غواک دھاک آگیا ہو لیکن ابھی اسے اپنے
قدم دھوکے اندر سرگ لڑا مات بھگت مٹم ہو گیا تو عمران نے
دھوکے کی بجائے زور سے دوڑنا تو سرگ کی آواز کے ساتھ ہی
ساتھ دھوکے میں خود سامنے ہو گیا۔ دوسری طرف ایک بڑا کمرہ
تھا۔ وہ سب باہر ہادی اس کمرہ میں سے نکل کر اس بڑے کمرے
میں پہنچے ہی گئے کہ ہواک کمرے کا بند دھوا۔ ایک دھاک کے
تھکے اور اس کے ساتھ ہی وہ کھائی آگئی تھیں۔ ان کے پاس
وہاں اتنے میں افسردہ لہجے میں کہ اس کے ساتھ ہی کمرہ
دھوکے کی آوازوں اور تھکائی تھکوں سے گھٹی تھی۔

مرسلان ایک تہ خالص میں کرنا پڑے ہوئے تھے۔ ان کے
چہرے پر نہ صرف گہری سمجھنا تھی بلکہ چہرے پر شکست اور مایوسی
کے اثرات نمایاں تھے۔ وہ جانتے سمجھتے ہوئے تھے کہ میں اس اتحاد
میں دیکھ رہے تھے جیسے کسی گہری سڑک میں گم ہیں کہ انوکھے
کمرے کا دروازہ کھلنے کی آگے ہی آواز کوئی تو انہوں نے چمک کر
گردن مڑی اور دوسرے کمرے میں داخل ہوئی جہاں ایک
لوہاں لڑکی کو دیکھ کر وہ بے اختیار سٹکرا دیے۔ مرسلان گڑبگڑ
بازہ رنڈ سے یہاں موجود تھے۔ انہیں وہاں پاکیلا تھا بے عیش کی
گیا تھا اور پھر جب انہیں ہوش آیا تو وہ اس تہ خالص میں موجود
تھے اور کھلی بار پہ لڑکی جس کا نام لوگ تھا ان کے سامنے آئی تھی
اور اس لڑکی لوگ نے ہی انہیں بتایا تھا کہ انہیں پاکیلو سے انرا کر
کے یہاں ہنا خیر ہوئے پڑا تھے اس خوفناک جگہ میں ڈالا گیا

ہے اور یہ بات بھی مرسلان کو لوگ نے ہی بتائی تھی کہ اس جگہ
پر چار گھنٹہ کا قید ہے جنہوں نے یہاں قدم قدم پر اچھا کھانا
کھائیں انعامات کے لئے ہیں اور پھر مرسلان کے پیچھے پہ لوگ
نے ہی انہیں بتایا تھا کہ انہیں دعوہ اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ
پاکستان کی حکومت کو ایک میل کر سہے ان سے کسی صلہ سے ہیں
شریعت پر مبنی حاصل کی جائے کہ مرسلان نے لوگ کو کئی
بار کہا تھا کہ وہ کسی شروع لوگ پڑا کسی واپس پڑا کی بات
پاکستان کے صدر سے کرادے تاکہ وہ انہیں ہاٹھ لگن لوگ نے
انہیں صاف کہہ دیا تھا کہ اسے ان سے ہمدردی ضرور ہے لیکن وہ
کوئی کام نہیں کر سکتی جس کے نتیجے میں ان کے ساتھ ساتھ
اسے بھی کوئی مدد مل جائے۔ لوگ شروع شروع میں اپنی مخصوص
مناشرت کی راہ پر جب نیم مڑاں لباس میں مرسلان کے پاس
آئی تو مرسلان نے صرف اسے کھل لباس پہنے کے لئے کہا بلکہ
ساتھ ہی یہ بھی کہہ دی کہ وہ ان کی بیٹی کے ساتھ ہے اور وہ اپنی
بیٹی کو اس قسم کے لباس میں دیکھنا کسی صورت کھانا نہیں کر سکتی تو
مرسلان کی دست کا لوگ پر یہ اثر ہوا کہ اس دن کے بعد لوگ نے
صرف ہر وقت کھل لباس پہنا شروع کر دیا تھا بلکہ وہ بالکل سر
نگو احباب کر مرسلان کے سامنے آتی تھیں۔ وہاں لوگ کو
مرسلان کی خصوصی خدمت پر قیادت کیا گیا تھا لیکن اس چار
گھنٹہ کا جسطرح مرسلان جیسے آدمی سے کھل پڑا تھا اس

لئے لوگ ہر سلطان کی باتوں کا کراہتا تھا۔ یہ لوگ ہر
 کام کی چیز تھے کہ اسے سلطان کے ساتھ دلی تعلق ہو گی تھی
 لیکن چونکہ اسے معلوم تھا کہ یہاں چار گروہ کے انتظامات اس
 قدر مضبوط تھے کہ یہاں سے کسی کا گروہ نہ ہٹا سکتا تھا۔ عمل یہاں
 لگاؤ سے ہی قائم ہے اس لئے لوگ بھرتی کر کے سلطان سے
 دلی تعلق کے ذریعہ انہیں یہاں سے فرار کرنے یا انہیں کوئی فتنہ
 پھیلانے کا سہارا نہ ملتا تھا۔

"مر۔ کیا ایک بات میں آپ سے پوچھ سکتی ہوں۔۔۔ بہت
 دیر گزرتی ہے اور وقت بٹانے کے بعد لوگ نے سلطان کے قریب
 آ کر جو سے پاس رہے۔ لہذا میں کہتا ہوں سلطان ہے اختیار چمک
 ہے۔"

"اسی کا نام ہے لوگ جو ہم اس امر میں پوچھ رہی ہیں۔
 سلطان نے جرح کر کے لے لی تھی۔"

"پاکستان میں آپ کیا کیا ایسے آدمی سے ملے ہیں جس کا یہ
 مہمان ہو۔۔۔ لوگ نے کہا تو سلطان ہے اختیار ایک ہنگامہ ہے
 اور کڑے ہے۔ ان کے چہرے پر بھرتی ایسے ہتھیار تھے
 آئے تھے کہ لوگ خوفزدہ ہو کر بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹ گئے۔"

"ہ۔ یہ نام تم نے کہاں سے سنا ہے۔" سلطان نے
 اچانک غصہ کر کے لے لی تھی۔

"آپ۔ آپ نہیں تو میں۔ کیا یہ ہم اس قدر خوفناک ہے۔"

آپ پوچھ رہے ہیں تو میں حضرت فرار ہوں کہ میں نے یہ
 نام نہ کر آپ کو اس حد تک پوچھ کر کہہ دیا ہے۔۔۔ لوگ نے
 اچانک غصہ کر کے لے لی تھی کہ تو سلطان ہے اختیار اس
 ہے۔

"تم حضرت کر رہی ہو بلکہ تم نے یہ نام نہ کر چکے تھے
 میں ہرگز نہیں آئی آگ کو بھرتی کر رہا ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ تو
 نے یہ نام کہاں سے سنا ہے۔ یہ کیسے ہو۔۔۔ قلیل جہاں۔ یہ
 میرے لئے اچانک ہم ترس رہے ہیں۔۔۔ سلطان نے اپنی
 حالت کے خلاف اچانک غصہ کر کے لے لی تھی کہ تو لوگ کے
 چہرے پر حرکت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ سلطان قہر میں ابھر
 رہے ہیں۔ ان کے چہرہ کی بھی حالتیں میں ہنگامہ کا اظہار نہ کیا
 کرتے تھے لیکن عرصہ کا نام ہی کہ ان کا یہ مکمل سامنے آتا تھا
 پہلے سے غصہ، غصہ تھا اس لئے لوگ کے چہرے پر حرکت کے
 تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پہلے آپ بتائیے کہ یہ آدمی کون ہے۔ آپ کا کیا کلام ہے۔"
 لوگ نے کہا تو سلطان ہے اختیار اس ہے۔

"یہ آدمی صرف میری ہی نہیں پورے پاکستان کی جان ہے۔
 میرا کئی بھائی ہیں۔ یہ ہیں میرے بھائی بھائی
 سے بھی بہتر کر رہا ہے۔ بلکہ لوگ بتاؤ کہ یہ نام تم نے کہاں سے
 سنا ہے۔ یہ کس کی زبان سے ہے۔" سلطان نے یہ نام

سبوں پر نظر آئے تھے اور ان کی بات کو مسلسل حیرت میں
 کرتی چلی رہی تھی۔
 "میں نے تو اس لئے پوچھا تھا کہ آؤ مجھ کو، مگر وہ
 فرم گئے تھے۔ وہاں ان کے دوست کے گھر پر کسی میں لاؤاوی
 تعلیم لے رہا تھا، پھر کر لیا تھا کہ اس تعلیم کے خلاف کام
 کرنے اور آپ کو یہاں سے پھرانے کے لئے آپ کا سے کوئی نام
 ہو گا۔ کچھ مانی ہے جس کا سرورہ کوئی مراد ہے لیکن گراٹو ہارو کو
 اطلاع ملی تھی کہ عمران نے اس تعلیم کے اس شخص کی جس نے
 گلاب پر قبضہ کیا تھا وہ یہ وہ غایت حاصل کر لی ہے اور وہ اس
 کے ساتھ مل کر یہاں بیٹھ کر رہا کر رہا ہے۔ اس پر گراٹو ہارو نے
 ایک چال چلی۔ اس نے اس گلاب کی اپنی طرف سے تمام افسوس کہا
 ہوا ہے کہ وہ تمام سمجھا کہ وہ اپنے تمام آدمیوں کو گلاب سے ہٹ
 دے کیونکہ گراٹو ہارو اپنے ساتھیوں کے ساتھ گلاب میں آ رہا ہے۔
 چنانچہ ابھی ہی کیا گیا تھا کہ گراٹو ہارو اپنے گھر میں سمیت وہیں
 پہنچ گئے۔ انہوں نے تمام افسوس کو گلاب سے قتل دیا اور گلاب
 اپنے گھر کو بار بار کے چاروں میں دے کر خود اپنے گھروں میں سمیت
 سمیت وہیں آ گئے۔ اب بار بار وہ اس کے ساتھی وہیں سمیت
 ہیں۔ انہوں نے تمام افسوس کے ساتھیوں کو بھی ہٹ کر دیا ہے۔
 اس طرح اب عمران کی ساتھی کاہناب نہ ہو گئے کی جگہ عمران
 جب گلاب میں آئے گا تو بار بار وہ اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں

خود ہی بنا رہا ہے۔"۔۔۔ لوگ نے قصیدہ پڑھتے ہوئے کہا۔
 "کیا ممکن ہی نہیں ہے لیکن عمران کو کچھ معلوم ہو گیا کہ میں
 یہاں ہوں۔ میرا تو خیال تھا کہ میری یہاں موجودگی کا عمران اور
 اس کے ساتھیوں کو کسی بھی صورت میں نہ پتہ ہو سکے گا۔"۔۔۔ سلطان
 نے خود سے سر ہٹ کرے لہجے میں کہا۔
 "سب جگہ اس عمران کو وہاں گراٹو ہارو سے دے رہے تھے
 اور بار بار نے ہوا میں اس تعلیم کے بڑبڑانے کی بھی گراٹو کا
 انکام کر رہا ہے تاکہ اگر وہ وہاں جائیں تب بھی ہمارے ہاتھ
 وہ لگے ہوں گے۔ سلطان کہ عمران کو اس کی صورت یہاں لے کر
 آ رہی ہے۔"۔۔۔ لوگ نے کہا تو سلطان ایک بار پھر اس اتفاق میں
 اس جیسے کہ لوگ نے اپنی اپنی بات کر دی تھی۔
 "میں عمران کو جانے نہیں دوں گی اس لئے تم یہ بات کر رہی ہو۔
 یہ وہی میری ایک درخواست ہے کہ تم اس عمران کے بارے میں
 کچھ جاننے کی درخواست ضرور کیا کرتی رہو۔"۔۔۔ سلطان نے
 صحت مندرجہ لہجے میں کہا۔
 "تمہیک ہے۔ یہ باتیں تو میں نے اتفاقاً ہی کی تھیں لیکن اب
 میں غصہ ہی غصہ یہ سلوات رکھوں گی۔"۔۔۔ لوگ نے کہا اور نائچے
 کے تالی بوقت اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔
 "آ عمران یہاں تک پہنچ گیا ہے۔"۔۔۔ سلطان نے اس کی مدد کرے
 "۔۔۔ سلطان نے ایک طرف اس لئے پتہ ہوئے کہا اور پھر

انہوں نے ایک طرف چلی ہوئی کتابوں میں سے ایک کتاب اٹھ کر اسے چھانٹنا شروع کر دیا۔ انہوں نے غصہ سے درخواست کر کے لوگوں سے یہ کہہ منگوائی تھی کہ یہاں ان کے لئے کوئی کتاب تو نہ تھا اس لئے وہ دیکھنا نہ دیتے چھانٹنے میں ہی گزارتے تھے۔ گو انہوں نے اظہارِ اُلمیٰ دیکھی تھی مگر یہاں نہ درخواست کی تھی نہ ان کی طرف سے کتابوں والی درخواست منظور کی گئی تھی۔ لوگوں کے ساتھ سے عمران کے ہاں سے بھی سن کر ان کو وہی اُلمیٰ عہد پر ایک سہارا حاصل کیا تھا۔ انہی اُلمیٰ کتابوں چھانٹتے ہوئے بیکہ زیادہ محنت نہیں لیا تھا کہ وہ مطالعہ ایک دھماکے سے کیا اور لوگوں اور ممالی ہوتی تھیں لوگوں کے چہرے پر سورجی تاثرات دیکھ کر سلطان نے ہنسی پرکھ چکے تھے۔

”آئی اہم حدیٰ سلطان۔ میرے پاس آپ کے لئے مکی خیر ہے۔“ لوگوں نے ہنسنے لگے۔

”کیا خیر ہے؟“ سلطان نے ایک طرف مائل ہو کر پوچھا۔

”آپ کا بیٹا عمران ہاک ہو چکا ہے۔“ لوگوں نے کہا تو سلطان نے اظہارِ غم نہ کیا۔ وہ لوگوں کے چہرے پر ہیبت و حیرت کے تاثرات ابھرائے۔

”آپ غم نہ کریں۔ کیا مطلب۔ کیا یہ عمران آپ کا بیٹا نہیں تھا۔“ لوگوں نے ہنسنے لگے۔

”ہاں میں نے کہا تو سلطان آپ ہمارے غم نہ کریں۔“ عمران کو ہوا اچھٹ کر دی اور تھکے میں لے گیا ہے کہ عمران تو یہاں سے ہٹ گیا تھا۔ سلطان نے منگوائے۔

”جیسا تو دُشمن کی سمجھ بھگ ہے۔“ عمران کی سمجھ بھگ تو یہ تھی۔

”اسم سلطان تو دُشمن کی سمجھ بھگ نہیں ہے۔ تم یہ بات سمجھ نہ سکو گے۔ میں اس لئے نہیں چاہا کہ عمران اچھٹ تھا کہ اس لئے چاہا تھا کہ یہی خبر پھیل جائے۔ تم اگر سمجھ نہ سکتے تھے تو اس کی رشتہ نہ کی ہے تو ظاہر ہے میں اس سے بڑھ کر ہنس رہا ہوں گا۔“ سلطان نے منگوائے۔

”کیا مطلب۔ کیا عمران انسان نہیں ہے۔ کیا وہ ہلاک نہیں ہو سکتا۔“ لوگوں نے کہا۔

”وہ ماضی انسان ہے۔ وہ انسان کافی ہے۔ وہ نہ جیتا ہوا ہلاک نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن عمران کی سمجھ بھگ تو ایک طرف اس کی دانش دیکھ کر بھی کچھ عجیب و غریب آئے گا کہ وہ ہاک ہو چکا ہے۔“ اس قسم کا جواب تھا۔ سلطان نے کہا۔

”آپ یقین کریں کہ وہ ہاک ہو چکا ہے۔“ لوگوں نے اپنی بات دہرائی۔

”کیا یہی قصہ تو یہاں۔“ سلطان نے کہا۔

میں بھی ہوا تو اسے ایک چار ہائی آلا ہے۔ اس نے کہا
 ہر کوئی کہہ گا ہے وہ میں نے بھی سنا لیا ہے۔ میں اس وقت
 گراٹ ہار کے ساتھ ہالے کر رہے میں اس کے ایک چیتے کی
 خدمت کر رہی تھی۔۔۔ لوگ نے یہاں شروع کر دیا۔

”کیا جا ہے تم نے۔۔۔“ سر سلطان نے اسے ٹوٹے ہوئے ہونے پر
 کیونکہ وہ اس کی حالت جان گئے تھے اگر وہ اسے دلوں کے چیتے
 لوگ اپنی حالت کے مطابق چیتے کی خدمت کی تحصیل سے شروع
 کر دیتے۔

”اس چار نے کہا ہے کہ صرف وہ اس کے ساتھیوں نے
 ہوا کہ کلب پر حمل کر دیا اور وہاں موجود تمام چار چاک کر دیے
 گئے۔ گراٹ ہار کے خبر تو باراد کو اٹھا کر لیا گیا۔ کلب کے باہر جو
 چار تھیں انھیں نے اسے پہنچ کر ان کے راجہ کے پاس لے کر لایا
 ان کے آری کی فزنگ کر رہے ہیں گے لیکن اب وہاں ہر سرد
 سبھی غارتی ہو گئی تو وہ اندھے گئے۔ چاک کے ساتھ ہی ایک چار
 کی لال پڑی تھی وہ کلب میں چک چک چار ہار کی لالیں گھری
 ہوئی تھیں۔ ایک دلی چار ہوا کہ ہال میں آگیا اور اس نے
 تحصیل ہائی کہ ہوا کہ چار ہار جو ان کے پاس تھے
 اور انھوں نے فزنگ کیل دی۔ کلب میں ان کے لئے مٹی لڑکیاں
 تھیں لیکن چار ہار ہائے گئے۔ اس نے کہا کہ جب وہ لگی
 ہو کر تھا اور ہے ہال تھا تو ہے ہال ہونے سے پہلے اس نے

چار ہار کو ہے ہال اور لگی ہار کو ان کے پاس لے کر لایا۔
 گئے ہوئے دیکھا تھا۔ اس پر حے سلطان صاحب کی تھیں تو چار
 کہ گئی حالت ہے یہ ایک بڑی جیب آئی تھی اور چار ہار اس جیب
 پر ہار کر گئے تھے۔ ہر چار چار کہ ہے جیب ہوا تو ایک ہائی
 کھڑی کی لگی میں مسجد ہے۔ چار نے اس کو لگی کو چار کے آدھوں
 سے ہر طرف سے گھیر لیا۔ ہر اس پر ہر آل ہار کے گئے۔ اس کے
 ساتھ ہی چار چار اس کے ایک لہجہ دانتے کے دوسرے ہالے پر
 تھے۔ وہاں کے ہارے میں انھیں اس کا لٹی میں رہنے والے
 ایک آدمی نے کہا تھا۔ وہاں جانے والے ہر چار تھے۔ ان کا وہاں
 ہر لوگوں سے گراٹ ہو گیا اور ایک چار ہاک ہو گیا۔ ایک ہار چار
 ہار ہائی آگیا۔ اس نے کہا کہ لہجہ دانتے کے دوسرے ہالے
 سے آکر مرد اور عورتیں لگی تھیں جن پر فزنگ کیل دی گئی۔ انھیں
 نے لگی بھائی فزنگ کی جس سے ایک چار چاک ہو گیا لیکن
 دوسرے نے سب کو چاک کر دیا اور دوسرا لگی چار لہجہ چاک کر آ
 گیا۔ لگی چار ہو گئی تھی۔ وہاں سے ہال کی لال لگی لی ہے جس
 کے ہر ہائی نے پہلے لڑا دینے تھے۔ وہ لہجہ دانتے کی حالت کر
 لیا گیا اور ہر چار ہار طرف ہا کر چک کیا گیا تو وہاں غول تو
 چک چک مسجد تھا لیکن لالیں ہائی لگی تھیں اور جب ان لالوں کو
 ہال کیا گیا تو قریب ہی ایک لگی کے بڑے کرے سے آکر
 لال لگی گئے۔۔۔ سب گولوں سے چاک ہوئے تھے اور ہے ہار

دھند میں کر گڑا باہر کو بھین آ گیا کہ عرصہ اندر اس کے ساتھ
ہلک ہو چکے ہیں اور یہ آپ کے حق میں بھی اچھا ہوتا ہے۔ لوگوں
نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”میرے لئے کیا اچھا ہوتا؟“۔ سلطان نے چونک کر پوچھا۔
”اگر گڑا باہر کو بھین ڈا ہاتا کہ عرصہ ہلک ہو چکا ہے
تو ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کی طاقت کا غم دے دیتا۔“۔ لوگ نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔“۔ بولنے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن گڑا باہر کو بھین
بھین آ گیا کہ عرصہ اندر اس کے ساتھ ہلک ہو چکے ہیں۔“۔
سلطان نے کہا۔

”ظاہر ہے وہ ڈگ ہو کر وہاں سے نکل کر دھری گئی میں
پوچھ وہاں وہ ڈگ بولنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے اور ہڈیاں
گندپ کے آدمیوں نے وہاں بٹکی کر انہیں ہلک کر دیے اس طرح
وہ مات مٹھم ہو گئی کہ وہ ہلک ہو گئے ہیں۔“۔ لوگ نے جواب
دیا۔

”لیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔“۔ سلطان نے ایک طرف
سایا لیجے ہوئے کہا۔

”آپ ایسا ہی ہوتا ہے میں نے سنا ہے کہ ایسا ہی ہو گا۔“۔
خواب پرست ہوتے ہیں۔ وہ ساری طرف خواب دیکھتے ہیں اور
سکین جیسوں کو بھی خواب ہی سمجھتے ہیں اس لئے آپ عرصہ کی

طاقت کو بھی خواب سمجھ کر اس پر بھین نہیں ترو ہے جبکہ مجھے معلوم
ہے کہ گڑا باہر سے بھی کوئی تھک چلائی نہیں کرتا اس لئے اگر اس
لئے کہہ دیا ہے کہ عرصہ اندر اس کے ساتھ ہلک ہو گئے ہیں تو یہ
بہ ہلک ہو گئے ہیں۔“۔ لوگ نے اس بار قدرے فصیح لہجہ میں
کہا۔

”تم خود خود مجھ پر دباؤ ہو رہی ہو لوگی۔ تمہارے اپنے
جذبات ہیں اور میرے اپنے اور جب ہمیں طاقت معلوم ہو گئی تو
پھر ہمیں معلوم ہو گا کہ میں خواب پرست ہوں یا حقیقت پسند۔
اور میں اب اس فیصلے کو ختم کر دوں۔“۔ سلطان نے کہا تو لوگی
طاقت میں سر پٹائی ہوئی مڑی۔ اس کے چہرے پر ہلکی کے
خبردار لہجوں سے کہ وہ وہاں کھول کر باہر چلی گئی تو سلطان
نے بے اختیار منوں ہاتھ اٹھا کر دھا باگ شروع کر دی۔ گاہ وہ دل
کی طرف میں دھا باگ دے جاتے لیکن ان کے چہرے پر اکر آتے
ہاتھ باگت صاف قائم رہے تھے کہ وہ اٹھ کھڑی سے مڑاں اور اس
کے ساتھیوں کی دھکی اور کھسکی کی دھا باگ دے رہے تھے۔

گیا۔" منور نے کہا۔

"میں نے وہاں سے چلایا کہ عوام کا کھانا کچھ عوامی و
مہمانانہ انداز کے پیچھے چلا ہے اس نے شہر فہلوں نے مجھ
کو اس قابل نہیں سمجھا کہ چیک کریں۔۔۔ چاہوں نے جواب
دیجئے ہوئے کہا۔

"جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس کا انہدام چاہیے۔ منور نے تو نہیں
کیا حالانکہ مرہٹوں کی آنکھیں اگر سبک پڑوں کے پیچھے لگن
خواجیوں کو دیکھیں تو خواجیوں کو اس کا فوراً احساس ہو جاتا ہے۔
مرہٹوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ بات کو دیکھنے والی آنکھیں خواجیوں کی ہوں۔
صدقہ لے کر لایا گیا تھا پھر اسے اہلکار فہلوں سے کوئی اٹھا
"تم تو اس طرح مرہٹوں کی غیبت کی باتیں کرتے ہو جیسے تم
بدانت خود غصت رہے ہو۔" اس بار چلایا نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"میں کیا اور غصت کی غیبت کیا۔ بدانت بدانت کی طرح
میں نے کہہ کر غصت کی غیبت آج تک نہیں کی تھی۔ کچھ عوامی و
کہا میں بدانت خود غصت کی اپنی غیبت نہیں کر سکتا۔۔۔ مرہٹوں
نے جواب دیا اور سب ایک دوسرے پر ہاتھ پڑا۔

"مرہٹوں صاحبہ اب آخر آپ نے مشن کی تکمیل کے بارے
میں کیا سوچ ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا ہم نے

مشن کی تکمیل کی باتیں کریں گی۔" کہیں تکمیل
نے اپنی غیبت لے کر چلی۔

"اگر میں نے کچھ سوچا ہوتا تو کم از کم تمہیں تو معلوم ہو جاتا۔
نہیے اصل مخالفت یہ ہے کہ کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا اور میں نہیں
چاہتا کہ کوئی ایسا اقدام کرے کہ ہم کے مرہٹوں کی جانوں کا ریسک
لے لیں۔۔۔ مرہٹوں نے بات کرتے کرتے آخر میں اپنی غیبت لے کر
چلی۔

"اس سب کے بارے میں آخر میں تو مکمل کیا ہی ہو گا۔۔۔ منور
نے کہا۔

"یہاں بھی تو ہو سکتا ہے کہ مکمل کو مکمل کر کے اس سے وہاں
خیریت نکالی جائے۔" منور نے کہا۔

"نہیں۔ اب اس کا ہدف نہیں رہا۔ اب ہمیں خود ہی سب کچھ
کنا ہو گا۔ خود ہی سوچ رہا ہیں کہ چلایا نے جو تجویز پیش کی
ہے اس پر عمل کیا جائے۔ اس میں مرہٹوں کی جانوں کا کچھ ریسک
ہے۔۔۔ مرہٹوں نے کہا۔

"نہیں۔۔۔ مرہٹوں کی مشن کے خلاف ہے کہ مرہٹوں کو چاہا
دار کے آگے جھکیں۔ میں یہاں نہیں ہونے لگا۔" منور نے
جھٹکے خیلے لے کر چلی۔

"میں بھی مرہٹوں کی مشن کا کیا تعلق ہے۔ ہم سب ہم کے مرہ
ٹوں کے مرہٹوں یا خواجیوں اور ہم نے مشن مکمل کرنا ہے۔" چلایا

نے قہر سے چھپے لکے میں کہا۔
 "تم جو مرضی آئے سوچ۔ میں نے جو کہا ہے ویسے ہی نہ کر۔"
 عیسیٰ نے جواب دیا کہ "میں نے یہ عرض کیا ہے کہ میں صاحب دینے
 ہوں۔"

"چلو ابھا کر چلے ہیں کہ جو ابھا اور مار کے ساتھ چلے ہیں تو
 یہاں سے دور کو بھیج دیتے ہیں۔" عیسیٰ نے اس کا جواب دیا کہ
 "ابھا میں کیا۔"

"میں نے کہا کہ تم نے کیا فریاد ہے عیسیٰ صاحب۔ ہم وہ گروہ
 مانگتے ہیں اور وہ ملک طاقتور سے جنگ کے اندر جا رہا ہے تاکہ
 ہم بھی جیت سکیں۔ اگر ایک گروہ دیکھ سکیں گے گا کہ کس پاس
 جاتے گا تو دوسرا گروہ وہاں بھیج دیتے گا اور پھر ایک دوسرے کی
 مدد بھی کی جائے گی۔" عیسیٰ نے کہا۔

"میرے پیارے میں یہ سب قسمی اور ہے تمام ہیں۔ میں
 صوبہ میں پہلے اللہ کے کسی آدمی کو بلا کر لے آؤ گا جس سے
 درست معلومات حاصل کر کے ہی جنگ میں جانا سکے گا۔" عیسیٰ
 نے کہا۔

عیسیٰ میرا خیال ہے کہ کسی چاند کو پکڑنے کے لئے ہمیں جنگ
 کے اندر جانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ہم لوگوں نے یہاں
 ہمیں دونوں اطراف سے گھیر کر ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے اور
 لے لاکھ ہے۔ لیکن کسی نہ کسی انداز میں اس کاہلی میں موجود ہیں

اور اگر یہاں دیکھیں تو ہمیں بھی لاکھوں ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔
 ضرورت پڑ جائے گا۔ جب ان کی ضرورت ہو گا تو ہم خود لگے ہیں موجود
 ہونے کے بارے میں میں معلوم ہو چکا ہے۔" عیسیٰ نے کہا۔
 "دینی جنگ ہے مانتی انجیل کے جو ہے۔ لیکن یہ جاننا کہ وہ
 کس کام کریں گے لیکن تم مجھ کو انجیل سنائی دیتی ہے کہ کام کیا ہو گا۔
 کیا وہ جو کہ تم انہیں اپنے پیچھے لے کر جاتے ہو گے۔" عیسیٰ نے کہا۔

"آپ ہے اگر وہ ہیں عیسیٰ صاحب۔" عیسیٰ نے کہا۔
 "میرے ساتھ وہ کبھی نہیں آئیں گے اس کی گارنٹی دہرے کریں گے
 جو عیسیٰ صاحب نے دیا اور ساتھ اللہ سے اور حب سے اس کی
 گارنٹی کریں گے۔" عیسیٰ نے کہا۔

"میرے تم کیا کہو گے۔" عیسیٰ نے جواب دیا کہ "پھر
 میں اس گروہ کو لے لوں گا اور پھر انہیں کسی کی کوشش کرنا
 ہوں۔ یہاں جو لوگ موجود ہیں انہیں لے چک کر لیا ہے اس میں
 ان لوگوں کو سمجھا دیتے۔" عیسیٰ نے کہا تو سب نے اٹھتے ہوئے سر ہٹا
 دیئے اور ہر دہا سب اللہ کو گروہ سے ڈر رہے تھے تو عیسیٰ نے
 ان کا دھمکا دیا اور انہیں بڑی کے بغیر رہنے کو کہہ دیا۔

عیسیٰ۔ انہیں بڑی بلانے۔ "میرے تمام ہوتے ہی ایک نواہی
 آئے گی۔"

عیسیٰ نے کہا کہ میں یہاں سے ہل رہا ہوں۔ یہاں سے ہل رہا ہوں کسی لیے

اندھے کا فون لبر دی جی سی ایل کو ہوا میں گاڑ دیا کرتا ہے۔
 عروین نے انکھیں نیچے میں کھینچ لیں۔

"بھلا سب سے شہرہ دار کامیاب اندھ دنگاؤں پر لگ ہے۔
 میں اس کا فون لبر کا دیتی ہوں۔" دھری طرف سے کہا گیا اور
 اس کے ساتھ ہی اس نے لبر کا دیکھ۔ عروین نے اس کا شرچہ بنا
 کر کے کرپل دیلا اور فون آنے پر اس نے فون آپر کے خانے
 میں لبر پر نہیں کر دیکھ۔

"دنگاؤں پر لگ ہوا ہے۔" بھلا قائم رہے ہی ایک سکون
 لبر آواز جانی دی۔

"ہزل سکر سے بات کرنا کی۔ میرا نام مانگی ہے اور میں
 میا کی سے بھلا رہا ہوں۔" عروین نے انکھیں نیچے میں کھینچ لیں۔

"تیس سو ہونے کریں۔" دھری طرف سے کہا گیا۔
 "نہ۔ رسالہ بھلا رہا ہوں ہزل سکر دنگاؤں پر لگ ہے۔"

لوں اور ایک بھلائی کی سرور آواز جانی دی۔

"میرا نام مانگی ہے اور میں میا کی سے بھلا رہا ہوں۔ میں
 اور میرے آٹھ ساتھی سامع ہیں لیکن ہم انکھیں نیچے میں کھینچ لیں
 میں ہاتھ کے دھری میں ہیں۔ ہم ہوا کا دھاتی سروے کرتے
 پاتے ہیں تاکہ ہم دھری کر کے دھاتی کو تھیں کہ یہاں ہوا
 تھا کوں کوں سے ہوا پورے ہوا دھاتی پاتے جاتے ہیں اس
 نے ہمیں کسی ایسے گاڑ کی ضرورت ہے ہوا دھاتی کے نیچے

کے ہرے میں پڑ جاتا۔ عروین نے تھکیل سے ہاتھ کرتے
 کھینچ لیں۔

"تیس سو۔" عروین نے آپ کوں پاتے کا لیکن سر یہاں ہوا میں
 لگی ہی جگہ ہے ہوا دھاتی ہے اس نے آپ وہاں دھاتی ہی
 نہیں دھاتی۔" دھری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آئی ایڈر انکھیں نے اسے عروین دھاتی قرار دے دیا
 ہے۔ اگر ایسا ہے تو ہم عروین سے عروین ادا دھاتی ہوا حاصل کر سکتے
 ہیں۔" عروین نے کہا۔

"تیس سو۔" عروین نے ہوا دھاتی کے نیچے میں ہے اور ہوا
 انکھیں دھاتی دھاتی کرتے ہے۔" دھری طرف سے بھلا رہا
 گیا۔

"تیس سو۔" عروین نے ہوا دھاتی کے نیچے میں ہے اور ہوا
 دھاتی دھاتی کا سروے کرتا ہے۔ عروین اس کے دھاتی سے کوں
 دھاتی نہیں ہے۔" عروین نے کہا۔

"تیس سو۔" عروین نے ہوا دھاتی کے نیچے میں ہے اور ہوا
 دھاتی دھاتی کرتے ہے۔" دھری طرف سے کہا گیا۔

"تیس سو۔" عروین نے ہوا دھاتی کے نیچے میں ہے اور ہوا
 دھاتی دھاتی کرتے ہے۔" عروین نے کہا۔

"تیس سو۔" عروین نے ہوا دھاتی کے نیچے میں ہے اور ہوا
 دھاتی دھاتی کرتے ہے۔" عروین نے کہا۔

آپ کو اہانت نہیں ملے گی لیکن اگر آپ چاہیں تو کوشش کی جا سکتی ہے لیکن جیسے کی کوئی ذمہ داری نہ ہو گی۔ دوسری طرف سے قدرے چھپاتے ہوئے کہا گیا۔

"لیک ہے۔ میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ بات ہمارے سامنے ہو۔" عروا نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں ہو سکتا ہے۔ آپ اپنا فون نمبر دے دیں۔ میں اس آدمی سے بات کر کے آپ کو دوبارہ کال کر رہا ہوں۔" جزل نگر نے کہا۔

"میں پچھلے دنوں ہمارے سے بات کر رہا ہوں۔ آپ مجھے فائل کر میں دوبارہ کسی وقت آپ کو کال کرنا۔" عروا نے کہا۔

"فائل مجھے یاد۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عروا نے اس کے کہہ کر دیکھا کہ وہ نہ ہر آدمی مجھے یاد رہا ہے اس نے دوبارہ جزل نگر رسالہ سے رابطہ کیا۔

"کیا معلوم ہوا ہے۔" عروا نے فائل کرانے کے بعد کہا۔

"مسٹر رائٹر۔ میری بات ہو گی۔ یہ وہ آدمی ہے جو ہمارے لئے اگر آپ کے سامنے ہوا کہ وہ آپ کے بیٹے گریٹ باٹر سے وابستہ کرے گا لیکن جیسے کی کوئی ذمہ داری نہ ہو گی۔" رسالہ نے جواب دیا۔

"مسٹر رسالہ۔ یہ ہے کہ آپ فراموش نہ ہوں گے۔ یہ بھی

ہو سکتا ہے کہ کسی فرضی گریٹ باٹر سے بات ہمارے سامنے آجائے جائے اس لئے آپ بتائیں کہ اس آدمی کی گریٹ باٹر کے سامنے کیا شہادت ہے تاکہ ہمیں یہاں ایمان نہ دے سکے اور ہم اس جوہر اور بھی خرچ نہ کریں۔" عروا نے کہا۔

"یہ آدمی گریٹ باٹر کے ساتھ ایک عیا کلب میں کام کرتا رہا ہے۔ ہر گریٹ باٹر ایک بلی کی طرف لگا ہوا تھا آج وہ ایک بلی کا بچہ آدمی ہے لیکن آج بھی وہ اپنے اس دوست کی قدر کرتا ہے۔" رسالہ نے فائل کرتے ہوئے کہا۔

"لیک ہے۔ مجھے اس آدمی کی فائل فائل میں اسے رقم دے دیں گا۔" عروا نے کہا۔

"یہ آدمی بھی ہمارا کارکن ہے۔ ہمارے میں ایک ہمارا لیجن ٹیما سرورٹ کلب ہے جس کا نام گریٹ کلب ہے۔ آپ بھی سے بھی پہنچیں گے تو آپ کو لوہا کا دیا جائے گا۔ اس کلب کا ایک اور جزل نگر رسالہ ہے۔ اس کو ہمارے سے آپ نے بات کرنی ہے۔ آپ اسے اپنا نام فائل کریں گے اور ساتھ ہی ہمارا رابطہ دیں گے۔" جزل نگر رسالہ نے فائل کرتے ہوئے کہا۔

"تم کو کہہ رہے ہیں۔" عروا نے کہا اور دیکھ کر دیا۔ اس نے کمرے میں فریادیں کی ہیں اور خود بھی دیکھ رہے ہیں کہ جب میں وہ سب سناؤں تو وہ کئی کی دہر اور اللہ سے گرائی کر رہے تھے۔

”سہما ہوا دل زنت کی ر ہجھان کی دھم دھم مارتی ہے۔“
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نی لائل تو آپ اسے نکالی کہہ سکتے ہیں۔ یہ ہے سنا
میں کہیں ایک بھی یاد نظر نہیں آ رہا۔ ہم نے سولہ ہجھان کے
پہا سنا شو کم لیا ہے۔ اس کاہنی میں بھی کہیں کوئی چڑ سنا
نہیں ہے اور اگر وہ گا تو وہ عام لباس میں ہو گا۔ خصوصاً لباس میں
کوئی نہیں ہے۔“ لائل نے اعدہ داخل ہو کر کسی پر چلے گئے
کہا۔

”اور ہم اس کے بائیں آگے ہیں کہ وہ کوئی سوجھ بوجھ نہیں
تو پھر گرائی کا کیا قصدا۔“ عدا نے کہا تو عمران نے اٹھتے ہوئے
سر ہلا دیا۔

”اب ظاہر ہے میں قیامت ہوا میں جگہ کرنے کے لئے۔“
عمران نے عدا کو دیکھتے ہوئے جواب دیا تو سب نے بے اختیار
ہنسنے لگے۔

”کیا کیا ہے تم نے۔“ عدا نے کاٹ کاٹے کھانے والے لہجے میں
کہا۔

”جگہ کرنے کے لئے حرکت کی ضرورت مارتی ہے اس نے
مجھے بھی حرکت میں آنا گا اور تمہیں بھی۔“ عمران نے کہا تو عدا
سمیت تمام ساتھی عمران کی بات سن کر بے اختیار چمک چمکے۔
”کیا مطلب۔ کیسی حرکت۔“ عدا نے قہر سے ٹھیکے لگے

میں کہا۔

”کوئی نہ ہو۔ حرکت کے لئے کوئی سوجھ بوجھ نہیں
ہو گا۔ کیسے ممکن ہے کہ عمر کے رہنے کوئی تھی حرکت کر سکیں
اس لئے یہ حرکت حرکت کی ہے۔“ عمران نے جلدی جلدی
جھانک کر دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمہیں کیا پتا ہے۔“ عدا نے دیکھتے ہوئے لہجے میں
کہا۔

”میں اس کی سی ہے اچھو کی دھم میں بھی اپنی کسی سے اچھو گا۔
ہر ہم ہجھان اچھے اس کرے کے دھماکے کی طرف بڑھیں
گئے۔ لہذا فرسٹ کے اچھو کے وقت ہم پہلے کسی سے اچھو گئی اور
میں پھر میں۔“ عمران نے اظہار کرنا شروع کر دیا۔

”مگر میں کسی سے اچھو کر رہا ہوں ہجھان دھماکی۔“ عدا نے
کی ہجھان اپنے صراحت پر ہنسنے لگی۔
”مگر میں صاحب۔ آپ کا کسی کال کا انکار ہے۔“ عدا نے
حکمرانے ہوئے کہا۔

”کیسے اب ہمیں کسی نے کالی کرنا ہے۔ اور اچھو لائل کی
طرف سے کسی وقت بھی بائیں کی کال آ سکتی ہے۔“ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”مگر میں صاحب۔ کیا اب یہ آپ کی فطرت دہی میں بھی ہے
کہ آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں جیسا سلوک کرتے ہیں۔“

خاموش بیٹھی مہدی خانہ نے بغیر تھوڑے فیصلے کے اسے لے کر لیا۔
 ”ہر آدمی کے اندر ایک بچہ چھپا رہتا ہے۔ اچھائی سمجھو سے
 سمجھو اور بڑے سے بڑے عالم فاضل آدمی کے سامنے بھی کوئی بچہ
 ہو تو اس کے اندر چھپا ہوا بچہ فوراً سامنے آ جاتا ہے اور ہر
 سامنے موجود بچے کو پہچانے اور ڈال کر مارنے کے لئے ایسے ہی ہو
 جاتا ہے اور لیکن ایسا کرنا ہے کہ اس کی مہدی سمجھتی ہو
 سادگی طلبت اس لئے بھاپ بن کر آ جاتی ہے۔۔۔ عروین نے
 ہاتھ لٹکے وہاں کتا شرمنا کر رہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ کے پاس کوئی پروگرام نہیں ہے؟
 پھر آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم ہنر مند بننے کی سیر کر سکیں
 گھر میں بھاری اور کلب وغیرہ اٹھا کریں۔“ خانہ نے دوسرے
 اہل خانہ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اور میں تمہارے خط کو کیا جواب دوں گا۔ یہ بھی جانتا ہوں۔“
 عروین نے جواب دیا۔

”کیا مطلب؟ کیا جواب؟“ خانہ نے چونک کر پوچھا۔
 ”کیا کہ تمہارا بھائی کہتا ہے تاکہ بھائی اس پر قابو نہ لے
 سکے۔۔۔ عروین نے جواب دیا۔

”عروین صاحبہ! پھر آپ بھی اوقات بیکار ہو سکتے ہیں۔ بات
 کر جاتے ہیں۔“ خانہ نے تھوڑے آگے سے لے کر کہا۔
 ”تم خود کو اس سے بات کر کے اپنا طریقہ کار دیں۔“

”بات تمہاری یہ اتنی عین۔ اس کے آنے کی طرح اگلی ہی چلا
 جائے گا۔“ خانہ نے خانہ سے غائب ہو کر کہا۔

”اس وقت میں بھی میں سوچ رہا تھا یہاں کسی بھی وقت
 کوئی آ سکتا ہے۔ ہاؤسنگ پلاننگ خانہ میں ہو گا۔ چاہے
 وہ وہاں نہیں لے میں کے کسی گھر کو ہمیں نہیں کرنے کے
 لئے ہر کر لیا ہو۔ تم میرے کرنے کی باتیں کر رہی ہو۔۔۔ عروین
 نے کہا۔

”آپ آپ دیکھ کر ہم کیا کریں؟“ اس بار خانہ نے بھی
 خانہ سے لے کر لے کر کہا۔

”ابھی تو میں نے کہا کہ وہاں میں ایک چھوٹے سے اور
 خانہ نے میرے ساتھ چلتا ہے یا میں کہہ کر ساتھ لے جاؤں۔“
 عروین نے خانہ سے بات کرتے کرتے جھپٹا سے غائب ہو کر کہا۔
 ”کیوں؟“ خانہ نے چونک کر کہا۔

”یہاں میں نہیں لے جاؤں۔“ عروین نے ایک بار پھر
 خانہ سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”میں چاہوں لیکن عروین ساتھ چلے گا۔“ خانہ نے بھی اس
 بات کو بہتر جواب دیا۔

”عروین کے ساتھ چلنے پر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ مہدی
 خانہ کے ساتھ جاتے ہی روتے ہیں لیکن عروین دیکھ رہا ہے اور دیکھ رہا
 ہے کہ وقت نکلتے ہو گئی۔۔۔ عروین نے جواب دیا۔

"آپ ہانا کیاں چاہتے ہیں عمران صاحب۔" عہدہ نے کہا۔

"یہاں ہونا تو میں ایک کچھڑا سا لیکن معروف کلب ہے جس کا نام گولڈن کلب ہے۔ اس کلب کا مالک وہ بڑا بڑا شخص ہے جو پاد گولڈ کے کراٹو ماسٹر کا دوست ہے کیونکہ دونوں پہلے ایک ہی کلب میں کام کرتے رہے ہیں اور پھر کراٹو ماسٹر ایک بزنس کی طرف لٹ گیا اور اب پاد گولڈ کا ماسٹر ماسٹر ہے جبکہ فوٹو گراف یہاں اپنا کلب بناتا ہے۔ ان دونوں میں ابھی تک دوستی قائم ہے۔" عمران نے اس بار سمجھ لکے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ تو یہاں بیٹھے بیٹھے کیسے یہ سب معلوم ہو گیا۔" عہدہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سنا تھا کہ یہاں سوچیدہ فون میں فون سوچو ہے اور میں اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گا اور وہ فائدہ میں نے اٹھالیا ہے۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے فون پر ہونے والی بات چیت بھی دہرا دی۔

"تو اب آپ علیا کے ساتھ اس لڑکھو سے ملنے پر سہجے ہیں۔" عہدہ نے کہا۔

"ہاں۔" عمران نے جواب دیا۔

"لیکن آپ نے خاص طور پر علیا کا ہی کہنا اٹھایا۔"

"جہ معاملہ بھی چاہی ہے واپس میں سے توں بھی ہو سکتا ہے۔" عہدہ نے قدم بے شرمیت اگے لے لکے میں کہا۔

"اصل بات سنا چاہتے ہیں۔" عمران نے اتھوڑی سمجھ بھگ میں کہا تو سب نے اختیار چنگ ترا سے دیکھتے تھے خاص طور پر علیا کے چہرے پر عجیب سی کنجش اور آنکھیں۔

"ہاں۔" عہدہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میں نے اسے بتایا ہے کہ میرا اور میرے رفیقوں کا تعلق انگریزوں پر مشتمل ہے ہے اور جو لوگ انگریزوں میں پڑھتے ہیں وہ صاحب غم ہوتے ہیں اور صاحبان غم کے چرواں پر طبیعت والا جھلکتی ہے اور یہاں میرے سمجھ جاتے ہیں کہ وائی کسی کے چہرے پر طبیعت تو ایک طرف غم کی میں بھی لیتا ہی نظر آتی ہے۔" عمران نے دے دے سنا سے لکے میں کہا تو کمرہ بے اختیار ہنسیوں سے گونج اٹھا۔

"سچو اور غور تو وہ بات صحت شائع کرنا۔" علیا نے حد بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تو عمران بھی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرے صاحب اس دن میں کسی بھی وقت ولی آ سکتا ہے اور وہ دے پاس دھری کوئی سائل گا نہیں ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ جیسا یہاں سے نکل کر کسی کوئی بھی ہانا چاہتے ہیں کہ اب ایک عہدہ کے آئی تو ختم ہو چکے ہیں اور پاد گولڈ بھی ظاہر نظر

نہیں آ رہا۔۔۔ صفحہ نے بھی کسی سے اچھے ہوئے کہ۔

"لیکھ ہے لیکن اس بکلی دماغ کو یہ معلوم نہیں تھا پانچ
کہ تم سب ایک گروپ ہو۔ تمہیں طبقہ طبقہ کر کے لیے ہیں
میں دیر دانیجے واسطے یہ تم سے معلوم کر لیں گا کہ تم اس
بکلی میں ہو کہ تم سب نے گھائی کا ڈیل رکھا ہے کیونکہ ہو سکتا
ہے کہ کوئی مٹا دی گروپ گھائی کر رہا ہو۔۔۔" عمران نے کہا۔

"نہیں ہے اب ہم بچے تو نہیں ہیں جو آپ نے اس معاملہ میں
ہانہ دی شرمنا کر رکھا تھا۔۔۔" صفحہ نے مڑھاتے ہوئے
کہا۔

"حالہ کو پہلے سے معلوم ہے کہ تم بچے نہیں ہو کہ برائیاں
سے بچے ہوئے ہو۔ مگر خدا تعالیٰ وہ بچے والے کے لئے ضرور ہے
بات کر رہی تھی۔" عمران نے کہا تو سب اس چہرے پر صفحہ
کے چہرے پر بھی سی شرمندگی کا بیڑا اٹھ آیا بلکہ حالہ نے اعتقاد
نکلکھا کہ اس چڑی اللہ اس کے اس معاملہ سے بچنے پر صفحہ کا بھروسہ
حرف مرنا چڑ گیا۔

"آؤ چلا۔ ہم تو نہیں۔ اب یہ شاہی لیڈر کرتے رہیں گے
کہ کون کہ ہے۔۔۔" عمران نے کہا اور تین چار قدم اٹھاتا کر کے
سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دروازہ کھلا دیا کے مٹی صاف سے
سے مٹی لگی جس آگے اور پھر وہاں سے چلتے ہوئے آپ بڑی
سڑک پر پہنچ گئے تھوڑا آگے بڑھتے ہی انہیں ایک نکل مٹی کی ٹال

کہا۔

"گھٹن کلب چلو۔۔۔" عمران نے مٹی کی مٹی بیت پر چلا
کے ساتھ چلتے ہوئے کہ تو راجہ نے جیت بھری نظروں سے
اس مٹی کی طرف دیکھا اور پھر اس نے اس طرح کانٹے
پھانٹے جیسے اپنی بے نیکی کا اظہار کر رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس
نے ایک سنگ سے مٹی آگے بڑھ دیا عمران نے کہا کہ وہ کیا کہا
چلتا تھا لیکن کہ نہیں سنا تھا۔

"کیا بات ہے راجہ۔ کیا گھٹن کلب کوئی خطرناک جگہ ہے۔"
عمران نے سگراتے ہوئے پوچھا۔

"کھانا کھاؤ تو اس کے لئے ہے کہ تم ہے جناب اور آپ
کے چہرے کے معلوم ہوتے ہیں لیکن میری گھٹن ہے کہ میں اس
سے ڈرنا نہ نہیں کہہ سکتا۔" راجہ نے جواب دیا۔

"تمہاری میری کہ تم نے میں اس بارے میں آگاہ کیا ہے
لیکن ہم تو اس کے ناک کی بال پر اس سے بچنے کا رہے ہیں۔"
عمران نے کہا۔

"آپ تھوڑے سے طاقت کے لئے ہمارے ہیں۔۔۔" راجہ
نے اس طرف سے بچتے ہوئے کہ جیسے اسے اپنا کبھی بھرنے کا
بھروسہ۔

"ہاں۔۔۔" عمران نے سگراتے ہوئے کہا۔

"تھوڑے سے جلتا۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اگر میرا ایک تھوڑا

کئی اس تک پہنچ گیا تو وہی شہزادوں کا سردار میرے گھر پہنچا۔
ارامیہ نے کانٹے لپکاتے ہوئے کہا۔

"تم بے گھر ہو۔ قہلدا کاٹے ساتھ رہا تھا ایک لڑکھائی اور
کب نہ پہنچے گا۔" عروان نے کہا۔

"کچھ آپ پر اعتماد ہے لیکن میں پھر بھی اس سے زیادہ بڑے
میں کہہ سکتا کہ اس جیسا ہمارا سردار آؤں گا وہی آکھ کی
سہاراں تک پہنچا ہو سکے۔ وہ ایک چور شہزادوں کا گھوڑا ہے
بتاب۔۔۔" عروان نے کہا کہ اس کے ساتھ ہی اس نے عروان
کو سدا اور پھر کہہ آگے لے جا کر اس نے ایک وہ سردار
کے کپڑاؤں گینت کے قریب لٹکی ہوئی ایک لڑکھائی کے گھٹن تک
کا ہوا امانتوں سا گل بکھڑا تھا۔

"بتاب۔ اور عروان نے ہاتھ ہے۔ آپ بھی اترا جائیگی۔"
ارامیہ نے کہا تو عروان سر ہلا کر اسی سے نیچے اترا آیا۔ سردار
طرف سے ہلایا بھی نیچے اترا آئی تھی۔ عروان نے عروان کے
ایک ہاتھ سے لے کر ہاتھ لے لیا کہ وہ پھر کپڑاؤں گینت کی
طرف بڑھ گیا۔ چلایا اس کے ساتھ تھی۔

"یہ آرامیہ تو وہ بات کا کہ لڑکھائی کا سردار آؤں ہے اس
لے کہیں یہ ہمارے لئے قریب نہ ہو۔" چلایا نے آہستہ سے
کہا۔

"ہاں۔ یہی بہر حال قریب رہتا ہے۔" عروان نے کہا تو عروان

نے شہزادوں میں سر ہلا کر کہا۔ کب بھی آنے والے ہمارے گھر
پہنچے ہونگے کے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ دونوں کب میں داخل
ہوئے تو وہیں باقی ایک بنگلہ سر پہنچا تو عروان نے عروان کی
کئی ایسی باتوں کی جسے عروان نے دیکھا تھا اس لئے وہ چلایا
سمیت کھانہ کی طرف بڑھ گیا جہاں دو لڑکھائی لڑکھائی میں
میں مصروف تھیں۔ ایک لڑکھائی شولہ پہنچا ہلی کا اس طرح
چاہے نے ہاتھ لے لیا کہ کئی ایک لڑکھائی کئی لڑکھائی
دیکھا ہے لیکن چلایا عروان کے گیا کہ اس آؤں کے چلے اور
آگے میں اٹھ کر آنے والی عروان کی طرف پہنچا تو عروان دیکھ کر
چلایا ہوئی تھی۔ عروان اور چلایا کے قریب پہنچے تک وہ دونوں سے اتر
کر کھڑا ہو گیا۔

"تو میں سر۔ آپ میں نیچے آ گیا۔" لڑکھائی نے عروان
کے لئے شہزادہ۔

"کیا مطلب۔ کیا تم عروان کے سردار کے ساتھ رہے
ہو۔" عروان نے عروان کے لئے عروان کے لئے عروان کے لئے
چلایا نے چلایا۔

"تو آپ لڑکھائی میں چلے جاتے ہیں اس لئے آپ کو دیکھ
کر فورا احساس ہوا ہے کہ آپ بہت چلے گئے ہیں لیکن عروان کا
ہاتھ تو آپ کے ہاتھ نہیں ہے بتاب۔" لڑکھائی نے آخری
لڑکھائی آہستہ سے کہا۔ وہ شاید وہی عروان سے عروان کے

مطالعہ اور ایک بار کے کہنے پر اس نے پانچواں کے تکراری ساجہ
سر سلطان کو اپنے پاس لے کر لکھا تھا کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ سلطان
نکوحہ کے اہل حکام نے اسے سلطان میں ایک چٹائی کے تلے
میں غصہ میں مراعات دلانے کا وعدہ کیا تھا اور ایک بار کے کہنے
نے بھی انکار کیا تھا چنانچہ کہ وہ کہہ کر اسے غصہ کرنے میں مدد دینے کا
وعدہ کیا تھا۔ گو ایک بار کے کہنے کے بعد اس نے ہوا میں چوڑا
گرمپ کے کلب پر اتر کر اپنا فانیکن اس نے ہاتھ نکالیں اور ہدیہ
دادیم اوس کی لہجہ کو لہجہ دیا تھا کیونکہ اس کے ہاتھ غلے سے تمام
اوس کی اہلیہ اس کے ہاتھ کی غلے میں اس کے آدھل سے
بہر حال زیادہ ہوئی۔ وہ دیکھا بھی ہاتھ سوچ رہا تھا اور ساتھ ساتھ
ایک خاص قسم کی فریب چنے میں مصروف تھا کہ میرے چہرے سے
پورا رنگ کے خون کی کھنکھائی آئی۔ اسے معلوم تھا کہ اس خون پر
ہونے والی بات جیتہ دلپ کی جانک ہے کہ وہ وہی کسی طرح
طبع سے سنی جانک ہے۔ خون کا رابطہ سلاطین سے تھا اس لئے
کسی آہنگ اور خبر میں یہ خبر موجود نہ تھا کہ وہ کسی ملک کی
انگاری تھی کہ ہوا کی انگریزی کو بھی اس خبر کا علم نہیں تھا۔ یہ
اس خبر پر جو اس کا دل آئی تھی وہ پہلے چمک اٹھی تھی مگر بعد
خون کی کھنکھائی تھی۔ ویسے بھی گراٹو باہر کے اس خصوصی خون کا
غیر صرف خاص خاص افراد کے پاس ہی تھا جس کا تمام کام
ہوا کے پانچواں جس کا نام تھا وہ دن تھا جس دن اس کے صاحب

کے تھے جن کا اچھا اس کا خاص آدمی گروا تھا۔ گراٹو باہر
نے خون کی کھنکھائی چنے پر اتر چکا تھا کہ ہوا کا
"میں۔۔۔ گراٹو باہر نے دیکھا ہے۔۔۔" لہجہ میں کہا۔
"کھنکھائی کلب کا لہجہ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔۔۔"
"یہاں طرف سے ایک مؤذنہ مراد آباد میں تھی۔"
"مگر وہ اچھا کہہ رہی ہے۔۔۔" گراٹو باہر نے چمک کر
کہا۔
"مگر لہجہ بدل رہا ہے۔۔۔ کھنکھائی کلب سے۔۔۔" وہ لہجہ اور
کہہ رہی تھی۔ "یہ مؤذنہ مراد آباد میں تھی۔" لہجہ کا مؤذنہ اور قند سے ہے
تھا۔
"یہاں یہاں۔۔۔ لہجہ بدل گیا ہے۔۔۔ تم میرے دوست ہو
میں نے میں تمہاری بات سن لی۔۔۔" گراٹو باہر نے بڑے غصہ
لے لہجہ میں کہا۔
"مگر یہاں کی ایک پختہ شی کے مہرے سے ہوا سے ہوا
کی جڑی ہوا ہے مہرے سے ہوا ہے۔۔۔ انہی تالیما گیا ہے کہ
یہاں پر ہوا کہہ کا ہوا ہے کہ انہی کی صحت اس جنگ
میں ہوا میں ہونے لگا ہے۔۔۔ ہوا کہہ کا ہوا ہے کہ میں اس
کا ہونے تم سے قوت پر بات کہیں اگر تم اللہ کر رہے ہو جب بھی
اس خون کرنے کے وہی چوڑا ہوا رہے۔۔۔" وہ کسی بھی لئے
کہہ رہی تھی۔ کلب میں آنے والے بھی لہجہ میں نے سوچا کہ پہلے تم

سے بات کر لوں۔ عبادہ کہہ کر تم انتظار کرنے کے ساتھ ساتھ
 سے بھی ہمیشہ ہو پڑا۔۔۔ نوالہ نے قہر سے غصہ کیا کہ تم
 "ابھی معلوم ہے کہ انہیں اپنا تعلق سے کی جارہی ہے
 رقم دے گا ہے ہیں۔ کیوں؟" گراؤ باصر نے حیرت کرب
 تھا کیا۔

"نیکو بات تو میری کہہ میں نہیں آ رہی۔ شاید میں کا خیال
 کہ آپ مجھے اٹار رکھا کریں گے۔" نوالہ نے جواب دیا۔
 "نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ میں کہہ گیا تھا کہ وہ ایسے
 کر رہے ہیں۔ وہ میرا خصوصی فون نمبر معلوم کرنا چاہتے
 گراؤ باصر نے ہلکے کر کہا۔

"لیکن اس سے انہیں کیا فائدہ ہو گا۔۔۔" نوالہ نے
 ہرے لے کر کہا۔

"یہ وہ خود کا نہیں ہے۔ تم ایسا کہہ رہے ہو کہ تم
 اس بکلی تم انہیں ہے حال کر کے حیرت میں لگتا ہے۔
 میرے خاص آڈیٹ سوار ہیں۔ وہ میں سے خود ہی سب کچھ
 کر لیں گے۔" گراؤ باصر نے کہا۔

"آپ کے علم کی قلیل ہو گی۔" نوالہ نے کہا۔
 "تم گروم سے کہہ چکے ہو کہ وہ میں پہنچے ہیں اس
 وار میں ایک لاکھ ڈالریں جائیں گے۔" گراؤ باصر نے
 "نہ۔ اب۔ آپ واقعی ہے حیرت کہ وہ لاکھ تھا۔۔۔"

اب سے پہلے سر سے ہرے لے کر کہا گیا تو گراؤ باصر نے
 لگتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر کر لیا۔ دیکھا کہ ہر اس نے جیسے ہی
 دیکھا۔

"میں گراؤ باصر ہوں۔۔۔ میری طرف سے غصہ آ رہا ہے۔
 "خدا ہاں کے گروم سے میری بات کرنا۔" گراؤ باصر نے
 اپنی طرف لے کر کہا تھا اس کے ساتھ ہی اس نے دیکھا کہ
 وہ کہیں ہر فون کی کھنٹی ہے۔ ہر گراؤ باصر نے اس نے ہاتھ
 مار کر دیکھا تھا۔

"گروم سے حیرت میں کرنا ہے گراؤ باصر۔" ہر گراؤ باصر نے
 غصہ آ رہا تھا۔

"گروم۔ ابھی ابھی کھنٹی کلب کے نوالہ نے مجھے فون کر
 دیا ہے کہ اس کے پاس ایک کھنٹی ہے جو کہ ایک گروم آ رہا
 ہے۔ وہ عمار سے کھنٹی میں جڑی پھیاں حال کرنا چاہتے ہیں۔
 اب انہیں بتایا گیا کہ انہیں اس کی ہوا ہے۔ انہیں نے کی تو انہیں
 نے جواب دیا کہ اس بات پر وہ بڑا ڈر محسوس کرنے کی حالت میں
 رہا ہے۔ ساتھ میں فون کیا جائے کہ چنگ نوالہ کو ابھی طرح
 سم ہے کہ اس کے اس طرح اچانک فون کرنے پر میں گڑبگ
 ہوں اس لئے اس نے ان کے آنے سے پہلے مجھے فون
 کر کے تمام حالات بتائے ہیں۔ میں نے اسے علم دے دیا
 وہ وہ آنے والوں کو بے ہوش کر کے عمار میں پہنچا دے۔"

اسے اس کے قتل ایک لاکھ ڈالرز چاہی گئے اور میرے آئی
ان سے معلوم کر لیں گے کہ وہ کون ہیں اور کون سے سب تر
ہیں۔" گراٹ بائر نے سسل بولتے ہوئے کہا۔
"جی۔ یہ لوگ کئی دن یا کئی دن ہیں۔" گرومانے
لے خاموش رہنے کے بعد قہر سے بھرا ہوا کہ
"یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ پہلے تمہاری طرف سے ہی روک تھام
ہے کہ وہ لوگ ہاک کر دینے گئے ہیں اور ان کے کھاتے
روک تھام ہو چکے ہیں۔" گراٹ بائر نے قہر سے بھرا ہوا
کہا۔

"یہ ان کا دھرا کر کمپ میں تو ہو سکتا ہے جی۔" گرومانے
کہا تو گراٹ بائر نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر
"اور ہاں۔ بالکل ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ وہی ہے جو
کے خاتمے سے شرم نہیں ہو جاتے۔ لیکن یہ ایسا ہی ہو گا۔
ایسا کہ کہ اس کا ایک لاکھ ڈالرز کمپ میں اس کے ارد گرد بھگوان
ایک لاکھ ڈالرز کی ساتھ بھگوان ہو سکتا ہے کہ یہ پچاس کمپ میں
گھنٹان کمپ میں کم لوگ آئیں اس لئے پچاس کمپ کو
کہ ضروری ہے اور وہی ہو جائے تو ان سب کو
ہوش کر کے ہزار دن میں بچا دیا جائے اور انکی طرح بک کر
سے پوچھ گچھ کہنا اور اگر یہ بالکل باکیڈیاں کمپ میں تو ان کو
مگر یہ ہاک کر دیا اور ان کی لاشیں بھی برقی بجلی میں داخل

اور اگر یہ وہ لوگ نہ ہیں جب بھی ان کا کسی الزام ہوتا ہے۔
گراٹ بائر نے سسل بولتے ہوئے کہا۔
"جی۔ یہ ایک لاکھ ڈالرز کے لئے ہے۔" گرومانے پوچھا۔
"یہ کم لاکھ ڈالرز بھگوان ہیں۔ ان کا الزام ہو گا۔ ایسے ہی لوگ
کمپ میں چاہی گئے ہیں تو ان کو خود ہی ہوش کر کے تمہارے
آدھوں کے حوالے کر دے گا۔ بالکل ایسا ہی ہو گا کہ آدھوں کو لیں
کر رہے ہیں۔" گراٹ بائر نے کہا۔
"جی۔ جی۔ آپ کے مطالبات کی عمل اور لوری میں ہو گی۔"
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کمپ میں نے خود ہی دوسرے کمپ کی بات کی ہے تو انکی
صحت میں کمی ہے۔ ہاتھ دھو رہا ہو گا۔ یہ لوگ اچھا تو یہ لاکھ
ہوتے ہیں۔" گراٹ بائر نے کہا۔
"آپ نے گراٹ بائر۔ ان کے قہر سے لاکھ ہونے کی وجہ
سے ہی ہم آسانی سے انکی بچاؤ لیں گے۔ ایسے لوگ عام لوگوں
سے مختلف ہوتے ہیں۔" گرومانے جواب دیا۔
"تو کہ میں سے پوچھ گچھ کرنے اور انکی ہاک کرنے کے
اور مجھے ہوش کر کے بچا دیا۔" گراٹ بائر نے کہا۔
"جی۔ جی۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو اس کے ساتھ ہی
گراٹ بائر نے دھواں دھواں دیا۔

آفس کے اعداد میں سچ ہوئے ایک کمرے میں کرسی پر ایک
دیجیٹل کاسٹ آؤٹ جس کا جسم گیندے کی طرح مضبوط تھا۔
تھا۔ اس کا چہرہ خاصا بڑا تھا اور وہ اپنے اعداد سے کوئی دوست
لاٹا لٹا کر لکھائی دے رہا تھا۔ اس کی آنکھیں پھوٹی تھیں لیکن ان میں
خاص تیز چمک تھی۔ اس کے چہرے پر اور ٹھنڈیوں کی پشت پر ہر
ہر انگلیوں کے مصلیٰ شکاف تھے۔ یہاں لٹکا تھا جیسے اس نے
باکس اور پیر سے پر اور ٹھنڈیوں کی پشت پر ٹھنڈیوں کے مصلیٰ
ہوں۔ اس کے جسم پر کٹھن دیو کا نام تھی لیکن اس کے گتے میں بی
موجود نہ تھی۔ ہر پر ٹھنڈیوں کے کی ٹون دیکھنے سے تھے۔ یہ
گرہما تھا۔ کٹھن دیو میں گرائے ہنر کا فیروزہ تھا۔ گریپ کا اصل
ہینڈ گارڈ ہنگل کے اندر دیو دیکھا تھا لیکن ہنگل سے باہر ہنر
پڑے۔ یہ ہر ہنر کی ہینڈ گارڈ کہلاتی تھی اور اسے ہنر دیکھا

ہوتا تھا۔ گرسوا کے تحت چپاس چاڑھتے جنس میں سے اس تو طار
 ہوا میں ہی رہتے تھے۔ ہائی سبجے تو عشاخ میں تھے لیکن وہ طار
 ہوا آئے جاتے رہتے تھے۔ ہاتھ گرسوا سے جسے وہ چھت کہا
 کرتے تھے اس کو مشکل سمجھا رہتا تھا۔ دانگ بڑس کے طے میں
 ہم سفلات گرسوا کے چپس میں تھے۔ اس سار دنیا میں جیسے
 کھل بیکھل کر جاتا تھا دانگ بڑس کے پاسے میں بڑے
 پاسے چیلے ہوتے تھے۔ ایک لڑکے سے علی حد پر چاڑ گرسوا کا
 گرسوا ہی تھا۔ تو لیکن اسے اس کے کسی ساتھی کو بھی بھل میں
 ہاں ہونے کی بھارت دھنی ٹیکہ من کے ہسوں میں وہ خصوص
 چپ سوچا نہ تھی جس کی وجہ سے وہ بھل میں داخل ہو سکتے تھے
 اس لئے وہ سب عشاخ میں ہی چاڑ گرسوا کی سرگرمیوں میں حصہ
 لیا کرتے تھے۔ گرسوا اپنے آپس میں بھلا ہوا تھا۔ گرسوا باہر لے
 لے کال کر کے ہا دیو تھا کہ کچھ مشکوک ٹوک گھٹان کلب میں
 ہاتھ سے نکلے آ رہے ہیں۔ نہ گرسوا باہر لے لوالو کو قسم اے دیو
 ہے کہ وہ آئے ہاں کو یہ بھل کر کے طار دن بٹھا اے اہ
 گرسوا باہر لے گم پر گرسوا نے کھل بیکھل کر سے ایک آدمی آ
 لایا۔ لاکھ لاکھ لاکھ کلب بھلا دیو تھا تاکہ لوالو چپے ہی
 گرسوا باہر لے گم کی قبیل کہہ رہا ہے ایک لاکھ لاکھ لاکھ کر لے
 آئیں کو سار دن لے آئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے
 عشاخ میں سوچا چاڑ گرسوا کے چار خصوص ہاں کو کال کر کے

انہی گھٹن کلب کے ساتھ ساتھ چھٹے سے خوش محسوس ہوا کہ
چمک کرنے کا کہہ دیا تھا کہ اس وقت وہ بیٹا کی سوچ رہا تھا کہ
کیا اس کا خیال درست ہے کہ یہ پانچویں ٹکٹ سروس کا دوسرا
گروپ ہے۔ چھٹوں بعد لون کی گھٹن کا آگے تو گروپ ہے یہ تو
یہاں کر دیکھ رہا تھا۔

"تیس۔۔۔ گروپ نے اپنے حصوں کا اعلان کیا۔

"نوشا پل رہا ہوں جیف۔۔۔ دوسری طرف سے ایک سٹوڈنٹ
مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا دھند ہے گھٹن کلب کی؟۔۔۔ گروپ نے چمک
کر پوچھا کیونکہ وہ وہی آدمی تھا جسے گروپ نے گھٹن کلب کہا
تھا۔

"نوشاد سے ملے ایک ایک تین مردانہ ایک ایک تین مردانہ
آئے تھے۔ گروپ اس کی جانچ کے مطابق ان دونوں کو بے ہوش
کر دیا گیا۔ میں نوشاد سے پہلے ہی ٹی پکا تھا اس لئے اس نے
ان دونوں کو میرے حوالے کر دیا ہے اب میں نے آپ کے علم کے
مطابق ایک ڈاکٹر نوشاد کو دے دیے ہیں۔۔۔ ناشا نے گھٹن
سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نوشاد بے ہوش المراد کس پڑائی میں ابہر کہیں ہیں؟۔ گروپ
نے پوچھا۔

"نوشا کی گھٹن کلب میں ہیں ابہر بے ہوش ہیں۔۔۔ دوسری

طرف سے جواب دیا گیا۔

"میں دیکھوں کہ نوشاد وہی بیٹا ہے جسے لیل رکن ان کا سامان
میں ساتھ لے آئے ہیں؟۔۔۔ گروپ نے کہا۔

"میں دیکھوں کی حالت لی گئی ہے۔ ان دونوں کی جگہوں سے
بھینس پھلنے میں ابہر مرد کی بیب سے چھوڑ کرین زبرد کا نیو
نوشاد بھی بآواز ہوا ہے۔۔۔ ناشا نے جواب دیا کہ میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"نوشاد۔ ابہر تو میرا آٹھواں دوست ہے۔ یہ ٹکٹ سروس
کا دوسرا گروپ ہے ابہر نوشاد کی موجودگی کا مطلب ہے کہ ان کا
اپنے ہائی سافٹوں سے باہر اس نوشاد سے ہے۔ تم نوشاد ان
دونوں کو ابہر دن بیٹا لیل کے سامان سمجھتے۔۔۔ گروپ نے کہا۔

"تیس جیف۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو گروپ نے دیکھ
دیکھ کر ایک سافٹ پر پڑے ہوئے الکرام کا دیکھ رہا تھا کہ بیکے ابہر
دیکھے وہ جی پی ٹی کر دیکھے۔

"تیس جیف۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی
دی۔ ابہر بے ہوش سٹوڈنٹ تھا۔

"ناشا۔ ناشا ابہر مرد ابہر ایک گھٹن کو ابہر بے ہوش تھا
گھٹن کلب سے لے کر سٹوڈنٹ آ رہا ہے۔ تم ان دونوں کو جوں
کر کے ایک دوسرے میں ڈال رہا کر سٹوڈنٹ پر بیکہ ابہر ان میں سے
مرد کی بیب سے ملے ہوئے نوشاد بھی ناشا ساتھ لے آئے گا۔۔۔

فرما میرے آٹس نکلا دیا۔" گرسوا نے کہا۔

"تس چٹ۔" دوسری طرف سے اسی طرح میڈان لے لے میں
کہا گیا تو گرسوا نے دھڑک دیا۔ مگر تقریباً نصف گئے بعد آٹس
کا اعلان نکلا کہ ایک چارہ اچھائی مزدبانہ ملا میں لکھ دیاں ہیں۔
اس کے باوجود میں ایک کھانا سا چھین چوہ سادیت کا فراموش تھا۔
اس نے وہ فراموش گرسوا کے سامنے میرے موندہ دھڑ میں رکھ
دیا۔

"کیا وہ دھڑوں ہے جہاں انڈیا کی کھج گئے ہیں؟" گرسوا نے
پوچھا۔

"تس چٹ۔" انہیں ڈبل ملا دیاں کر دھڑوں پر لکھا کر پکا دیا
گیا ہے۔" آئے مارلے نے اچھائی مزدبانہ لکھ میں جواب دیا۔
ہو لے کہا۔

"لکھ ہے۔" چارہ۔" گرسوا نے اپنے سامنے میرے دکھا دیا
فراموش اگستے ہوئے کہا کہ آئے ملا چارہ خورشی سے مکر
آٹس سے باہر چلا گیا۔ گرسوا کھلی دھڑ تک اس چوہ تری فراموش
کو دیکھتا رہا۔ مگر اچانک ایک طیارہ آیا تو اس نے فراموش کو میرے
دکھا دیا ہاتھ چمکا کر اس نے انعام کا دھڑ لکھا کر اس پر کچے
ہو دھڑ کے کی غیر پریش کر دیا۔

"تس چٹ۔" دوسری طرف سے ایک مزدبانہ آدھ جاتی
دیا۔

"دھڑوں کو میرے آٹس گئے۔" گرسوا نے کہا کہ اس کے
ساتھ ہی اس نے ایک کھجے سے دھڑ دیکھ دیا۔ توڑی دھڑ
دھڑوں کا لکھ لکھ ہند تو نہیں موندہ جسم کا چارہ لکھ دیاں ہیں۔
اس نے لکھ دیاں ہو کر گرسوا کو اچھائی مزدبانہ لکھ میں معلوم کیا۔
"لکھ دیاں ہے چٹ۔" گم رہیجے۔" دھڑوں نے سر جھکا
کر اچھائی مزدبانہ لکھ میں کیا۔

"دھڑوں۔" فراموش دیکھ دیاں لکھ دھڑوں کو اگر اس پر کوئی کال
آئے تو کیا تم اس کال کا لکھ دھڑوں کر سکتے ہو۔" گرسوا نے کہا۔
"وہ لکھ دیاں سادیت کا فراموش ہے۔ اس کی لکھ دھڑوں
دھڑوں میں سادیت ہے چٹ۔ دھڑوں بہت آسانی سے اس پر آئے
دھڑ کال کا دھڑ لکھ دھڑوں کر سکتے ہیں۔" دھڑوں نے جواب
دیا۔

"لکھ ہے۔" اسے لے چارہ دھڑوں میں پر کال آئے تو لکھ
فرما اس کا لکھ دھڑوں کر کے لکھ۔" گرسوا نے لکھ دھڑوں میں
کہا۔

"چٹ۔" لکھ دھڑوں میں پر کال آئے لکھ دھڑوں کر لکھ دھڑوں کا
فراموش ہے اس پر ہم خود کال کر کے اس کا لکھ معلوم کر سکتے
ہیں۔" دھڑوں نے فراموش دھڑوں میں لکھ دھڑوں لکھ دھڑوں

لکھ دھڑوں لکھ دھڑوں کر کے لکھ دھڑوں پر لکھ۔" گرسوا
نے کہا کہ دھڑوں سر دھڑوں لکھ دھڑوں چارہ لکھ دھڑوں میں بہت انعام

وہ تاکہ باقی افراد کے آنے تک حق کے حق میں آنے کا کوئی
مکان ہی ہوتا نہ رہے۔" گروہا نے کہا۔

"نہیں چیف۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو گروہا نے دھڑ
دھڑ دیا اور ساتھ ہی موجود ایک میں سے شرب کا ایک بجل اٹھا کر
اس کا لیٹن بتایا اور شرب کی بجل کو جو سے لگا کر اس نے =
بڑے بڑے گھونٹ لے لے اور بجل کو پھر بڑے دھڑ دیا۔ اس کے
پھر سے یہ بجل ہی سرٹی چھا کی تھی۔ اسی طرح مسلسل = دھونٹ کر
کے وہ شراب بچا رہا۔ پھر کھانے لگی اور دونوں کی گفتگو بھی د
اس نے ہاتھ جوڑا کر دھندلا لیا۔

"نہیں۔۔۔ گروہا نے انتہائی غصے سے کہا۔

"شیشی پیل رہی ہیں چیف۔۔۔ دوسری طرف سے شیشی
کی موزادہ آواز آئی تھی۔

"کیا رپوسٹ ہے؟" گروہا نے مردانہ سے کہا۔

"ساتھ مردوں اور ایک عورت کو ہے بھائی کر کے چھو دیں گیگا

دیا گیا ہے چیف۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شیشی رپوسٹ ڈا۔۔۔ گروہا نے غصے سے کہا۔

"چیف۔۔۔ بھوت کمرہ میں موجود ہے انہیں وہیں کمرہ میں

ہی ہے بھائی کر دیا گیا ہے۔ باقی افراد کو جانشین نہیں کیا گیا۔ =

دیسے ہی اور اور گھوم رہے تھے۔ انہیں ایک آدمی پتہ چل گیا کہ

قریب موجود تھا۔ اس کا احوال دیا تھا جسے = بجل کا قریب =

دیکھ لے رہا تھا۔ اسے بھی انہیں کمرہ پانچوں سے ہے بھائی کر دیا
گیا اور پھر ان سب کو میں نے اپنے بیٹے کا روم میں اکٹھا کر دیا۔ اس
کے بعد ان سب کو انہیں چھو دیں گیگا کر آپ کو رپوسٹ دے دی
ہوں۔" شیشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کسے۔۔۔ گروہا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دھڑ
دھڑ دیا۔ شیشی نے یہ اور اور کام کی گفتگو بھی تو اس نے ایک بار
پھر ہاتھ جوڑا کر دھندلا لیا۔

"نہیں۔۔۔ گروہا نے کہا۔

"ساتھ پیل رہی ہیں چیف۔۔۔ دوسری طرف سے موزادہ لے
میں کہا گیا۔

"نہیں۔۔۔ گروہا نے کہا۔

"شیشی بیٹے کا روم سے ساتھ مردوں اور ایک عورت کو ہے
بھائی کے عالم میں بھگایا گیا ہے۔ میں نے انہیں ایک روم میں
ڈال دیا۔ کر سکتا میں پتہ دے رہا ہے۔" ساتھ لے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"کیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ تم بھی وہیں بچو ہوا اور ہائی
سٹاف افراد کو بھی ایک روم میں رہنے کا حکم دے۔" گروہا نے کہا۔

"نہیں چیف۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو گروہا نے دھڑ

دھڑ دیا۔ شیشی نے یہ اور اور کام کی گفتگو بھی تو اس نے ایک بار

پھر ہاتھ جوڑا کر دھندلا لیا۔

جواب دے گا ایک دم میں نکلی گا۔ یہ سہوئی کا ہر چنگ دم تو
 جیسا شک دیدہ کے ساتھ کر سبوں کی یک طرفہ نظر موجود تھی نہ
 اہل راز مسلم کی تھی۔ گدوں سے بچنے تک طبعہ اور بچے سے کا
 مسلم طبعہ تھا اور یہ دونوں مسلم ہی حصارے کے ساتھ ملک
 سارکے ہوا سے خلع تھے۔ وہاں وہ سرخ بھلی کی طرف نظر تھی۔
 یہ اہل ایمان والے مسلم و آپریت کرتے تھے بچے کے ذمہ ملک کے
 انہوں کی قدر تھی۔ یہ ہم نے بچے سے کے راز کو آپریت کرنے
 والے تھے۔ کرہاں سے ان زیادہ دست و پائی تھی۔ ایک
 طرف ہر چنگ کی چہ ترین مشیری موجود تھی۔ اس کے ساتھ قی
 چہ ترین ایک اپ افرنگی موجود تھی۔ کرہ کے وہ میں میں
 وہ بڑی ترہوں موجود تھی۔ کرہاں جب کرے میں ہائی تھا تو
 اہل ایک ہتہ تھیں مشیرہ ہم کا ادنیٰ موجود تھا۔ یہ ماحول
 طار دن کا اظہار ایک دیدہ کے ساتھ ہائی مشینوں سے سار
 حکومت المراء لگی موجود تھی۔ سارے کرہوں کی قدر میں سے اس
 کرہوں پر وہ تھیں اور آٹھ مردہ بے ہوشی کے ہلم میں بکرت
 ہوتے موجود تھے۔ یہ سب کے سب انکرہ تھے۔
 ”یہ تو مجھے ایک اپ تھا مگر میں آ رہے۔“ کرہاں نے بے
 ہوشی المراء کو خود سے دیکھتے ہوئے سارے سے صاحب ہو کر کہا۔
 ”آہ آپ ہم دینی تو میں کا ایک اپ تھ کر لیا جائے۔“
 سارے نے موداد لہجے میں کہا۔

”ہاں کرہ۔“ کرہاں نے کہ وہ وہاں میں رہی ہوئی ایک
 کرہاں پر چہ کرہاں اس کے چہ سے چہ انہوں کے ہاں لایا ہے
 ایک ایک۔ دم میں آنے سے بچے تک اسے نہیں تھا کہ یہ وہ
 حاصل و کیشی ہیں بعد وہیں نے انکرہ میں ایک اپ کر لیا ہو گا
 کہ کرہاں کا وہی تھا کہ وہ ہر قسم کا تھ اپ دیکھتے ہی بچہ میں
 ہے لیکن اب جب اس نے انہیں بکلی ہار دینا تو اسے اندازہ تھا
 کہ یہ ملک ایک اپ میں میں ہیں بعد اس کی انہوں کی اصل وہ
 بھی میں تھی کہ آہ یہ ہائی و کیشی نہیں ہیں تو پھر اس نے راز
 مگر کو لایا تھا ہے کہ یہ پائی تھرت مردوں کا اسرا کرہاں ہو سکتا
 ہے نہ بیلا ہے سب بکے سوچ رہا تھا ایک اس وہاں سارے کے ہم
 یہ وہ طرف سے چہ ترین ایک اپ ماحول سے ہائی ہائی سب کا
 ایک اپ تھ کر لیا لیکن ان میں سے کوئی بھی ایک اپ میں
 نہ تھا نہ تھا۔

”یہ ایک اپ میں میں ہیں چاہے۔“ سارے نے حسی لہجے میں
 بات کرتے ہوئے کہا۔

”مگر میں سے بچہ بکھ لگی ہے کہ ہے۔ انہیں اسی عالم میں
 پاک کرہ۔“ کرہاں نے حسی لہجے میں کہا۔

”تس چاہے۔“ سارے نے کہ وہ ایک ادنیٰ سے مشین میں
 لینے کے لئے چاہے۔

”تو چاہے۔“ ایک کرہاں نے ہاتھ اٹاتے ہوئے کہا۔

"نہیں جیت۔" سائو نے تیزی سے ماتھی مڑتے ہوئے کہا۔
 "اب میں یہاں آ گیا ہوں تو میرا دل آپ پر تو سلوم ہوتا
 چاہے کہ یہ لوگ مسائل کون ہیں۔ کیا مائل پر پونہ لڑنے کے
 سامنے جیسا ہا کوئی اور پکار ہے۔"۔۔۔ گرسوا نے کہا۔
 "مجھے آپ کا غم پتہ۔ کیا ان سب کو بخش ہی لیا جائے یا
 ان میں سے کسی ایک سے آپ باج نہ کر سکیں گے۔" سائو نے
 اٹھ کھڑی ہو کر اسے لہجے میں کہا۔

"ابن سب کو بخش میں نے آج تک پہ بھی مسوم ہو سکے کہ ان
 کے دماغ کوئی نقصان ہے ابھی سمجھا رہا ہوں کہ ان کے
 بارے میں خط پہنچا کر ہے۔"۔۔۔ گرسوا نے کہا۔
 "نہیں جیت۔" سائو نے کہا اور اس نے جہاں موجود
 اپنے آدمیوں کو ہدایت دینی شروع کر دی۔

عمرین کا شعور بیدار ہوا تو وہ پہ دیکھ کر حیرت میں رہ گیا کہ وہ
 کھنڈی کلب میں نواہ کے آفس میں موجود ہونے کی بجائے ایک
 بڑے ہلکا کرے میں کرسیوں کی طویل قطار کے قریب دماغ
 میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس جسم کے گرد رلاز تھے۔ وہ رلاز
 گردن سے لے کر پیر تک تھے لیکن گردن سے لے کر پیر
 تک موجود رلاز کا رنگ سرخ تھا۔ ایک بھد سے لے کر پیر تک
 موجود رلاز کا رنگ زرد تھا۔ سامنے دو بڑی بڑی کرسیاں رنگ بھٹی
 تھیں جن میں سے ایک پر ایک دیو کا مت آوی بیٹھا ہوا تھا جس کا
 جسم کسی جنگی بھیسے کی طرح تھوڑا تھا۔ اس کے پاس سے چوسے پر
 سبیل دھن کے نشہ سے اس کمرے سے تھے کہ پیر لگا تھا کہ ان
 نکاحات سے ہی اس کا پیر دھڑکا تھا۔ اس کے دھن ہاتھوں کی
 پشت پر بھی دھن کے نکاحات موجود تھے۔ دھری کری پر ایک

پتہ قسمت لیکن مصلوب جسم آسمانی آدمی پہنچا ہوا تھا۔ حسبِ عی
دیہار کے ساتھ چار مٹھیاں مٹھیاں سے سٹکا آدمی کھڑے تھے جبکہ ایک
آدمی قہار کے سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے عمر کی ناک سے کوئی
شیشی لٹا لٹا رہے تھا۔ عمران پہنچ کر حیران رہ گیا تھا کہ و
صرف وہ اور جیلا تک پہنچ کر تھکتے مردوں میں مسرت تھی۔ جیلا
اور وہ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ جیلا کے ساتھ ساتھ وہ عمران کے
ساتھ کچن کھیل اور ہار کر رہا مادی تھکتے مردوں میں مسرت تھی۔ عمر
سب سے آخر میں تھا۔ عمران کو جس اجلا میں جلی آیا تھا اس
سے وہ بچ گیا تھا کہ اسے اچھا لگا نظر نہیں کی وہ سے بے ہوش
کیا گیا تھا اور جلی میں آچلے کے پانچ اسے اپنے دامن پر
لیٹے کوئی پادری تنی جلی مٹھوں پر رکھی تھی۔ اس نے بے اختیار
ہوا کی بجلی لے لے۔

”تم سب کون ہو۔ کہاں سے آئے ہو۔ ہلا۔۔۔ لپاک
ایک دوجہ قسمت آدمی نے بڑے لڑکے بھرے لکے میں اس سے
تکلیف ہو کر کہا۔

”پہلے تم اپنا تعارف کرنا۔۔۔ کیا تم کے بولنے سے پہلے
عمران نے بولے ہوئے کہا تو اس آدمی نے ساتھ ساتھ وہیں
موجود اس کے سارے ساتھی گل چٹک کر عمران کی طرف دیکھ
گئے۔

”تمہارا تعلق پاکیزہ تھکتے مردوں سے ہے۔۔۔ اس دوجہ قسمت

آدمی نے عمران کی ہمت کا خطاب دینے کی بجائے اٹھ سال کرتے
ہوئے کہ وہ عمران اس کے حوت سے انکار میں کر رہے تھیا۔
چٹک چڑ۔

”اسکے نے کہا ہے کہ پہلے اپنا تعارف کرنا۔۔۔ مگر آگے ہاتھ دھکی
ناکر میں بھی معلوم ہو سکے کہ یہ کس سے ہاتھ کر رہے ہیں اور
پہن کیا لٹا ہے اور کیا لکھا۔۔۔ عمران نے اچھا ہی سمجھ لیا۔ لکھ میں
کہا۔

”تمہارا نام کرمیا ہے۔ یہ قسمت میں تم موجود ہو۔ یہ طار ان
ہے اور یہیں اس قسمت میں ہے اور لوگ میرے ہاتھ ہیں اور
میں خود میرے ہاتھوں کی تعداد میں اور یہ آدمی میرا ہیں اور
میں اصل ہوا کہ وہ سے ہے اور ہم ہوا کہ وہ کے خلاف
ہی۔۔۔ اس دوجہ قسمت نے بڑے لڑکے بھرے لکے میں بولے ہوئے
کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چٹک چڑ۔

”پہنچ چکا کہ وہ کے ہاتھ میں تو رہا ہے کہ وہ لکھ کے
مردوں میں مسرت رہتا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تمہیں ہوا کہ وہ کہہ گا کہ وہ ہے اور وہیں ٹارٹا ہوا اور اس
کے ساتھی رہتے ہیں۔ یہ وہاں نہیں جاسکتے کیونکہ وہیں ہر طرف
تھکتے کے پھرے موجود ہیں۔ صرف وہ لوگ وہاں نہ سکتے ہیں ہا
جاسکتے ہیں جن کے جسموں میں خصوصی کل نصب ہوتا ہے۔ ہا
ہم بے اختیار ہے۔ ہوا کہ وہ کے تمام کا وہاں معاملات ہوتا۔

لٹا ہے جیسا۔۔ گروا نے غلاب دیتے ہوئے کہا تو مرہوں ہے
 اختیار چمک چلا۔ اس کے انہیں کے گرد چھائی ہوئی جھنڈ کی دیوار
 جیسے بھگتہ ڈراخ کی گئی تھی۔ وہ دل کی دلی میں تھوڑی سی اس
 انعام میں مدد ہے۔ یہ اختیار غلام کرانے لگے تھے۔ یہ آدھی گروا
 ہمارا تھا اس کے مطابق اس آدھی کے اور بچے وہ آسانی سے چلا
 جاتے تھے۔ چلا چلا اس نے لڑائی میں پہنچا ہے۔
 انہیں میں ایک خصوصیت مرتب کر لیا۔

"تجربہ کارا تو کئی اورگ ہیں۔ کئی تھیں نہیں۔ ہم د
 پوچھو پوچھو کے رہیں گے۔ ہم تو گروا کے پاس اس نے
 آئے تھے تاکہ وہ شرط پھر سے فون پر بات کر کے ہمیں جاتے
 میں ہالے کی اجازت دلا دے۔" مرہوں نے کہا۔ اس کے ساتھ
 ساتھ اس نے اپنے جسم کے گرد مویں دھواڑ کا بھی پھیرا جانتے تھے
 شروع کر دیا تھا۔ مرہوں کی بات سن کر گروا نے اختیار فون چلا

"ہلکے ہے کہ تمہارے ایک اپ ہاتھ نہیں ہوئے تھیں تھے
 موسم ہے کہ تمہارا خلق یا کیش ٹکٹ مروتی سے ہے۔ اس مروتی
 کے پیچھے گھسپ تو تو ہم نے ہلک کر دیا تھا۔ تمہارا گھسپ وہ
 ہے۔" گروا نے حوالتے ہوئے کہا۔

"ایکیشیا تو شہرہ عالمی تھا تاکہ ہے۔ ہمارا عالمی ہم
 سے کیا تھیں۔ ہم حال تمہارے لئے ایک آلہ ہے۔ مجھے جیسی ہے
 کہ تم اس آلہ پر ضرور سے۔ ہمارا انداز میں خود کو کہتے۔۔۔ مرہوں

نے کہا تو گروا نے اختیار چمک چلا۔
 "آفر۔۔۔ میرے لئے۔" مرہوں نے کہا۔ گروا نے
 لکھ میں اس قدر حیرت تھی جیسے اسے جیون نہ آ رہا ہو کہ وہ اس
 سے اس انداز میں لکھی بات کر سکتا ہے۔

"مگر تم شرط۔۔۔ خرے میں جاتے ہیں جیونی ہوں۔ یہ رہیں
 نے کی اجازت دلا دے تو تمہیں انکسپا کی اور۔ ہمارے مد
 کی مرہات دلا دیں گے۔" مرہوں نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ انکسپا کی اورگ۔ ہمارا۔ تمہارا اس سے
 کا تعلق۔۔۔" گروا نے چمک کر کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اگر انکسپا کی اورگ ہمارا کس قدر طاقتور
 ہے۔ ہمارے ہمارے اورگ ہمارا کا آگن جگہ کاروں کے پیچھے انکسپا
 کی ایک کاروں کا ہمارا ہے۔ ہمارا جیونی دوست ہے۔" مرہوں نے
 غلاب دیتے ہوئے کہا۔

"جگہ کاروں تمہارا دوست ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ جگہ کاروں تو
 تھے انہیں کو گلاس نہیں داتا۔" گروا کے لکھ میں ہے جیسی کا
 مرہوں نے کہا۔

"تم میری اس سے فون پر بات کرنا۔ ابھی تمہیں معلوم ہے
 اسے گا۔ یہ بھی تاہم کہ میں نے جتنی کلب جانے سے پہلے
 جان لیا تھا۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ اگر گلاس داتا تھا۔ کہے
 میں اسے فون پر ہمارا۔ ہمارا جیونی دوست کر دے گا۔"

عمران نے جواب دیا۔

"لیک ہے تم جی کہ سب سے پہلے وہاں آئی ایک سوری
 فیس میں یہاں رہا وہاں کہ اب تم نے اس کے لئے چھوڑ دیا۔"
 "سورہ نے بوقت اچانک سورا کے منہ پر ہاتھ رکھا اور
 اختیار نہیں دیا۔

"تم نے شیہ ۳۰۰ کے پتے پر پہنچ کر دیا ہے کہ وہاں
 سورہ کے لئے پورے چار گروپ پر کھمبہ لگا دیا ہے۔ فیس
 لایا رنگ مالیا کی حالت میں سورہ کا اعلان نہیں ہے۔" عمران
 نے جواب دیا۔

"میرا تو فصل ہی رنگ بٹس سے ہے اس لئے مجھے انگریز
 طرح اعلان ہے لیکن فیس مالک کو یہی سمجھتی ہے کہ وہاں
 گرافٹر کے لئے چھوٹے چھوٹے گرافٹر کے لئے چھوٹے
 ہونے اگر اب میں نے کوئی اور بات کی تو گرافٹر کے لئے
 فیس میں ہو سکتا ہے کہ اس کی جگہ پر سے لے کر کسی
 نامی سے یہاں گرافٹر کے لئے چھوٹے چھوٹے گرافٹر کے لئے
 چھوٹے چھوٹے گرافٹر کے لئے چھوٹے چھوٹے گرافٹر کے لئے

"تم گرافٹر کے لئے چھوٹے چھوٹے گرافٹر کے لئے چھوٹے
 سے مراد حاصل کرنے کو ترجیح دے گا" عمران نے کہا۔
 "لیکن تمہارے پاس کیا قیمت ہے کہ تم اس کے لئے چھوٹے
 تمہاری خاطر وہ چار گروپ کو مرعات دینے پر آمادہ ہو جائے گی۔"

پہلے ایک بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں چار گروپ میں
 کہ وہاں کی حالت یہ ہے۔" عمران نے کہا۔
 "ہم کسی بٹس پر کوئی کوئی نہیں دیتے۔ تم میری اس سے
 بات کو بھول کر نہیں کرنا۔" عمران نے کہا۔
 "سورہ"۔ عمران نے بوقت میں چھوٹے چھوٹے گرافٹر کے لئے

عمران نے کہا۔
 "میں چاہتا ہوں۔" عمران نے کہا۔
 "میں چاہتا ہوں کہ عمران نے کہا۔"

"میں چاہتا ہوں۔" عمران نے کہا۔
 "میں چاہتا ہوں کہ عمران نے کہا۔"

"میں چاہتا ہوں کہ عمران نے کہا۔"

"میں چاہتا ہوں کہ عمران نے کہا۔"

"نہیں جی۔۔۔ یہ سب اس کے کھل کر اس کے ہاتھوں ہاتھوں ہ
 مطلب میں بکڑا ہوا ہے۔ اسے شہین دم میں نے آڑ میں بھی دیکھا
 ہوا ہے۔ اگر یہ کچل دیا ہے تو میرا خیال ہے کہ میں لاکھا
 ہونے لگا ہے۔۔۔ گروہ نے چھ لے گا وہی رہنے کے لیے اچھے
 ہونے لگا۔

"نہیں جی۔۔۔ یہ سب اس کے کھل کر اس کے ہاتھوں ہ
 ہیں۔ جی میں کوئی غلطی ہو حال میں لہا چاہتے ہیں اس نے
 اب اسے کھل کے ملا دے دیا گیا ہے تو ہاتھوں گارڈ کی
 شہین میں گارڈ اس کی طرف ہٹا چاہتے ہیں۔ یہ بھی تو کہ اگر
 کوئی غلطی ہو کر رہے تو اسے اس کے نام ساتھ
 کے گارڈ سے لٹا دیا۔۔۔ گروہ نے واہ دیتے ہوئے کہا۔
 "تو کہ تو بہر حال کھلے گا چلے گی۔"۔۔۔ عریان نے اس
 کے ہونے کہا تو گروہ نے ہاتھ اٹھال چلا۔
 "کیا مطلب"۔۔۔ گروہ نے فیصلے لگے ہیں کہ۔

"مطلب یہ ہے کہ گروہ نے یہاں نہیں گا۔ ہاتھ دیکھ کر اس کا
 ہاتھوں سے ہل کر شہین دم تک جاؤں گا تو اسے ہی تو حرکت
 لگے گی۔ تم بتاؤ کہ کہا چاہے اس کو حرکت نہیں شہین کہا جاتا
 ہے۔۔۔ عریان نے کہا۔
 "اس کا مطلب ہے کہ یہ سب کچھ خالق کر رہے ہو۔"۔۔۔ گروہ
 کے ہاتھوں میں ہاتھ لگا گیا۔

"نہیں جی۔۔۔ اس تو عریان نے گروہ کو سلام کرتے ہوئے
 کہا۔
 "فون یہاں لے آؤ۔ اس آدمی کی ہمت دیکھ کے یہ کہہ
 سکتا ہے۔۔۔ گروہ نے عریان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے
 ہوئے کہا۔

"مطلب یہاں فون کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ لاسٹر ہ
 ہو سکتا ہے۔۔۔ ہاتھوں نے ہاتھ لگے ہیں کہ۔
 "کیا فریڈی ہے اس کے لاسٹر کی"۔۔۔ گروہ نے عریان کی
 طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
 "مجھے نہیں معلوم۔ صرف فون نمبر معلوم ہے۔۔۔ عریان نے
 جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "یہاں فون کا پتہ نہیں ہے۔ گروہ نے اس
 فیصلے لگے ہیں کہ۔

"یہاں بھی اس کی ضرورت ہی نہیں چلی۔ اب اس کا
 ہاتھ لگا۔۔۔ ہاتھوں نے ہاتھ لگے ہیں جواب دیتے ہوئے
 کہا۔
 "مجھے فون تک لے جاؤ۔ یہ سب ہاتھوں میں ہاتھوں
 لائی ہو۔ مجھے یقین ہے کہ میں تمہیں تمہارے قصہ سے بھی
 مراعات دلا دوں گا۔۔۔ عریان نے فوراً اس باتوں کی باتوں
 مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

میں ملتی تھیں کہ وہ اپنی ہون چنانے کی کوشش کر رہا تھا
کیونکہ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تمہارا اپنے آدمیوں پر بہت دھب
ہے اس لئے یہ میرے اطمینان سے اسے حرکت قرعہ دیتے ہوئے تھے
اور میرے ساتھیوں کو گولیوں سے لڑا دیتی تھیں۔ عروین نے سو
چاہتے ہوئے جواب دیا۔

"اؤکے لپک ہے سو ساہو۔ اگر یہ کوئی شرمیت کرنے کی
کوشش کرے تب اسے اور اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے لڑ
دیا۔" گروہ نے اس پر قدم سے منگرتے ہوئے کہا۔ عروین نے
تقریباً اس کی ذراں کو دیکھا وہیں ایک پر اہل ہوا تھا۔ وہ
اس کے ساتھ ہی وہ لڑائی لڑ رہا تھا۔ وہی ہوا اس کی طرف
بڑھ گیا تھا۔ اس ہوا میں قاتل تھا۔ اس کی ہاتھوں میں اس کے پیچ
چھتا ہوا کرے سے باز چلا گیا۔

"وہی لپک بھڑکی کاہ لہری ہے" ساہو نے ایک سے
آدھی سے قاتل ہو کر چلا۔

"نہیں ہاں" اس نے آدھی نے کہا۔ وہ بڑھ چلا۔ وہی ہوا
ساتھ دیکھ رہی تھی۔ ایک لہری کی طرف بڑھتا چلا۔ اس نے
لہری کھولی اور اس میں سے ایک ویش لپک بھڑکی تھی
لہری بڑھ کی اور وہیں چلا۔

"میں اس کے ملازم ہوں کرتا ہوں۔ سب اسے گھروں میں رہنے
تم نے اس کے ہاتھوں دیکھا اس کے قاتل میں کر کے میں

بھڑکی ویش ہے جبہ ہاتھ ہاتھ چھتا رہا ہے۔ اگر یہ وہی ہوا
رہت کرے تو وہی لپک ہے اسے گھروں سے لڑا دیتا۔ ساہو
نے کسی زمانے کے حالات کی طرح پانچواں اپنے آدمیوں کو
جانتے دیتے ہوئے کہا۔ وہ عروین کی جامعیت پر دل ہی دل میں
عجب دیا۔ عروین کے ساتھی قاتل بننے پر سب کچھ ہوتا دیکھ رہے
تھے۔ انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ عروین نے کیا چکر چلا رہا ہے۔ وہ اب
ہو گیا تھا۔ چاہتا ہے۔ وہی لپک بھڑکی کھینچا عروین کے ہاتھوں
پر کھینچا تھا۔ وہ اس کے بعد ظاہر ہے یہاں موجود افراد کا
ساتھ سے بھاگ کر ہاسٹل میں داخل ہوئے۔ وہ موجود افراد کا
تھیں ان سب کو معلوم تھا کہ عروین جو کچھ کرتا ہے بہت گہرائی میں
سوچ کر کرتا ہے اس لئے وہ سب اپنی اپنی جگہ مطمئن بننے ہوئے
تھے۔ عروین کو ملازم سے آزاد کر دیا گیا تھا۔ سالو نے وہاں سے
کے ساتھ موجود سب کو لپک پر موجود سرگاہ وہاں تک کا ایک ایک
لوہے میں کیا تو عروین کے جسم کے گرد موجود تمام ملازم قاتل ہو
گئے۔

"بھڑکی۔" ساہو نے سخت لہجے میں عروین سے کہا تو عروین اس
کو لڑا اور گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے خود ہی اپنے ہاتھوں ہاتھ
قہقہہ میں کر دیے۔ اسے چاندی طرف سے شیشیوں میں سے گھیر لیا
تھا۔ قاتل گھروں میں ہاتھوں کا اعتبار جیتا تھا جسے انہیں ظہور ہو کر
لپک کوئی بڑا چکر رہا ہے۔ وہ بھی کسی بن کر ڈھونڈنے کا شوق

نے جڑوں سے عربوں کے دھڑوں ہاتھوں میں پھنک دی اور ان کو
پہنسی کر دیے۔

"لیک ہے اب بلا جھجھکے کی طرف۔۔۔ ساتھ
قدوس الہیمان گھر سے ہے میں بہا تو عربی اچھوت میں سر ہار
وہاں سے کی طرف۔۔۔ چلا گیا۔

"سہل ایک آدمی میرے ساتھ آئے گا۔ ہائی بھی رہے
ہے۔۔۔ ساتھ نے اپنے سچے ساتھیوں سے طالب ہو کر کہا۔
مر لو اور اس کا ایک ساتھی عربوں کے ساتھ چلے گئے آئے۔
چلے گئے۔ ساتھ اور اس کا ساتھی دھڑوں سے مدد چکے تھے
عربان اچھوتوں سے چلا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اس کو
سے باہر لگ کر اسے وہ دھڑوں میں سے گزارا تو ایک
گھر سے میں نے چلا گیا۔ یہاں وہاں کے ساتھ چلے
سکر نہیں تھیں اور یہاں سے آدمی کام کر رہے تھے بلکہ
لوہہ مار گئے بھی یہاں سے رہ رہے۔

"اس نے کوئی شرمندگی نہیں کی تھی۔۔۔ ساتھ نے اپنے
پہ چھ گروہ کو روک دیا ہے۔۔۔

"مجھے معلوم ہے ہم یہاں سے سگری ہو سب بگڑے
تھے۔۔۔ گروہ نے جواب دیا تو عربوں کے چلے پے پے
کی سکرانٹ پر نے گی۔

"اگر کری پے تھو۔ مانگی تھیں ہاتھ بگڑے سے نا

ہے۔۔۔ گروہ نے عربوں کو ایک کرسی کی طرف نشانہ کرتے ہوئے
کہا۔

"لیک ہے۔۔۔ عربوں نے کہا اور آگے بڑھ کر ایک کرسی پر
بٹھ گیا۔ اسے وہاں سے پھنک دی گئی تھی کہ لے کر آئی شرمندگی
تھی اس کے عقب میں مسلسل آدمی سوجھ بوجھ سے اور کرسی پر
بیٹھنے کے بعد اس کے دھڑوں ہاتھوں کی پشت کی پشت میں آگے
چلے اس نے اب عربان آسانی سے پھنک دی گئی تھی۔ چلا
اس نے قصوں انداز میں پھنک دی گئی شرمندگی کر دی بلکہ اس کے
کرسی پر بیٹھنے کے بعد کچھ دیر سے پے دگی ہوئی کرسی پر گروہ اگی وہ
میں۔

"ساتھ۔۔۔ تم اپنے ساتھی کے ساتھ رہیں پے وہاں اس کے ہائی
ساتھیوں کا خیال رکھو۔ گروہ نے ساتھ سے کہا۔ اس کے لیے
میں رہیں گا۔

"میں چلے۔۔۔ ساتھ نے کہا اور اپنے ساتھی کو اشارہ کر کے
پہلی طرف چلا گیا۔

"میں گھر پر فون کرتا ہے۔۔۔ مانگی نے گروہ سے طالب
ہو کر پچھا۔

"خیر بیو۔۔۔ گروہ نے سامنے کرسی پر بیٹھے سے عربوں کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے پھنک دی سے ملو کہ جتنا ملے سے اکر لیا

کھانا بھر کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آٹھن کا دھند بھر بھی معلوم
 کرنا۔۔۔ عروین نے اس طرح باتوں کو پہلے سے دینا شروع کر دیا
 جیسے اس کی بیٹی تو سبیل پر مارتا ہے۔
 "تم بھر کھانا ہے کام ہم کر لیں گے۔۔۔ گروہ نے بھی
 غصہ لے لیا تھا۔
 "پہلے یہ کام کرنا پھر پھر کھانا کھا۔۔۔ عروین کا لہجہ بگڑ رہا
 تھا گیا تھا۔

"کہا۔۔۔ تا مطلب۔۔۔ ہم تم کسی لے میں ہاتھ کر رہے ہو۔۔۔
 گروہ نے بغلٹ بگٹے سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک
 ٹنگے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کرے میں سوجھ بڑھیں اور اس کے ساتھ
 بھی جیت سے عروین کو دیکھنے لگے کیونکہ وہ ہاتھ میں کے تھوڑے
 بھی نہ آ سکتی تھی کہ کئی آدمی ایک گروہ سے بھی اس لے میں
 ہاتھ کر سکتا ہے جبکہ وہ بڑھا ہوا بھی ہو۔

"اے میں کہہ رہا ہوں وہ کہہ۔۔۔ جبکہ وہ۔۔۔ عروین نے بھی
 ایک ٹنگے سے اٹھتے ہوئے کہا کہ پھر جیسے ہی اس کا ٹنگہ ختم ہوا
 اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بلی کی سی جیڑی سے حرکت میں آیا اور
 اس کے ہاتھ میں بکری ہوئی، بھڑکی لڑائی ہوئی پہلی قوت سے
 گروہ کی طرف چلی گئی گروہ عروین کا ہاتھ حرکت میں آتے
 ہی بگڑتے ہوئے کہا تھا اور یہ ان خیرے کا تھوڑا سا بھڑکی اس
 کے چہرے پر چڑنے کی بجائے پھانکے کی آواز سے فڑن ہے ؟

عروین نے اس کے ساتھ ہی عروین نے بھی چھوٹا سا ٹنگہ لے لیا اور
 بھی لڑائی کا سا بیچ پر چا کھڑا ہوا تھا اور اس کے اس طرح اپنے لی
 تھوڑے سے ہی وہ ان ٹنگوں سے فٹا گیا تھا اور گروہ نے خود کا کر
 سوسے سے جاتے ہوئے جب سے عروین مائل کھل کر اس پر قوت
 سے چلائی تھی۔ عروین چھانک لگا کر سا بیچ پر گیا تھا اور پھر اس
 سے پہلے کہ گروہ گھوم کر اس پر دھم دھڑکھٹا کھٹا اچانک عروین نے
 ایک کمری اٹھا کر اس پر پھینک دی تھی گروہ اٹھا ہے وہ بھڑکی
 جیت سے ہاتھ نہ کھوچے ہوئے بغلٹ بگٹے سے ایک کمری اٹھا کر اس
 جیت کر کمری کی زد میں آنے سے فٹا گیا تھا اور ایک اور کمری اس
 نے اپنے قدم زمین پر کھینچ لی عروین پر فٹا کھول دیا لیکن عروین
 کمری پھینچنے کی بجائے ہی کھڑی سے ایک بڑی ٹنگوں کی لہجہ میں
 ہو گیا تھا اس نے گروہ کی پٹائی پٹائی کھلیں اس بار بھی عروین کو
 نہ بھڑکی تھی۔ گروہ جیڑی سے بچے بھاگ کر سا بیچ پر ہو کر عروین
 پر فٹا کھولنے کے کہ اچانک ایک آدمی بھاگتا ہوا قہقہہ لگا کر اس
 کے سامنے فڑن پر ایک دھماکے سے آ کر گرا اور اس آدمی کے
 اچانک بیچتے ہوئے گئے کرنے کی وجہ سے گروہ کی قوت پھر کھولنے کے
 لئے عروین سے جیت کی تھی۔ یہ آدمی عروین کے عقب میں سوجھ تھا
 اور اس نے عروین کے عروین کی جیت میں آتے ہی اس پر عقب
 سے حملہ کرنے کی دھمکی کی تھی لیکن کھیر ہے عروین جیسا آدمی اس
 ہاتھ میں ایک عام سے شیڈر لٹیکھیں سے تو ہاتھ کھاسکتا تھا۔

قلمت اس نے اس آدمی کو گرسوا کی قہ پڑنے کے لئے کامیاب سے
 مشہل کر لیا قہ اس نے قہ میں دیکھ کا اس میں سے ہی
 علی کی کی بیوی سے پہن کر اس آدمی کی گرسوا میں ہاتھ اہل کر
 اسے لقا میں تھا کر گرسوا کے آئے قریں ہ لقا ہوا تھا ہر جہ
 ہی گرسوا کی قہ مران سے ہی مران نے عین کی ساج ہ سجد
 لوس کے ایک سے سے ہل کو اٹھا کر گرسوا ہ بیٹک دیا ہ
 چنگ گرسوا کی قہ اس ہار چے کرے ہونے آدمی کی طرف ہی اس
 لئے وہ ہار کھا گیا لیکن اس کے ہونے لوس کا ہل اس کے جسم
 سے کھانے کی جائے اس کے اس ہاتھ سے کھا ہ جس میں اس نے
 عین مائل کھا ہوا تھا کیونکہ عین آخری لئے میں گرسوا نے ہل
 کی رو شرا آئے سے بچے کے لئے چھوٹے کھانے کی خوشی کی جس
 لیکن وہ لوس ہار کو اس ہل کی رو سے د چھوٹا ہ عین مائل
 ایک کھنے سے اس کے ہاتھ سے کل کر عین کے قہ ایک ساج
 ہ آگرا تھا ہر اس سے پہلے کہ گرسوا مشہل مران نے اس تک
 چھوٹا کھائی جہاں عین مائل آ کر کر لقا ہ وہ اسے اٹھا لے
 عین کامیاب ہ گئے لیکن گرسوا اس ہوا اس سے ہی لقا ہ بیوی
 سے ایک بیوی عین کی لوس میں ہر گئے قہ ہ عین ہوا کے
 لوس ہی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ ہوا سے ہ ہر کل ہونے کا
 لیکن مران نے عین مائل ہاتھ میں آئے ہی نہ ٹک کھائی ہ ہ
 ہار کو ہر اس کے ساج ہ سب تک ہوں کی طرح ساکت کھڑے

کے کڑے دھکے تھے یقیناً چلے آتے تھے ہاگے تین اس
 کے ساتھ علی حسین میر سے بھی لڑنے لڑنے کی آوازیں ملنے لگیں۔
 اس کا بیگڑی علم ہو گیا تھا کہ وہ آوازیں جیسے ہی کرے ہیں
 انہیں حسین نے جوت میں سمیٹ کر سوائے یقیناً دھڑکے
 پر ہانپنے کے لئے چلاک کا دی تھیں میری کو پیچھے سے اس
 کی طرح تھی اس لئے اس کا جسم بھی پھٹے کی طرح ادا اور ہر
 اس سے پیچھے کر گروا ہوا اس سے باہر ہاتھ میراں نے اسے
 جوتوں میں ہی چھاپ لیا اور میرے لئے کمرہ گروا کے چلے۔
 پھر وہاں میرا ہاتھ سے کوئی اٹھا۔ میراں نے سے دونوں ہاتھوں
 کے پکڑ کر ان میں اچھالنے کی کوشش کی تھی لیکن گروا کا جسم
 قلعہ میرا میں ہی طر کیا تھا اس لئے اس کی چھالے میری کا جسم
 ٹھکنا وہاں ساتھ دھار سے آگے ہٹا کے سے ہاتھ لگا۔ گروا کے
 علم میں باقی ہے یہ حالت کہ میری تھی اور وہاں سے لڑنے
 کے جوتوں سے بھی اچھی طرح واقف تھا اس لئے میراں کے
 ہاتھوں پر تھانے کی چھالے ادا میراں نے کے ہاتھوں پر کھانپنا
 کہ میراں کو تھیں لڑنے میں ٹھک کر وہ اسے دھار پر اور کر
 گروا سے نیکہ دھار دھار سے سب دھار چلنے کی کوشش کی تھی
 لیکن کا جسم وہ دھار سے ٹکرا کر چلے نہ تھے یقیناً اس اٹھا میں
 کہ جیسے میراں کو ٹک کر چل چکا ہے نہ اس دھار گروا دھار کہ
 اس کا میری جسم میرا میں ڈھکا تھا یقیناً احمد حسینوں کے

وہاں خالی فرش ہے ہمارا۔ عربی تیزی سے حرکت کی۔ اسے صحیح
 قرار دیا کہ اگر گرسوا اپنے سب ساقیوں تک پہنچے تو پھر اس کا وہاں
 کے ساقیوں کا بیٹا تھا کہ پتا نہیں وہ پہلے کا کیک اس کے
 ساقی نکالے ہوئے تھے۔ یہ سب ہی تھے کہ عربی کے پاس بھی تھا
 انہو موجود تھا۔ کہ اس شخص دم کا وہاں کھانا تھا لیکن وہاں
 چنگ اس دلائے جانے کرے سے کل کر یہی تک آپا تھا اس نے
 اسے معلوم تھا کہ یہاں سے ہونے والی فزنگ کی آمد میں وہاں
 تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔ اس لیے گرسوا بھی خود وہاں تک پہنچ
 جاتا تھا۔ گرسوا نے گرتے ہی اس طرح کہا کہ جیسے کوئی کہہ رہی
 ہے کہ اگر وہاں تک پہنچ جائے کہ وہ وہاں سے آگے نہ بڑھے۔
 آدمی تھا لیکن اس میں پھرتی عربی کی توجہ سے نہایت تھی اس نے
 عربی ایک بار پھر اشارے کی شکل کی وجہ سے مار کا کیا تھا۔
 اس بار عربی نے اشارے کا کیا لیکن پھر بھگت عربی کو اس
 ساقیوں کا ٹپل آ گیا کہ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم جیسے ہی
 زمین کی طرف گرا گرسوا نے اسے گردن سے پکڑ کر اسے باہر
 اٹھا دیا وہاں سے مارنے کی کوشش کی اور اگر وہ اپنی اس آواز
 میں کامیاب ہو جاتا تو یہی عربی کا سر وہاں سے پہلی قوت سے
 گرا کر کی کہوں میں جا رہی ہو چکا تھا۔ عربی نے بیخود یہ سہ
 علم کرنے کا فیصلہ کر لیا کہ یہاں جیسے ہی اس کا جسم تیزی سے
 کی طرف بڑھا اس کی ایک نہایت بھلی کی کی تیزی سے گھٹی۔

دوسرے سے اس کی ایک تھی وہی کی طرح گرسوا کی سولی تھان
 کے گرد گھم گئی تھی۔ چنگ گرسوا نے اسے وہاں سے مارنے کے
 لئے پہلی قوت صرف کر دی تھی اس نے جیسے ہی عربی کی ایک
 اس کی گردن میں پکڑا تو تیزی گرسوا نے جسم کو اس قدر زور دیا
 جتنا کہ عربی کی گردن کے گرد موجود اس کا ہاتھ لڑا اور اٹھ
 ہو گیا کہ اس نے مار چنگ نے گرسوا کے گرد زمین سے اٹھ اپنے
 اور وہ مارنے کے لیے کھڑا ہوا ہے کہ اس کی قوت اس کے ساتھ عربی
 کا پہلی جسم گرسوا کی گردن سے آگے نہ کر سکتے تھے۔ آگے اٹھا
 اس کے گردن ہاتھ ایک سے کے ہاتھ اس سے کے لئے زمین
 سے کے لئے اس کے ساتھ ہی گرسوا کا سر ٹپل کا طرف اس طرف
 چنگا چا گیا جیسے لہا جھانپ کی طرف چلا ہے کہ ساتھ ہی اس کا
 پچھلے جسم تھا جس کا اشارہ دوسرے سے وہ اپنی قوت دلائی کا کر سکتے
 وہاں سے چلا گیا۔ اس کی پشت پہلی قوت سے وہاں سے گرتی
 تھی۔ چنگ عربی سے اپنی ہی تھاپی کا کر اپنے قدموں پر کھڑا ہو
 چکا تھا۔ گرسوا وہاں سے گرا کر پہلے کے لیے مار کر اٹھنے ہی کا
 تھا کہ عربی نے اس کی سولی تھان سے پکڑ کر اسے تھوڑا سے گھرا
 دیا اور تھوڑی سے لینے کی کوشش کرتا کہ گرسوا کا جسم بھگت اس
 طرح تک سا گیا جیسے اس کے چہرے جسم پر قابض ہو گیا کہ اس
 کے سر سے تھوڑا سا ہی گل ہو گیا۔ ساتھ ہی کہ عربی نے تیزی
 سے اسے تھوڑا لے لیا کہ اسے پکڑ کر اسے ہاتھ قوت صرف دلی طور

ہے۔ یہ ہوش کرنا چاہتا تھا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکا تھا۔
 عدالت کو بتانے سے گریزاں نہ ہونے کی بجائے ہائیں تک
 جانے کی وجہ سے ہے ہوش ہو گیا تھا۔ عمران نے یہ اظہار آئندہ
 طویل سانس دیا اور جبکہ گھر میں نے گریسا کے ساتھ رہا تھا۔ وہ
 دیا۔ اسے معلوم تھا کہ گریسا جسالی لڑنے سے تنہا نہیں رہ
 طاہر ہے اس لئے وہ اس کی توقع سے کچھ پہلے ہوش میں آ سکا
 تھا لیکن اب اس نے اس سے پہلے دیکھا تو اسے یہ گھٹن کر کے
 کہ وہ اطمینان ہو گیا کہ گریسا کی صورت میں ایک کچھ سے پہلے
 ہوش میں نہیں آ سکا۔ وہ بخوبی سے مدد دے کی طرف متوجہ تھا
 کہ بے اختیار اٹھل پڑا کیونکہ اس کے حجب میں کسی کے کہنے کی
 آواز سنائی دیتی تھی۔ ایک لمحے کے لئے تو وہ بھی سمجھ کر گریسا
 ہوش میں آ گیا ہے اس لئے وہ کل کی سی بخوبی سے خبر کر گریسا کی
 طرف متوجہ کیا لیکن دوسرے لمحے ایک بار پھر گریسا کی آواز سنائی
 دیتی تھی یہ آواز اس شخص کے حجب میں آ رہی تھی جہاں رہا
 ہو رہا تھا اور اسے عمران نے لازم کر کے پہلے گریسا کو چکا
 عمران نے اس کے دل پر گولی ماری تھی اس لئے اس نے گریسا
 کے بے ہوش ہو جانے کے باوجود وہاں سے اس کے ساتھیوں کو
 چھٹ کر کے کے بارے میں سوچا لیکن نہ تھا لیکن اب کراچی کی
 آواز سن کر وہ بخوبی سے اس طرف متوجہ ہو گیا۔ لیکن لڑنے پر چاہا
 تھا۔ اس کے چنے پر گولی لگی تھی لیکن وہاں سے دل میں دنگ تھی

کہ سانچ پر تکی تھی اس لئے وہ بھی تک زندہ قابو میں اس وقت
 عمران کے پاس اسے چھٹ کر کے کا ہمت نہ تو کچھ ہے اسے
 ساتھیوں کی فکر نہ تھی۔ ساتھیوں میں کے ساتھ ساتھی وہاں موجود تھے اور
 پہلے ہی کئی دہائی تھی۔ گویا وہ معلوم تو کہ ساتھ ساتھیوں کو
 کہ یہاں مشینیں دم میں عمران سے پہلے چھٹ کر کے ہائی ہو گی لیکن
 کہ وہاں سے کئی لمحے پہلے ہی چھٹ کر کے اس کا کوئی ساتھی بھی آ
 سکا تھا۔ چنانچہ وہ بخوبی سے طرہ پر گریسا کے لئے دلی مدد دے
 سے گزر کر رہا رہا ہے وہ اس کا اسے کر کے کی طرف متوجہ
 ہو گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ اس کے پاس کوئی اور نہ
 تھا کہ اسے معلوم تھا کہ ساتھ عمران کے ساتھ ساتھی ہیں لیکن اس
 کے پاس اس طرح کرنے کا ہمت نہ تھا کہ گریسا کے ساتھیوں میں
 چھٹ کر کے چکا تھا۔ قہقہہ دہ رہا وہ اس ناچاروں میں داخل ہو
 گیا جس کا اصرار اس سے کر کے پہلے تھا جہاں اس کے ساتھی
 موجود تھے۔ اب یہ وہ تھا کہ گریسا کو چھٹ کر کے کی آواز
 سنائی دے گی تھی۔ وہ اسی طرح متوجہ رہا کہ اس کے ساتھ
 گریسا کر کے کا ساتھ تھا اور اس کا ساتھ عمران نے آگے چھٹ کر
 کے گریسا سے آگے دلی قہقہہ دہ رہا وہ اس کے ساتھ دیکھ کر اس
 کے جسم میں اطمینان کی لہر تھی۔ عدالت میں گریسا ساتھ گریسا
 لیکن اسے چھٹ کر کے اس کے ساتھ ساتھی تھا وہاں سے
 لے کر گریسا تھے اس لئے وہ گریسا کی جبری سے نظر دے آ رہا

تھے۔ سب اس کے علاوہ کوئی چاند نہ تھا کہ مرزا دیکھ لیتا اس لئے مرزا نے پیچھے ہٹ کر دھڑلے پر قدم سے بات مادی اور اچھل کر اٹھ مائل ہو گیا۔ جتنا کہ کھٹے کی تھوڑا سا آواز سنتے ہی کمری پر بیٹھا ہوا ہوتا۔ لیکن سفید جسم کا ساوخل کی سی تیزی سے اٹھا ہی تو لیکن اس وقت تک مرزا صدمہ کے قریب ہی رہا۔ اسے پشت لگائے کھڑے ہوا ساوخل کی طرف سے ایک سے دھڑلے میں گھس گھس پکا تھا بلکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے تھوڑے سے پہلے آگے کو آئی تھوڑے سے دھڑلے کہ وہ ہاتھوں کے ہاتھوں پہنچے ہوئے ایک دوسرے سے گزرنے کے لیے ہنس رہا تھا۔ اس لیے مرزا کا دلدل کی سی تھوڑے سے گھبراہٹ اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مٹھیں گھن کی ہاتھ پھرنی تھوڑے سے اٹھ کر آئے ہوئے ساوخل کی گردن پر چلی تھوڑا ساوخل ہوا ایک ہنگامے سے پھر کے بل گیا ہی تھا کہ مرزا کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مٹھیں گھن نے گولیاں اٹھنی شروع کر دیں اور چمک چمکانے میں ساوخل اس کے ہاتھوں میں ساوخل لڑائی پر چمکے ہوئے شروع خوب دھبے لگے ہوئے مرزا نے اٹھیں کا ساوخل نہ کیا کیونکہ لٹا تھا اس لیے بہت خطرناک رہ گیا تھا کیونکہ کل کا رنگ سے اس کے ساتھی بھی تو ہو سکتے تھے اور اگر وہ ساوخل کو مٹھیں گھن کی ہاتھ پر چمکے گراتے کی جگہ دے دیے ہی اس پر دھڑلے دھڑلے بھی گولیاں اس کے ساتھی کو چاٹ جاتیں اور اگر سے ایک لمبے کی بھی دھڑلے جاتی تھیں۔

ساتھ ہی اس کے ساتھ ساتھی اس پر دھڑلے جاتے تھے جبکہ مرزا نے اس سے سڑک لے لیتے تھا اپنے ساتھیوں کو چمک کر ان کا خطر بھی کرنا تھا کہ مرزا اس کے ساتھیوں سے کامیابی سے ڈر چکا تھا۔ اس کے ساتھی بھی چمکے تھے کہ وہ اس نے ساوخل اس کے ساتھیوں کو بھی مار گیا تھا۔ وہ سب چمکے ڈر چکے کے بعد ساوخل اس کے تو مرزا تیزی سے چمک رہا اس نے دھڑلے سے ساتھ لٹا کر دھڑلے سے چمک رہا ہے سوچہ سرخ لہر دھڑلے میں پھنس کر سنے قریب کر دے کہ وہ چمک رہا ہے ہی اس کے قریب ساتھی دھڑلے سے لٹا رہے تھے۔

”جیسی آگ دھڑلے گی مرزا۔ میرا تو دل ہول کھانے کا ہے۔“
 ”جیسا نے کہا تو مرزا نے انہیں سب ہاتھ پھیل سے دھڑلے۔“

”میرا تو خیال تھا کہ آپ بھی ساوخل کا ساتھی کریں گے لیکن آپ تو اٹھیں کے ساتھ چلائے چلے گئے۔“
 ”میرا تو دھڑلے ہے۔“

”تو آگے میرے حسب میں تھے اس لیے میں ان کے ساتھ چمک رہی تھیں۔“
 ”مرزا نے کہا کہ وہ دھڑلے لٹا رہا تھا۔“

”جیسی کہ چمک رہی تھیں تم دھڑلے کے ساتھ چلائے چمک رہی تھیں۔“
 ”جیسی کہ چمک رہی تھیں۔“

بارہویں ابھی تک زندہ ہو تو اسے بھی لے آؤ اور دہلی ساتھی ہو
لے کر اس پھٹی غلامت کو ابھی طرح چٹک کریں اور جو ٹکڑے آئے
اسے ختم کر دیں اور پھر باہر گرانی کریں۔۔۔ عمران نے کہا تو
سولہ بجے چلیا کے ہائی سب ساتھی اس طرح اٹھائے باہر چلے گئے۔
سب تم کیا کرتے ہو؟ تم نے ابھی تک اصل مشن کی
طرف توجہ ہی نہیں دی۔۔۔ چلیا نے عمران سے جواب دیا کہ کہہ
"تم غر مسدود۔۔۔ اب ہمیں مشن کی طرف توجہ دینا ہے
ضروری ہے کہ" عمران نے اسے کڑی دھڑکائی دے کر
کہا کہ وہ دہلی میں ایک کنگا پر بیٹھ گیا۔

"وہ کیسے"۔۔۔ چلیا نے دہری کڑی دھڑکائی دے کر
"شرائط اخر نے دہلی میں چھپ چکے ہیں۔۔۔ انہوں نے
اطلاعات کر رکھے ہیں۔۔۔ وہاں آنے والے دہلی کے جیسوں کی
فہمیں ہیں۔۔۔ وہاں کی جہاز۔۔۔ بات چیت کر رہا ہے۔۔۔
ہے مگر کہہ رہا ہے کہ وہاں میں ہاں تک کہ اس کے جسم میں
موجود نہیں ہے اس لئے اس کا تمام بیٹھ اب بھی سے باہر
ہونا ضروری ہے۔۔۔ یہاں اگر ہم جہاز چھپائیں تو دہلی میں
جائے تو شہر میں کرنا کہہ دے۔۔۔ ہم کو کم ہمت تو ضرور
ہوتے۔۔۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیا کہ کہہ
"نواب ہو چھپ کہاں سے حاصل کی جائے گی۔۔۔ چھپا

کہا۔

"میں جیسے کا تو کوئی سوچ نہیں ہے۔۔۔ بہت اہم ہیں کے
بارے میں اگر کسی تفصیل معلوم ہو جائے تو اس اہم میں کوئی
اتفاق کیا جاسکتا ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔۔۔ اس کے اس کے
ساتھ ایک دہلی جیسے۔۔۔ میں میں سے وہ لے گا اور اگر تم سے
گروہ کو اٹھا دیا جائے۔۔۔ ایک ساتھی کے ساتھ ہے۔۔۔ بارہویں لدا اہم
تو عمران بارہویں کو دیکھ کر چٹک چلا۔

"یہ ابھی تک زندہ ہے۔۔۔ جرح ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔
"ہاں۔۔۔ زندہ تو ہے لیکن اس کی حالت ہے کہ میرا نہیں ہے۔۔۔
صحت کے لحاظ سے۔"

"تمہارے کڑی دھڑکائی کر رہا ہے۔۔۔ یہاں کوئی میڈیکل ہاس
حاضر نہ۔۔۔ اسے غازی ہو گا۔۔۔ اگر یہ بارہویں کی عمر تو شاید اس
"رہا سے بھی زیادہ عرصے کے لئے لاکھ ہو سکتا ہے۔۔۔ عمران
نے کہا کہ صحتی سر ہاں سے کرے سے باہر چلا گیا۔۔۔ تھوڑی دیر
بعد وہ دہلی آؤ تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا میڈیکل ہاس موجود
تھا۔۔۔ پھر عمران نے کچھ ٹکڑے لے کر اپنے ساتھ شال کر کے بارہویں کا
میڈیکل مشین سے شروع کر دیا۔۔۔ اس دہلی لہائی اور پھر
نے گروہ کو راز میں بکرا دیا تو وہ دہلی سے باہر چلے گئے۔۔۔
عمران نے بارہویں کے جسم کی دیکھ کر کہنے کے بعد اسے حالت
کے کئی آپشن دکھائے لیکن چٹک کر کوئی کافی دیر تک جسم میں رہی تھی
اس لئے اس کا میڈیکل ڈیپریشن میں کافی تھوڑے میں شال ہو چکا

قد اس کے طاق مسلسلہ آئی حصار میں غول بھی جو چکا تھا
اس لئے حیران کی سرگز کو خوش کے ہاتھ لے کر کھڑا ہو گیا
فرشتہ کے دستان ہی تم ہو گئے تو حیران نے یہ اختیار ایک
طویل ساں لپٹا ہوا پیچھے ہٹ کر کرکری پر ڈال دیا۔

"کچھن گیل۔ اب اس گروہ کو ہوش میں لے آؤ۔ اب اس
سے کیا ہوا ہوا ہوا ہو گئی ہے۔" حیران نے کہا تو کچھن گیل
نے آگے بڑھ کر دستان ہاتھ گروہ کی ہاک ہر ہر پر تھک دیا۔
پھر کھڑا ہو کر اب گروہ کے جسم میں حرکت کے آخر صوبہ ہونے
شروع ہو گئے تو کچھن گیل نے ہاتھ ہٹائے۔
"نہی لے آؤ ہوا ہوا۔" حیران نے کچھن گیل سے
کہا۔

"آپ اس سے بچ چکے کریں میں زہر ساقیوں کے پاس جا
رہا ہوں۔" کچھن گیل نے کہا اور حیران کے اذیت میں سر ہٹائے
پھر مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ قصہ کی دہر اور گروہ نے کہا ہے
ہوئے آگھیں کھول دیں ہر سب سے پہلے اس نے ناشوی
طور پر اپنے کی کو خوش کی جیسی ماز میں بکڑے ہونے کی وجہ سے
وہ صرف کھسا کر ہوا گیا۔

"ب۔ ب۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تم ب۔ ب۔ کیا جلتا ہو۔ اب میں کیسے
تکلیف کا کیا۔ میں گروہ۔" گروہ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے
اس کا شکست کا ہوا ہوا ہو۔

"تھکاتے ساقی ہاک کر دے گئے ہیں گروہ اور ہم نہیں ہیں
ہاک کر دے گئے ہیں تم نے میں طوع میرے خلاف جدوجہد کی ہے
اس سے میرے دل میں تھکائی آئی ہے۔" گروہ نے کہا
قصہ لکھ دیا ہے۔" حیران نے کہا۔

"تمام ساقی ہاک کر دے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" گروہ
نے چمک کر کہا۔

"ساقی ہاک کے آدھوں کی لاشیں ہیں پڑی ہیں۔ تم انہیں
دیکھ سکتے ہو۔ اس سے تم آسانی سے اعلان دے سکتے ہو کہ میں جا
کر رہا ہوں یا نہیں۔" حیران نے کہا تو گروہ نے ہڑے ہو
اختیار پہنچ چکے۔

"کیا تم ساقی پاکیا تکلیف سزاؤں کا دہرا کر رہے ہو۔ گروہ
نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دہرا نہیں چکا گروہ۔" حیران نے سگراتے ہوئے کہا۔
مگر مگر تو کوئی میں میراں خلوں میں ہاک کر دیا گیا
تھک گئے تو جی رہت ہی تھی اب میں نے جی رہت گراؤ باہر
گروہ کی تھی۔" گروہ نے لکھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں کھلا رہت ہی تھی۔ اب ہاک ہونے سے وہ ایک
بہر کے نکلیں گے۔" حیران نے کہا اور آہستہ ہاک بھی میرے ساقیوں
نے کیا تھا۔" حیران نے سگراتے ہوئے جواب دیا۔

"مگر تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔" گروہ نے پھر لے خاسول

رہنے کے بعد کہا۔

"سنو گروہل تمہارے ساتھ ہی گئی ہے۔ مہنت کی قوت بڑی ہے۔ بعد فرس پر بھی تک۔ پہلے تک ہاکیں اور اس وقت موجود ہیں۔ ہانڈوں کوئی لگے کے بعد ہوش میں آ گیا تھا۔ جب میں پہنچا تو ہم نے اس کی جان بچانے کی کوشش کی لیکن زیادہ عرصہ نہ چلے کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گیا اس لئے تم مجھے سمجھو کہ ہم سب اپنی بگھڑی کی مدد پر دوسروں کو ہلاک کرتے ہیں اور ہماری چوٹی کوشش ہوتی ہے کہ بغیر کسی صفحہ کے کسی کو ہلاک نہ کریں اس لئے ہمیں رکھو اگر تم نے ہمارے ساتھ تعاون کیا تو ہمیں بھی رہی جان دیا جائے گا۔"۔۔۔ عربوں نے اچھا سمجھ لیا۔

"میں قسم کا قانون۔"۔۔۔ گروہل نے چمک کر کہا۔

"ہمارے ملک کا ایک بڑا امیر سلطان ملا جنگ میں تمہارے گراؤ باہر کی قوتوں میں ہے۔ ہم نے اسے جی سہمت اور دنیا واپس اپنے ساتھ لے لیا ہے۔ اس سلسلے میں اگر تم کوئی تعاون کر سکتے ہو تو بڑا بڑا۔"۔۔۔ عربوں نے کہا۔

"میں کیا تعاون کر سکتا ہوں۔ میں تو خود جنگ میں ہائی نہیں ہو سکتا۔ گراؤ باہر ایسے حالات میں ہے کہ خود ہے اس لئے وہ میری بات کسی صحت سے بھی نہیں مانے گا۔"۔۔۔ گروہل نے کہا۔

"تو پھر تم ہمارے لئے قاتلہ حد جیت نہیں ہو سکتے اس لئے ہمیں رہی جان دے کا ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔"۔۔۔ عربوں

نے اپنی سرحد لے کر کہا۔

"میں کر سکتا ہوں۔ تم وہ کام لگے کہ سب ہو رہی گری نہیں سکتا۔"۔۔۔ گروہل نے جواب دیا۔

"کوئی ایسا راستہ ملتا ہے جس سے ہم جنگ میں داخل ہو کر سب سے آدمی تک بچے سکیں۔"۔۔۔ عربوں نے کہا تو گروہل نے اہتمام چمک چلا۔ ایک بار اس کا دھوکا دیا کہ وہ کہا جاتا ہے لیکن پھر اس نے خود بچے لگے۔ اس کے چہرے کے ڈانٹ بکثرت بدل گئے۔

"تمہارا کوئی راستہ نہیں ہے۔"۔۔۔ گروہل نے چہرے کے ڈانٹوں کے بعد کہا۔

"آدمی بار کہہ رہا ہوں گروہل کہ اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔"۔۔۔ عربوں کا لہجہ بکثرت بدل گیا۔

"میں ہائی کیا کوئی راستہ نہیں جاننا اور لیا کوئی راستہ ہے ہی نہیں۔"۔۔۔ گروہل نے بھی اس پر قہر سے سخت لگے نہیں کہا۔ وہ ہائی سولے مدافع کا آدمی تھا۔ یہی آدمی وہاں کسی بات پر اڑ جائی تو پھر اس کی زبان کھولتا آسمان کا کام نہیں ہوتا۔

"بھائی! ہماری میں لڑنا کوئی ٹھہر چکا ہو گا۔"۔۔۔ لے آؤ تاکہ میں اس کی زبان کھولوں۔"۔۔۔ عربوں نے کہا تو جیلا بھی نہ ہو جو قدم اٹھاتی ہوئی ایک کونے میں سو ہو رہی سی لہری کی طرف بڑھ گئی۔

اسی صحت کہہ رہا تھا۔ تم میرا ہات پر چھین کھڑے۔ مگر
 نے کہا۔

”ابھی سب کچھ سامنے آ جائے گا۔ سب تمہیں خود اپنے آپ سے ہندو نہیں ہے تو پھر مجھے کیسے ہو سکتی ہے“۔ عربوں نے جواب دیا کہ ہمیں غلی غلی اللہ کی سے ایک نور وحد فخر لکھ کر ہاتھیں غلی غلی اس نے آ کر وہ فخر عربوں کے ہاتھ میں دے دیے۔ عربوں کو کتنا سے اللہ اور اس نے اپنی کرسی اللہ کو ترسا کی کرسی کے سامنے رکھی اور اس کے ساتھ ہی اس کا فخر تھا ہاتھ غلی کی کسی جگہ سے گھوما اور کمرہ گروما کے غلی سے لگے ہاتھ ہے ساتھ چچ سے گریغ اللہ اس کا ایک تھا آدھے سے لپٹا کت چچ تھا اور ابھی اس کی چچ کی باز محض ختم نہ ہوئی تھی کہ عربوں کا ہاتھ ایک باز پھر گھوما اور ترسا کا دھرا لٹکا بھی آدھے سے لپٹا کت گیا۔

”اب تم سب کو تار کے گروہ... صرف نے کڑی پڑھنے
 ہوئے کہا اور ہر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹکڑے کا دوسرا
 پٹے ہوئے گروہ کی وضاحت کے سامان اٹھ اٹے۔ ہلکا مٹی کی
 رنگ پر مار دیا اور نہ صرف گروہ کے حل سے پھلے پھلے
 گئیں بلکہ اس کا مادہ میں بکڑا ہوا جسم بھی درج ہوتی تھی کڑی کی
 طرح ہلکے رنگ پر۔“

"ہذا کن ماہات ہے"۔ "ہاں"۔ "میرے بھائی کے لیے"

فہم اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کھڑک کر بھڑکی ضرب اس کی
پیشانی پر لگائی تھی۔ لگے پر کا دھک کر سوتا تھا۔ انھیں آدمی سے
نیلون پائپر فل آئی۔ فہم اس کا چہرہ دیکھ کر شراپہ ہو گیا۔ فہم اس کا
جسم اس طرح کا پیٹ لگ گیا تھا جیسے اسے جالے کا پیر پیر چڑھ
گیا۔ فہم اس کے منہ سے عجیبی دھل دی تھیں۔ فہم اس کا ہر
کھل کر دیکھا تھا۔

”میرا کب تک نہیں معلوم“۔ مگر سوائے اس سے دیکھ کر
 انسان کے دل پر عرصہ کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آتا ہے اس بار
 غریب کا بدل چلنے غریب سے بیکر غلبہ نکالے اس کے جنم میں
 موجود کچھ بات ختم ہو گئی ہے اور انہیں جیسے چار ہو کر رہ گئی
 ہیں۔ میں غصوں پر رہا تھا جیسے وہ انہوں کی ہوائے چار کا کوئی
 حصہ ہو۔

”نہ۔ چاہنگل میں جانے کا ظہیر نور“ قلم و بات کوں سا ہے۔“

مکرمین نے اچھائی سرور لکھی اچھائی نکماد لکھی میں پوچھا۔

ایک عجیب بات ہے کہ جو بات ساری ساری پہلی طرف سے آئے۔

[illegible]

کام کر رہا ہے اور وہ فیما کرتے پر غور فرمائیے کہ گروہ پہلی
سوئے دماغ کا آئینہ تھا اس لئے شخص کی عورت پر اس نے وہ ضربیں
کے باعث کہ وہ غلط تھا۔ پھر عمر ان اس سے ملانے کتاب کا گروہ
عزت و شرف۔

”لو“۔۔۔ عروا نے کہا اے اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود خمر اٹھا کر سوا کے چے میں دے دے تک کہ صحت ہو گیا۔ گیس کا ملاوہ بھی بکڑا ہوا جسم چھ لکھوں کے لئے بڑا حد تک اس کی آگھیں بے نور ہوتی رہی تھیں۔

”کیا مراد اس سے کہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا۔“

میں نے اس کے لئے ایک نیا مکان بنوا دیا۔ یہ مکان آج بھی وہاں ہے۔

"اب کیا پروگرام ہے؟"۔۔۔ بلال نے پوچھا۔
 "ایک راستہ سامنے آ رہا ہے۔ گو اس میں کچھ مصلحتیں بھی ہیں، لیکن بہر حال آگے بڑھنے کے لئے فریک نوٹ۔ اب ہم کم از کم آگے بڑھ سکیں گے۔"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں جو حرکت دیا کرتے تھے وہی صاف کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

مگر وہاں پہنچے تو انہیں آگ لگی تھی۔ سوچا تو کہ سامنے میرے
 بچے تھے۔ ان کی گھنٹی بج رہی تھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر دھڑکا اور
 فرار ہوا۔

"ہیں۔۔۔ گراہا مرنے لپہ قصوں لگے میں کہا۔
 "جانب سے وہی سے کال کا جواب نہیں مل رہا۔۔۔۔۔ دوسری
 طرف سے ابائی منہ ہوا۔ لگے میں کہا گیا تو گراہ باہر چٹک
 چلا۔ وہ آواز سے بیان کیا تھا کہ فون کرنے والا ہیڈ کوارٹر پہنچ
 پہنچے۔۔۔

”کیوں طلب نہیں مل رہا۔“ مگر اس شخص نے اپنے لیے یہی
 کہا جسے اسے سہاڑے کی بات سمجھ نہ آئی۔

کسی بات پر تو مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ چاہے وہ پہلے کسی
میں سے نہ ہو۔ میں بہت سے آدمی بھی نہیں کوئی کال تو انڈر

نہیں کر رہا۔۔۔ سہاٹے نے جواب دیا۔

"تم نے کیوں کال کی تھی وہاں؟" گراٹ ماسٹر نے پوچھا۔

"مگر سوا لے سو گھر سے داخل کرتی تھی اس کی وجہ سے
بچہ کو در کو دینی تھی تاکہ اس پر آپ کی حسی شکریہ لی جاسکے لیکن
جب گھر والے مقررہ وقت پر کال ہی نہ کی تو بچہ انتظار کرنے کے
بعد میں نے خود وہاں کال کی لیکن وہاں سے کوئی جواب نہیں مل
رہا۔۔۔ سہاٹے نے مزید اصرار کیا کہ میں جواب دیجئے گا۔"

"میں معلوم کرنا چاہتا تھا۔۔۔ گراٹ ماسٹر نے کہا کہ اس کے
ساتھ ہی اس نے کرپل کو روک دیا تھا۔"

"لیکن گراٹ ماسٹر۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مزیداد آمد
حالی دی۔"

"معاذ میں کرا کہ اسے اپنا کرا۔ فوراً۔۔۔ گراٹ ماسٹر نے
خط لکھ لیا کہ اس کا لہ اس کے ساتھ ہی اس نے آپ جیسے سے
دیکھ دیکھ دیا۔"

"وہاں کیا ہو سکتا ہے۔ ماسٹر دی تو اچھا معلوم ہو گا کہ اسے
گھر سوا وہاں ملتا ہے۔ مگر وہاں کیا ہو سکتا ہے۔۔۔ گراٹ ماسٹر نے
دیکھ دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے اشارہ میں کہا کہ چند لمحوں بعد فون کی
گھنٹی بج اٹھی تو گراٹ ماسٹر نے دیکھ لیا۔"

"کرا کو لائی ہے گراٹ ماسٹر۔۔۔ دوسری طرف سے مزیداد
لکھ میں کہا گیا۔"

"کرا ہات۔۔۔ گراٹ ماسٹر نے اچھا دیکھ دیکھ لیا۔"

"کرا کو ہیل رہا میں گراٹ ماسٹر۔۔۔ ماسٹر نے۔۔۔ پتہ نہیں
ہو گیا۔ اچھا مزیداد آمد حالی دی۔"

"کرا کہ تم سے مل جاتا ہے۔۔۔ گراٹ ماسٹر نے
پوچھا۔"

"میں گراٹ ماسٹر۔ وہاں کا مشیری اچھا دیکھ لیا کہ میں
ہے۔۔۔ کرا کو لے جواب دیجئے گا۔"

"مجھے معلوم ہے اس لئے تو میں نے نہیں کال کیا ہے۔ ماسٹر
اس سے بچہ کو در کو کال کا جواب نہیں مل رہا اس لئے تم فوری طور
پر وہاں پہنچا کہ وہاں سے مجھے فوری طور پر کھل دیکھ دو۔ گراٹ
ماسٹر نے کہا۔"

"میں گراٹ ماسٹر۔۔۔ دوسری طرف سے اچھا مزیداد لکھ
میں کہا گیا۔"

"مجھے پتہ ہے کہ وہاں پہنچا کہ مجھے فوری دیکھ دو۔۔۔
نیا حکم ہے۔۔۔ گراٹ ماسٹر نے کہا کہ اس کے ساتھ ہی اس نے
دیکھ دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے اشارہ میں کہا کہ چند لمحوں بعد فون کی
گھنٹی بج اٹھی تو گراٹ ماسٹر نے دیکھ لیا۔"

"میں۔۔۔ گراٹ ماسٹر نے اپنے قصوں لکھ میں کہا۔
"کرا کو ہیل رہا میں ماسٹر دی ہے۔۔۔ دوسری طرف سے
کرا کو کی دیکھ لیا کہ وہاں حالی دی تو گراٹ ماسٹر نے اچھا

چمک چڑا۔

"کیا ہوا ہے وہاں؟" گراٹ ماسٹر نے حیرانہ لہجے میں پوچھا۔
 "میں تو سمجھتا ہوں ہوا ہے۔ ہاتھوں کی لاش اسی مسجد ہے۔ گرس
 کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان دونوں کی لاشیں سڑاؤ میں پکڑی
 ہوئی ہیں۔ ہاتھوں کی ہاتھوں کے کھنڈوں کی لاشیں بھی پکڑی
 سڑاؤ میں اس کے ساتھ ہی پانچ سڑاؤ کی لاشیں بھی پکڑی ہیں۔
 شیشیں دم میں بھی لاشیں پکڑی ہیں۔ کرا کو اس طرح ہلا دیا
 ہے۔ لاشیں طہ پر اسے کر رہا ہے۔

"یہ سب کس نے کیا ہے اور کیوں کیا ہے؟" گراٹ ماسٹر نے
 بے اختیار پوچھ کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے گراٹ ماسٹر کہ یہاں ایسے انگلیات مسجد میں
 کہ یہاں ہونے والی تمام مشکوک چیزیں ہوتی ہیں اور ہر جگہ کی
 ہاتھوں میں لاشیں ہوتی ہیں۔ میں اسے چمک کر رہا ہوں۔ ہر آپ کو
 تفصیلی رپورٹ دیتا ہوں۔" اس بار گراٹ کو لے لیئے ہوئے لہجے
 میں کہا۔ وہ شاید لاشیں طہ پر لیئے ہوئے لہجے سے ڈرے
 گیا۔

"لیک ہے۔ چمک کر کے مجھے فوراً رپورٹ دے۔" گراٹ ماسٹر
 نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مسجد کے دہانے اس کے
 چہرے پر سرٹیکل لگی۔ شاید وہ اس کے گھبراہٹ کا اچھی دم
 ادا تھا اور گرسا اس کے گھبراہٹ میں تقریباً رینگنے کی جہتی کی جھلک

دیکھا۔

"کھنڈوں پر سب کچھ کھنڈ پانچیا نکتہ سرٹیکل کے دہانے
 گھبراہٹ کی کھنڈوں نے دے۔" اچانک ایک خیال کے آتے ہی
 گراٹ ماسٹر نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"مگر کیا ہے تو میں اس سب کو چھائی جبرٹاک مسجد میں
 ہے۔" گراٹ ماسٹر نے چہرے سے تاملی رہنے کے بعد ایک بار گراٹ
 بھڑکتے ہوئے کہا اور تقریباً نصف گھنٹے بعد ایک بار گراٹوں کی
 کھنڈوں کی آہی تو گراٹ ماسٹر نے چہرے پر دھما کر دھما دیا۔
 "میں نے۔" گراٹ ماسٹر نے لہجے میں کہا۔

"کرا کو ہلا دیا ہے گراٹ ماسٹر۔ شاید وہاں سے۔" دھری
 طرف سے کرا کو کی آواز چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے
 کہا کہ اس نے چہرے میں مسجد میں کرا کو کی لاشیں دیکھ کر
 سب کچھ معلوم کر لیا ہے اور پھر اس نے تفصیلی رپورٹ کر
 دی کہ وہ مسجد میں کرا کو کی لاشیں کو بے ہوشی کے عالم میں سڑا
 دیا کر رہا ہے۔ پھر اس نے اس سے ایک کی رہائی
 اور اسے شیشیں دم میں لے جانے اور پھر وہاں اس آواز اور
 گرسا کے دہانے ہونے والی لاشیں، ہاتھوں اور اس کے ساتھیوں
 کے ہاتھوں سے لے کر گرسا کو بے ہوشی کرنے اور پھر اس
 آواز کے ایک دم میں جا کر سڑاؤ اور اس کے آدھوں کو ہلاک
 کرنے اور بے ہوشی کر سڑاؤ اور ہاتھوں کو جو شہرے ڈھکی لہجے میں

حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"نہیں یہ بات میرے فرائض میں کیوں نہیں لائی گئی۔" گروہ باہر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکل دیں میں پہلی تحصیل مسجد سے جاؤں۔" برائے نے جواب دیا تو گروہ باہر نے بے اختیار ہنسنے لگا کہ کسی کی چند سے کمر لگائی۔

"موت ہو میں نے اسے آج تک پڑھا ہی نہیں۔ میرا خیال تھا کہ اس میں قیامت کی تفصیل ہو گی۔ اگر میں دیکھ چکا ہوں تو کسی صورت گروہ کو زندہ نہ پھوڑتا۔" گروہ باہر نے جواب دیا کہ اسے کہا مگر برائے نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ خاموش بیٹھا۔

"پاکستان کا ایک اہم سرکاری آدمی جس کا نام سر سلطان ہے۔ وہاری قمریٰ میں ہے۔" کیا تمہیں معلوم ہے گروہ باہر نے ہنسنے لگے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہیں جانتا۔ وہ قمریٰ دسے میں موجود ہے۔" برائے نے جواب دیا۔

"پاکستان سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جس میں وہ شخص ہے۔ آفیسر وہاں ہیں اس آدمی کو پھرنے کے لئے جہاز بھیج چکا ہے۔ گروہ باہر نے انہیں گروہ ہی کر لیا تھا کہ وہ وہاں کر کے ہمارے ہی لے آئے تھا لیکن وہاں سے آتے ہی انہوں نے پکڑے تھے۔

گروہ گروہ بھی ان کے پاس آنا گیا اور وہ دن کے پانی پر لٹ گیا۔" گروہ باہر نے کہا تو برائے کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس نے کوئی بات نہ کی بلکہ خاموش بیٹھا۔

"موت ہو میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ ان ایجنٹوں نے گروہ سے ایک دسے کی پہلی تحصیل معلوم کر لی ہے اور وہ ہاتھ ہو کہ ایک دسے قیامت سے ہیں۔ یہ ایجنٹوں کے لئے کسی سائنس چپ کی ضرورت نہیں ہے اور اب ہیٹا یہ ایجنٹ ایک دسے کے دسے ایجنٹوں کے لئے ہیں اس آدمی کو دہا کر ہاتھ لے جانے کی کوشش کریں گے۔ تم دیکھ کر تم ہو ایک دسے کے ایجنٹ ہو کسی طرح ان کا فائدہ نہ لے سکتے ہو۔ انہی طریقوں کے ساتھ ایک دسے دسے گروہ جیسا لڑاؤ انہی آدمیوں سے نہ ہونا چاہئے تھا۔" گروہ باہر نے کہا۔

"جانتا ہوں کہ کام تو ہے۔" آسان ہے۔" برائے نے کھل وار جواب دیا لیکن اس سے جواب دینے نہ لگا۔

"آسان ہے۔" کہتے۔" گروہ باہر نے چمک کر پوچھا۔ "جانتا ہوں کہ کام تو ہے۔" آسان ہے۔" برائے نے کھل وار جواب دیا لیکن اس سے جواب دینے نہ لگا۔

بھلی یا کئی سہولت پہنچا دیک وہ میں مانگ رہا ہوں تو یہ
اسے منوں میں چپ کر پالتی ہیں اس لئے یہ لوگ جیسے ہی ایک
دے میں مانگ منوں کے اور بھی بھالوں میں کا تار کر دیں گی۔
برائے نے جسے اطمینان کمرے لے میں جناب دیا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ وہ لوگ میرے جیسے ایک دے کو
کس کرنے کی کوشش کریں گے۔" جنس۔ جب انہوں نے
گروہ سے سب ایک مسلم کر لیا ہے تو انہیں جتنی بھی بھالوں کے
دارے میں بھی مسلم نہ کیا ہو گا اس لئے وہ کسی صورت بھی ایک
دے چھ کر کس کرنے کا علم سول نہیں لے سکتے۔ وہ لانا کسی
لاٹھی یا کشتی کے اور یہ ایک دے کس کریں گے۔" گروہ باہر
نے اگلی طرف لے کر گیا۔

"مگر تو وہ اور بھی آسانی سے دے چائیں گے جیٹ۔" برائے
نے اسی طرح اطمینان کمرے لے کر گیا۔

"وہ کیسے پڑا۔" گروہ باہر نے غصے سے کہا۔
"جیٹ۔ ایک دے کے دونوں اطراف میں کشتی نصب ہیں۔
ہم ایک لے میں ان کی لاٹھی یا کشتی کو اڑا دیں گے تو سب
برائے نے جناب دیکھتے ہیں۔

"مگر ہاں۔ یہ ایک ہے۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔ تم بہ
اب تمام اطلاعات کی مسلسل گمانی کہ اگر تم نے یا تمہارے ک
بھی ساتھی نے سولی یا بھی قتل کی تو تم سب اپنی جانوں سے

باز رہو جھوٹے۔" گروہ باہر نے کہا تو برائے ایک جھگڑے سے کڑا
ہو گیا۔

"میں گروہ باہر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔" برائے نے
فری ادا میں جھگڑ کرتے ہوئے کہا کہ گروہ باہر کے اہل
شمار ہونے پر وہ خود کو جرحہ قدم اٹھاتا ہوا عدالت کی طرف
بھاگ گیا۔ برائے کے آفس سے باہر جانے پر گروہ باہر نے فون کا
دھماکا لگایا اور کڑی لکھ کر تین بار دیا۔

"میں۔ گروہ باہر۔" دوسری طرف سے مزاحیانہ آواز چلی
گئی۔

"کاشک کو میرے آفس کچھ۔" گروہ باہر نے پوچھا
لے میں کیا وہ اس کے ساتھ ہی اس نے دھماکا ایک بار لکھ کر لیا
یہ دے سے بچ کر۔ کئی دن بعد دوبارہ کلا اور ایک لے تو اور
جذباتی جسم کا آبی اور دال اور اس کا پھر دیکھ کر ہی اعلان ہو
پاتا تو کہ اس نے دیا کے گرم دھماکا پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔

"مگم جیٹ۔" اس آواز نے سلام کرنے کے بعد دوبارہ
لے میں کہا۔

"مگر کاشک۔" گروہ باہر نے کہا تو وہ آبی سے کاٹک کہا
کیا کہ ساتھ یہ سمجھ کر ہی پڑ گیا۔

"میں مسلم ہے کہ سولی توڑیں میں ایک ڈھیلی آبی سورا
ہے۔" گروہ باہر نے کہا۔

"نہیں چھوڑو۔ یہ میری ہی تحریر ہے۔" کاتب نے
 قدمے جھرتا کرے لہجے میں کہا۔

"اسے مانیں لے جانے کے لئے پانچواں تھکوت سروں کا ایک
 گروپ میں مشورہ کیا ہے۔" گروپ ماسٹر نے کہا تو کاتب نے
 اکتیار چمک چڑا۔

"تو کیسے چھوڑو۔ یہ توک اس جنگ میں ہاں ہوتے ہی ہار
 ہو جائیگا جسے وہ بھگواند تک تو وہ توک کسی بھی صورت میں بھی
 سکے۔" کاتب نے جھرتا کرے لہجے میں کہا۔

"ابھوں نے خبر دلائی میں ہاں ہو کر گروپ کو تھیر لیا اور گروپ
 سے ابھوں نے ایک دسے اور وہیں سے بھگواند میں ہاں ہونے
 کی پمپلی تحصیل معلوم کر لی اور اس کے ساتھ ہی ابھوں نے
 بھگواند کی احمدی تحصیل میں معلوم کر لی ہے۔" گروپ ماسٹر نے
 کہا تو کاتب کے چہرے پر جھرتا کے ہڑات ابھرا آئے۔

"لیکن چھوڑو۔ گروپ تو جنگ میں ہاں ہی نہ ہو سکا تھا اور
 اسے یہ سب بکے کیسے معلوم ہو گیا۔" کاتب نے کہا۔
 "اس بھگواند کی تھیر کا اچھا راج گروپ تھا۔" گروپ ماسٹر نے
 کہا تو کاتب نے بے اکتیار ایک طوٹا ساٹس لیا۔

"لیکن چھوڑو۔ ایک دسے سے کیسے بھگواند تک سکے ہیں۔
 ایک دسے میں ابھوں نے دھرتی جھانڈیں کی کھرت ہے اور اگر
 لاٹھی پر آئے تو اس صورت میں بھی بھانڈا آسانی سے اٹھیں ہوتے

دسے کا اور اگر بھگواند تک سکے تو بھگواند میں ہاں ہوتے ہی
 لہجے چاٹیں گے۔" کاتب نے کہا۔

"تو بھگواند کی خبریں اور تھیرت واک توک ہیں اور یہ بھی ہیں اور
 کہ اگر وہ اس بھگواند کی خبریں لے جانے میں کامیاب ہو سکے
 تو پھر گروپ کی ساکھ بھگواند کے لئے طم ہو جائے گی۔" گروپ
 ماسٹر نے کہا۔

"سہیا میں جھن ہی نہیں ہے۔ چھوڑو آپ بے فکر رہیں۔"
 کاتب نے ابھوں کو کرے لہجے میں کہا۔

"میں نے بھانڈا کو اکت کر دیا ہے اور تم بھی اکت رہو۔ بھگواند
 میں کی لاشیں چاٹیں۔ دیکھو میں نے بھانڈا میں گراؤ کو بھی علم
 دے دیا ہے کہ وہ ابھوں کو لکھ کر کے گولیاں سے لایا دے۔
 اور ہاں میں جھن کی ہر صورت میں ہاکھ چاٹا ہوں۔" گروپ
 ماسٹر نے کہا۔

"سہیا ہی ہو گا چھوڑو۔ بھانڈا کی اہانت کے بغیر نہیں بھی
 نہیں ہو سکتی۔ یہ توک ہاکھ تھیرت واک میں لکھیں بھانڈا کے
 بھگواند کا بھانڈا علم ہی نہ ہو گا کیونکہ اگر ابھوں نے گروپ سے بکے
 معلوم کیا بھی ہو گا تو وہ صرف تھیرات کے ہاسے میں ٹا سکا
 ہے۔ بھانڈا ہونے والے انتظامات کے ہاسے میں اسے بکے معلوم
 ہی نہیں تو۔" کاتب نے کہا۔

"تھہ ہاں۔ تم نے میری تمام تھوٹیں دھ کر دی ہے۔ اب میں

پہلی طرح مطمئن ہوں۔ لیکن پھر بھی تم پہلی طرح اہمیت دیتے۔
گراٹو اس پر نے کہا۔

”نہیں غلط۔“ لالک نے جواب دیا۔

”کیونکہ اب تم جا سکتے ہو۔ کوئی اہم بات ہو تو مجھے فون پر
دہشت دے دیجئے۔“ گراٹو اس پر نے کہا۔

”نہیں غلط۔“ لالک نے کہا اور لالہ کو روٹی دھاتے کی
طرح دھاوا چا گیا۔

حرمین کے تمام ساتھی اس صاف صاف جڑ سے کی ایک دہائی
کھدائی کی گئی تھی۔ سوجھ بوجھ۔ حرمین سے گل کر حرمین نے
ایک بیک فون پتہ سے انہیں لالک کے لاپتہ ہونے کی اطلاع کا
ایک ایسی معلوم کیا جو ساحل کو پہنچ گیا تھا۔ حرمین نے اس پر
حرمین نے انہیں فون کر کے یہ گولی حاصل کر لی تھی۔ حرمین کی طرح
جب میں ابھی رقم سوجھتی تھی جس کے اسیلے اس نے آسانی سے
میں کی تباہی کی لاپتہ پہلی کر دی تھی اور گولی میں نکلی کر پہلی
گئے وہاں سوجھ چکا تھا کہ یہ رقم لالہ کی تھی اور چکا تھا کہ یہ رقم لالہ کے
ہاتھ چا گیا تھا۔ حرمین نے اسے قانع کر دیا تھا۔ گولی میں لالہ
پھر بھی سوجھتی تھی۔ حرمین نے اپنے ساتھیوں کو گولی تک سوجھ دیتے
تھے۔ کہا کہ وہ خود لالہ کے ہاتھ چا گیا۔ اسے گئے ہوئے تھے۔
تاکہ سوجھ کر گئے تھے لیکن ابھی تک اس کی واپس نہیں ہوئی تھی تاکہ

اس کی ہم سوجھ بوجھ میں اس کے ساتھیوں نے آرام کرنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ عمران نے گرسوا سے جس علاج کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں وہ اس کے بارے میں اطلاعات کرنے کے لیے تھا۔ البتہ نعمانی اور چوہان دونوں کوشش کے برعکس اس کی کوشش پر پیچھے ہٹے تھے تاکہ گمراہی نہ کریں کیونکہ جس طرح عمران نے علاج دیا میں تو اس کی فلاح کے لیے تھا اور نہ ہی گمراہی کی طرف اس کا کوئی تعلق تھے۔

"تو اسے اس لیے کہ آپ کا سامان نہیں ہے وہ بدبرق کے طور پر سے نچنے کا طریقہ بھی تھا کہ ہم ایک آپ کر لیں۔" نعمانی نے کہا۔

"نیک۔" طارق ان میں وہ تمام افراد جنہوں نے بھی دیکھا وہ وہ چوک کر اچھے لگے ہیں۔" چوہان نے چمک کر کہا۔

"یہ تو ایک ایسا بے ہوشی کے عالم میں وہی لے گئے تھے وہ وہ واپس چلے گئے جہاں کے اور ہوا فضا جو اسے اس سوجھ بوجھ میں نہیں فرما سکا تھا۔" نعمانی نے جواب دینے سے کہا۔

"ہاں۔" کہانی کی بات درست ہے اور شاید اسی لیے عمران صاحب ہلے ہوئے تھے اس کو بھی ایک شخص سے کہہ گئے ہیں۔

چوہان نے انہماک میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب نے گرسوا سے علاج لے لیا۔"

بارے میں کوئی حقیقت نہیں تھی۔" نعمانی نے کہا۔

اسی جیسا کہ گرسوا سے پتہ چکے تھے کہ وقت عمران صاحب کے ساتھ تھیں۔ انہوں نے قائل ہے کہ گرسوا نے اس بارے کے اندر رچے ہوئے علاج کو ایک کلچر دے دیا ہے تاکہ ایسے ماسٹر کی فلاح کی ہے جسے وہ ایک دے کہ وہاں تو یہ ایک دے تو یہی ہے۔" چوہان نے جواب دیا۔

"لیکن اس دے کا بھی کیا فائدہ۔ اس دے کے دلوں طرف میں بھی ہے کہ اس میں بھی ہمہ حال ہوا گمراہی کے سبب آدمی سوجھ بوجھ میں کے تاکہ اس دے سے کوئی ان کے ہیکل کو ایک نسخہ لے لیں۔" نعمانی نے کہا اور اس سے پہلے کہ چوہان کوئی جواب دینا کوشش کے چاہے کہ اس کے بارے میں وہاں کی آمد جتنی دیر تو وہ دلوں کو کر کے ہو گئے۔ نعمانی بخوشی سے برعکس کی بیڑیوں پر کر گئے کہ اس کو اس کا چاہے کہ اس طرف بوجھ ہے کہ اس نے پتہ نہ کیا تو وہ سوجھ بوجھ کار بولوں سے اچھا آگے۔" ایمانیک سید پر عمران قائل ہیں اس کا پتہ ہلا ہوا تو نعمانی نے چاہے کہ وہ عمران نے کار پتہ میں مدد کی اور کار سے نیچے اتر آیا۔ اس نے کار کا تھپیوٹلہ کھول کر تھپیوٹلہ پر سے ایک پتہ تک کا قیام اور قائل ہوا۔

"مجھے دے دیجئے عمران صاحب۔" چوہان نے آگے بڑھے۔

"اسے تم نے مجھے بھوکا لیا۔ کئی ہے۔ میں خود کو روک لیتا
آپ کو ایک آپ کا اور کتنا دانا ہے۔" عمران نے ایک اس کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے بچے پر میری شکرانہ عرض ہے آپ میں بھائی
جانی ہے۔" چچا جان نے سگراتے ہوئے کہا۔

"میریں صاحبہ ہم بھی بھی سوچ رہے تھے کہ ہمیں ایک
اپ بھائی کر لینا چاہیے۔" نعمانی نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"اے۔ میں ایک آپ کا سامان لے آؤں۔ ہمیں ایک آپ
کرتا ہے کیلک ٹور میں لایا جاتی خوش بردی ہو گی۔" عرض
نے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ نعمانی دم پر عمران کی آواز کا سن کر
خام ساجی بڑے کمرے میں بھی گئے۔ پھر عرض کے کہنے پر سب
نے رانی دانیا علیہ پہلی کر کے۔

"عمران صاحب۔ اصل میں کیا ہوا ہے۔" محمد نے عرض
سے خطاب کر کے کہا۔

"اس اصل میں کے لئے تو میں ابھر کے فٹ مینی ایک دے
کے راجے پاؤ گروپ کے لئے کھڑا کرنا ہے کہ وہاں سے ہم نے
میراٹھوں کو بھاڑ کر کے تھوڑے عرصہ میں لے چکا ہے۔" عمران
نے عجب لہجے میں کہا۔

"نہیں کیجئے۔" محمد نے چونک کر کہا۔
"میں تم سب کو پہلے ایک دے کی تفصیل داتاں۔" عرض

نے سگراتے ہوئے کہا۔

"میں پہلے ہی میں چھوڑا تا مگر میں وہاں لے جو کہ
تلا ہے اس کے قوت تو یہ مدت نام مانتے سے لوانا خطرناک ہے
مگر بڑا خطرناک ہے۔ کہ اسے اگر اسے دے کہا جائے تو لوانا
بڑا ہو گا۔" محمد نے کہا۔ رانی سب ساجی غامض پہلے ہوئے
تھے۔

"یہ امکان خود پر اسے دے ہو سکتا ہے لیکن ہے تو نام رات
اس لئے بہر حال ہمیں بھی مانتے اختیار کرنا ہو گا۔" عمران نے
کہا۔

"لیکن اس مانتے میں دیر آپ کشت خود دیر لے جھلاہوں کی
کڑوتے ہے اس لئے ہم حیر کر اسے کہاں نہیں کر سکتے اور اگر کسی
کوئی پر ہم نے سڑ کیا تو ہماری کوئی کو بھراؤں سے الٹا ہوا جائے
گا۔" محمد نے کہا تو عمران نے اختیار لیں چلا۔

"چھوڑا نے تو تمہیں اچھا سمجھا دانا ہے۔" عمران نے کہا۔
"جو کہ اس گروپ کے لئے تلاش میں لے دیا تھا ہے۔" محمد
نے خطاب دیتے ہوئے کہا۔

"تلا نے جو کہ تلاش ہے وہ سمجھ ہے کہ ان دیر لے
جھلاہوں کی وجہ سے قوالے ایک دے کہا ہوا ہے۔" عمران
نے خطاب دیتے ہوئے کہا۔

"میریں صاحبہ ہم بھی اپنی آواز کے اسے بھی تو اچھا ہر

کوسب کے کئے ہوئے چرے ہے اظہار تک سے مجھ۔
 "سیدی عمران صاحبہ۔ ہاں یہ پست میرے ذہن میں نہیں
 آتی تھی۔" کچھ گھٹیل نے طویل سانس لیے ہوئے طلعت
 صبر سے لہجے میں کہا۔

"نہر اس جگہ میں کیا لے آئے ہو۔" جلیا نے
 جھانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس میں میرا کی کے کام نہیں ہیں اور اٹھ ہے۔" عروین
 نے جواب دیا۔

"تو پھر کیا ہم کام لیاں میں ایک دوسے دکرائیں کر جائیں گے۔"
 جلیا نے پوچھا۔

"مگر لڑنے تو ہمارے کو منظور ہوتا تو ایسا ہی ہو گا۔ میں رات بولنے کا
 اظہار کر رہا ہوں۔" عروین نے اس بار کچھ لہجے میں ہاتھ کرتے
 ہوئے کہا۔

"لیکن لڑن گوشہ خور دہریل جھانپوں کے پاس سے میں آپ
 نے کیا سوچا ہے عمران صاحبہ۔" عروین نے کہا۔

"جیسا آسان ماحول ہے۔ گوشہ خور اور دہریلے پہلے سول
 روشنی میں حرکت کرتے ہیں۔ اندھیرے میں یہ ہے جس اور حرکت
 سچے ہیں اس لئے یہ رات کو دیکھ کر حرکت میں آ سکیں گے۔
 اس کے علاوہ حلقہ باحکم کے طور پر میں نے وہ خوشبو خرید لی ہے
 جسے جلا کر دھنس پر لگایا جائے۔ جلا کر دھنس دے گا۔ ع۔ ع۔ ع۔

جتنی ہے جھل ہے گوشہ خور جھانپوں ہوتی ہیں۔ اس کے جسم سے
 لٹکا کھڑکھڑاتی ہوئی ہے کہ یہ گوشہ خور اور دہریل جھانپوں
 دونوں کے ساتھ ہیں اور خوشبو سے کھڑکھڑاتی ہوئی ہے جس اور حرکت ہو جاتی
 ہے۔ یہ اچھائی تھی پر لگم ہے اس لئے جلد امراء کے بھی خاص
 نگاہ سے اسے احتیال کرتے ہیں۔" عمران نے کہا۔

"انکی سمیت میں تو ہم بھی رات بھر کے ہیں۔" عروین نے
 کہا۔

"لیکن۔ جن کے ہاتھ میں زہر آب بھی چھک کیا جا سکتا
 ہے۔ مخصوص دھنپوں کے واسطے لیکن رات کو ایسا لیکن نہیں ہے۔"
 عروین نے کہا تو سب نے اٹھتے میں سر ہٹا دیا۔

"عمران صاحبہ۔ اس ایک دوسے کا اظہار کہاں ہوتا ہے اور
 ہم وہاں سے کھڑکھڑاتی میں کیسے ہاں ہوں گے اور پھر ہماری ہاں
 کیسے ہوگی۔" عروین نے کہا۔

"ایک دوسے کے اظہار پر ایک عمارت میں ہوئی ہے جسے ہر
 گروہ کے ایک دوسے ہاں کی ہاں ہے۔ اس میں وہ رات بھر
 ہیں۔ ایک دوسے کی طاقت پر اسے ہیں۔ ایک کارہ واصل ہیں
 جھانپوں پر مشتمل ہے۔ اس میں سے ایک عمارت تو یہ ایک دوسے
 ہاں ہے۔ دہریل عمارت اس سے کچھ نکلے پر ہے۔ اس عمارت
 کی آفرنگ چینی غیب ہے جس کے دوسرے پاس ہیں
 انکی کے ساتھ جھانپوں کی ہاں ہے اور میری عمارت جھانپوں

چھوٹے سے کمرے میں سر سلطان ایک کرسی پر بیٹھ ہوئے تھے۔ ان کے چہرے پر گہری تنہائی اور سوچ کے آثار نمایاں تھے۔ انہیں یہاں آنے سے پہلے کافی دیر ہو چکی تھی لیکن ان دنوں میں وہی انہیں کسی سے رابطہ کرنے کی اجازت دی گئی تھی اور نہ کوئی ان سے حالات کے لئے آگاہ کر رہا تھا۔ صرف ایک نو جوان لڑکی تھی جو پہلے دن سے ہی ان کی دیکھ بھل پر مامور تھی۔ وہ سر سلطان کو کھانا لاتے۔ کھانے کے سلیٹے میں بھی سر سلطان کے لئے خصوصی احترام کیا جاتا تھا۔ سر سلطان کی پیند کا کھانا انہیں بھیایا جاتا تھا۔ سر سلطان خاص طور پر بندوقوں اور دالیں لگواتے تھے۔ وہ طاقت کوشت سے پرہیز کرتے تھے کیونکہ انہیں قہر تھا کہ چاہے مرغی کا گوشت ہو یا گائے کا بھر جان اسے اسلامی طور پر حلال نہ کیا گیا ہو۔ شریعت کے دیکھنے والے دیکھتے تھے اس لئے ان کی خوراک

کہلاتی ہے۔ اس میں گناہ ماف کے سبھی سہتے ہیں۔ اس سے ملوثہ دیر نہیں ہوتے بلکہ کھانا بھی جن میں خلایف کا شاک نہ کیا جاتا ہے۔۔۔ عمران نے قہقہیل ہاتھ دے کر کہا۔

”سر سلطان کو کہاں نہ کیا ہو گا۔۔۔“ منہ لے کر چلا۔

”وہ اسی بیڑہ کے ایک پادشہ میں ہو سکتے ہیں۔“ عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ ایک دے پاس تک اگر ہم بھیجے ہیں تب بھی وہاں سے دوسری طاقت اور ہر قسم کی طاقت تک پہنچنے کے لئے ہمیں کل لڑائی میں جانا ہو گا اور وہاں سبھی طور پر ایسے انتظامات ہیں کہ ہم قلعوں کے دروازے پر بھی نہ جاسکتے ہیں۔“ اس بار صاف لے کر کہا۔

”ہاں۔ قہادی بات درست ہے لیکن میں نے سوچا ہے کہ ایک دے پاس میں سوچوں تو کون کے جسموں میں سے آواز نکال کر ہم اپنے پاس نہ لیں گے۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے۔“ عمران نے کہا۔

”یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں قلعوں میں دیر دیر میں رہوں۔“ اس بار صاف لے کر کہا۔

”ہاں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال یہ وہاں بھی کر ہی سکتا ہو گا۔“ عمران نے کہا تو سب نے انکوت لگا کر ہنس دی۔

"کمال ہے۔ یہ تو قیامت کا وقت تھا مجھے معلوم ہوتا تو میں
کئی اور دعا مانگ لیتا۔" سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب۔ کیسی دعا۔" لوگ نے نئی دہچن آہستہ ساتھ ہی
موجود ہو رہے تھے ہوئے کہا۔

"میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ کب تمہیں کہیں گا کہ کسی طرح
میرے لئے نئی دہچن کا عہدہ ہے کہ اگر تم صرف توجہ نئی
دہچن اٹھائے اور آگ لگا دو۔" سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں کیا بددعا ہے آپ تو یہ یہ میری عمر میں نہیں آتی اس لئے
میں نے اپنے بچوں کی خدمت میں کہہ دی کہ اگر آپ کو نئی دہچن
میں لایا گیا تو آپ وہاں چ جائیں گے۔ آج اس کی بھارتی فی تو
میں لایا تھا کہ لے آئی کہ پہلے صبح تک ان کا سوا چل رہا
ہوگا۔" لوگ لے کر کہ۔

"شکر ہے تم راتیں ابھی لڑی ہو۔" سر سلطان نے مسکراتے
ہوئے کہا تو لوگ یہ اختیار مسکراتے ہوئے اس نے نئی دہچن کی جہ
کو سامنے سے منسلک کیا اور نئی دہچن آن کر کے اس نے
دھوٹ نکھری سر سلطان کو دے دی۔ اس میں وہ سب سے زیادہ مشکل
ہوئی۔ آپ اپنی مرضی کا کھانا دیکھتے رہیں لیکن یہ کھانا کہ یہ نام
کھانے انکھریں اور یہ لایا جہ۔ انکھریں نہیں ہیں۔" لوگ نے کہا۔
"مجھے معلوم ہے۔ ہر حال یہ قیمت ہے تمہارا یہ وہ شکر ہے۔
سر سلطان نے کہا کہ وہ لوگ انکھریں لگائیں کہ کہہ کر انکھریں ملی گئی تھیں

سر سلطان نے کھانے کوں کرنے شروع کر دیے اور یہ نئی دہچن
بہت ہی عمدہ تھیں۔ مگر یہ کہ کب تک وہ بیٹھے لی دی دیکھتے
تھے۔ ایک ایک جگہ ایک بار بار کھانا سر سلطان سے اختیار
کرتے چلے گئے۔ میں لوگ راتیں ہو رہی تھی۔

"میں اس وقت۔" سر سلطان نے حیرت میں لے کر کہا۔
"میں آپ کو یہ بتانے آئی ہوں کہ پاکستانی انکھریں کا دھرا
کرتے ہیں ان وقت ہر گز میں موجود ہے۔" لوگ لے کر کہ تو
سر سلطان سے اختیار اٹھ چلے۔

"میں موجود ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے۔" سر سلطان نے لی
لی آف کرتے ہوئے کہا۔

"میں کئی رات ہے جس کا ہم ایک دے ہے۔ یہ انکھریں
انکھریں دیکھ رہے ہیں۔ یہ دے کی ساری ہے آہستہ آہستہ
مگر یہ ہے کہ وہ دے دے آہستہ آہستہ ہے لیکن اس کے اندر آپ
کوشش خود دیکھ رہے ہیں۔ یہ انکھریں کا کوشش دیکھ رہے ہیں
میں چٹ کر چلی ہیں۔ اس لئے دے ایک دے دے دے دے دے دے دے
ہوگا ہے۔ اس رات کی دہچن ہر طرف میں ایسے انکھریں ہیں کہ
اس رات سے کوئی لائی آئے تو اسے ہر انکھریں سے الگ کر
دیا ہے۔ اس کرکے کے اختتام ایک عہدہ ہے جس کو ایک
دے دے کہا جاتا ہے۔ اس عہدہ میں اس رات کی انکھریں
کے فروغ دے جہاں یہ ایسے انکھریں ہیں کہ اگر کوئی اور

آئی اس حالت میں دال ہر تو خود بخود کسی روح فخر ہو جاتی تھی۔

میں سے وہ بے ہوش ہو جاتا ہے اور مجھے بھی ابھی معلوم ہوتا ہے کہ حیرت انگیز طور پر پانچ پانچ انگڑائوں کا ایک گروپ جس میں وہ نہیں اور آٹھ مرد شامل ہیں انہیں کسی ملکیت کے حیرت انگیز ایک دوسرے سے گزرتے ہوئے دال ہو گئے اور کسی کو اس کا علم ہی نہ تھا لیکن جیسے ہی وہ سب گریک سے گزرتے گریک دسے ہاتس میں دال ہوئے ان پر روح فخر ہو گیا اور وہ سب بے ہوش ہو گئے تو ایک دسے ہاتس کے انہماک کا رنگ مجھے پہلے ہی گہرا ہاتس نے غریب کر دیکھا تھا، اُنکے ہرچہ دم میں دال دال کر ہاتس میں بکڑ دیا ہے۔ وہ انہیں دال میں دالتے ہیں سے معلوم کرنا چاہتا ہے کہ یہ لوگ اب آپ زہریلی اور کوشش طور پر دالوں سے بچ کر کیسے زندہ سلامت ہو گئے دسے ہاتس تک پہنچ گئے ہیں لیکن میں دال کا ان پر فخر ہوتا ہے ان سے یہ دسے ہاتس تک پہنچا رہا ہے ان کے ہاتس میں آئے کے اندر میں ہے پوچھ کر کہے گا کہ انہیں بچ کر دال سے بچے گا۔ پھر ان سے سلطنت حاصل کر کے ان کو ہلاک کر دے گا۔

لوگ نے تھیل پاتے ہوئے کہا۔

"نصف اند کیا تم نے انہیں دیکھا ہے؟"۔ سلطان نے

چنگ کر کہا۔

"نصف ایک دسے ہاتس میں ہیں جبکہ میں نے گزرتے ہوئے۔"

لوگ نے جواب دیا۔

"کیا میں سے ہم وہیں نہیں جاسکتے؟"۔ سلطان نے کہا۔ "آپ تو کسی صورت نہیں جاسکتے۔ جوت میں جاسکتی ہوں لیکن آپ کے جسم میں خصوصی آگ ہوئی نہیں ہے اور آپ میں گریک سے باہر نکلنے کی جگہ کرنا ہوتا ہے۔"۔ لوگ نے

"لیکن کیا ان لوگوں کے جسموں میں بھی خصوصی آلات ہیں کہ وہ انہیں نکلنے کے پتہ چل کر دال نہیں ہوئے؟"۔ سلطان نے چنگ کر کہا۔

"یہ نظام صرف بڑے گزرتے ہوئے کے اندر کے طاقتوں میں ہے اور وہ بھی کل لٹا ہی ہو کر دالوں کے اندر رہ رہیں مانتے ہیں یہاں یہ آواز کام نہیں کرتے۔"۔ لوگ نے کہا۔

"تو پھر مجھے انہی طاقتوں سے وہیں لے جانا؟"۔ سلطان نے کہا۔

"نہیں۔ آپ کر رہے ہیں گزرتے تو طاقتیں دم میں فورا اطلاع دے دیتے گی اور آپ کے ساتھ تو وہ دسے ہاتس تک ہر حال فورا چلا کر دال دالے گا۔"۔ لوگ نے کہا۔

"چھل کیا تم ایک کام کر سکتے ہو؟"۔ سلطان نے کہا۔

"کیا؟"۔ لوگ نے چنگ کر پوچھا۔

"میں نہیں بلکہ آئی کے قہر سے انہیں تھیل پاتا رہتا ہوں۔"

اگر اس قدامت کا آدمی نہیں تو میں غرا جائے تو صرف اتنا
کہہ کر ایک بچہ بن اس کی گردن کے چھٹی سے میں کافی اندر تک
اگر وہ۔۔۔ سلطان نے کہا تو لوگ کے چرے پر حیرت سے
تاریات اٹھ آئے۔

"اس سے کیا ہو گا۔۔۔" لوگ نے حیرت مگرے لہجے میں کہا
"جس آدمی کے پاس سے میں نہیں میں قادیان میں اس کا
عمران ہے۔ وہ بہت ہی مہر آدمی ہے اس نے مجھے ایک ور تیار
تیار کر کے لایا کہ اسے اپنی روح کا احساں میں ایک سرکت ڈال
ہو جاتا ہے اور جب تک یہ سرکت قائم رہتا ہے اس وقت تک وہ
آدمی جہاں میں نہیں آ سکتا اور اس نے تیار کیا کہ اس سے جہاں
آدمی کی گردن کے چھٹی سے میں سر کی طرف۔۔۔ بچہ کوئی اندر تک
اتار دی جائے تو یہ سرکت فوت جاتا ہے اور آدمی جہاں میں آ ج
ہے اس لئے یہ کام کرنا ہو سکتا ہے کہ جہاں میں ہو جائے۔
سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں
نے عمران کے قدامت کے بارے میں تفصیل بتادی۔
"لیکن اس سے اسے آپ کو کیا فائدہ ہو گا۔۔۔" لوگ نے
دوستانہ مانے کہا۔

"فائدہ ہو یا نہ ہو کم از کم میرے دل میں یہ عشق تو در ہے تو
کہ میں ان کے لئے یہاں موجود ہونے کے باوجود کچھ نہیں کر
سکتا۔۔۔ سلطان نے قدمے کھینچے سے لہجے میں کہہ کر لوگ۔

یہ اختیار ایک طرف سے نہیں ہے۔
"میں آپ کی خاطر یہ کر سکتا ہوں کہ چاہے اس کا نتیجہ میری
صحت کی صحت میں کیوں نہ ہو۔۔۔" لوگ نے کہا۔
"کیوں۔۔۔ تمہارے لئے کیا خطرہ ہے۔" سلطان نے چمک
کر کہا۔

"اگر انہوں نے مجھے جیسا کہتے دیکھ کر تو وہ مجھے توڑا کر دیں
دیں گے۔ یہاں جیسا ہی ہے۔۔۔" لوگ نے کہا۔
"تو خیر تم جیسا کہو۔ جو اٹھ کر چلے جاؤ گا وہی ہو گا۔" سلطان
نے کہا۔

"آپ سے غرور ہے۔ اب آپ جیسا کہہ ضرور ہو گا۔ میں جیسا
آ کر آپ کو کھلی ہوں۔ مجھے ایک گھنٹہ تک چاہئے گا۔" لوگ نے
کہا اور پھر وہ چوڑی سے مڑ کر بیٹھ بیٹھ کر سے باہر نکل گئی تو
سلطان نے بے اختیار دنگوں ہاتھ اٹھا کر لوگ، عمران اور اس کے
ساتھ جہاں کے لئے دیا مانگا شروع کر دی۔ دیا مانگنے کے بعد انہوں
نے بے چینی کے عالم میں کئی سے اندر کر کرے میں لہجہ شروع
کر دیا اور پھر پانے انہیں اس طرح بولتے ہوئے کتا وقت گزر گیا
کہ کرے کا صبر نہ رہا اور لوگ اندر داخل ہو گئی۔

"خدا کا شکر ہے کہ تم زندہ ہو۔" سلطان نے بے اختیار
کہہ کر لوگ بے اختیار سکر دی۔
"آپ میرے لئے یہ جانتے تھے۔" لوگ نے لہجے میں

کلیت کرے لے میں کہ کچھ اس کی پہلی زندگی جس طرح گزری تھی اور جس اعزاز میں گزر رہی تھی اس نے کبھی اپنے لئے کسی کو اس طرح پریشان ہونے نہ دیکھا تھا۔

"ہاں۔ تم نے اپنے دوست میں داخلہ کر کے مجھے پریشان کر دیا تھا۔ اگر تمہیں میری وجہ سے کچھ ہو چکا ہو میں ساری زندگی اپنے آپ کو محال نہ کر سکتا۔" سر سلطان نے کہا تو لوگ کے چہرے پر بے تحاشہ مسرت کی گھب کا چمک اٹھ آئی۔

"میں نے آپ کا کام کر دیا ہے۔" وہی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا اس قدر راحت کا آدمی وہاں داخل ہو سکتا تھا۔" سر سلطان نے چمک کر اپنے لہجے میں کہہ دیا۔

"ہاں۔ میں نے کچھ پتا اس کی گردن کے چمکے میں سر کے قریب پنا کے سرے تک اندر داخل کر دی ہے لیکن اسے ہوش نہیں آتا اور نہ آ سکتا ہے۔" لوگ نے کہا۔

"کیا برا قتلہ تحصیل قتلہ۔" لوگ نے کہا۔

"میں وہاں گئی تو وہاں پر میرا ایک دوست موجود تھا۔ میں نے اس سے اندہ جا کر ان لوگوں کو دیکھنے کا اشارہ لے لیا۔ کچھ پتا میں ساتھ لے گئی تھی۔ وہ میری انہیں میں سوچا تھی۔ میرا دوست بھی میرے ساتھ اندر گیا اور پھر میں ایک ہی نظر میں آپ کے مطلوب آدمی کو پہچان گیا۔ میں نے اپنے دوست سے شراب پلانے

کے لئے کہا تو وہ بہت خوش ہوا کہ میں نے اخذ اس سے لڑائی کی ہے۔ یہ تیزی سے ایک طرف موجود خدائی کی طرف بڑھا جس میں شراب موجود تھی انہیں نے لڑائی نے کچھ پتا اس آدمی کی گردن کے چمکے میں اندر تک۔ پھر میں نے شراب پی اور اس کے بعد میں ملنے آ گیا۔" لوگ نے تحصیل قتلہ ہونے کہا۔

"تمہارا شراب بہت قریب مجھے ایک ٹپل آ گیا تھا اس لئے میں نے یہ کہا ہے۔ پتی جو طہ تہی کو منظور ہو گا۔" سر سلطان نے یہ اظہار کیا۔ طہی سانس بچے ہوئے کہا۔

"کیا وہ بالی آپ کا ہے۔" لوگ نے پھر سے سر سلطان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ مجھے طہی سے بھی نہیں مرے ہے۔" سر سلطان نے قدرے ٹپکے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کب آپ آرام کریں میں سچا آؤں گا۔" لوگ نے سر سلطان کی طرف دوبارہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے خڑی اندر کمرے سے باہر چلی گئی۔

سر سلطان اس کی نظروں کا مطلب جاننے لے لیکن ظاہر ہے وہ یہ نہیں سمجھ سکتی تھی کہ وہ کب تک رہے۔ وہ اپنے اندر لہجہ ہاتھ ہم میں جا کر انہیں نے دیکھا تھا اور واپس آ کر وہ فرش پر قیام طہی کی حشر مجدد وجہ سے کچھ عرصے کے دل سے حشر اندہ اس کے ساتھیوں کی زندگی سے قطعاً سے لئے دماغی لئے لگے۔

نہالے تھی در تک وہ خود پہاڑی کے عالم میں ۔ وہ کر رہا تھا
 ماتھے سے ہر اچانک اٹھیں محسوس ہوا جیسے وہی کے دل و دماغ میں
 طبعان اور سکون کا لہریں کا دھڑلے لگا چلا۔ اٹھیں ایسا محسوس کر
 کے بے حد طمانیت محسوس ہوئی اور اٹھیں یقین سا ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ
 نے ان کی دعائیں قبول کر لی ہیں اور اب اس کی رحمت ہر جگہ پھیل
 چھا گیا ہے۔ وہ نزل سے اٹھے اور چل پڑے لیٹے ہوئے اور ہر جگہ پہاڑ
 کب ان کا آکر تک لگا۔ ان کے چلنے سے پگھلا سون اور طمانیت
 لہا لہا تھی۔

عمران کے چار بچے ان میں آہستہ آہستہ روشن کائنات چلی گئی اور
 ہر جیسے ہی اس کا شعور پہلی طرح جاگا اس نے بے اختیار اٹھنے کی
 کوشش کی لیکن ملاز میں جکڑے ہوئے کی وجہ سے وہ صرف کسمپا
 کر رہ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے ہلکا ہوا کمرے میں
 کرسیوں کی طویل قطار کے سرے والی کرسی پر سوچا تھا۔ اس کے
 پچھلے جسم کے گرد ملاز سوچا تھا۔ اس نے نظریں گھمائیں تو اس
 کے بائیں ہاتھ پر کرسیوں کی طویل قطار میں اس کے تمام ساتھی
 موجود تھے لیکن ان کے جسم اور گردنیں بالکل ہوائی تھیں اور وہ سب
 بے ہوش تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں پر سوچا
 فوط خدی کے لباس اور لٹے ہوئے تھے۔ بے ہوش ہونے سے پہلے
 کے سطر عمران کے ذہن میں کسی فلم کی طرح گھوم رہے تھے۔ وہ
 اپنے ساتھیوں سمیت فوط خدی کے لباس میں لمبی ہو کر ایک

لاٹھ کے دوسرے ایک دسے کے آٹھ میں پہنچے تھے وہ پھر عروین
نے لاٹھ کو دینا ایک طرف کھپ کر دیا تھا تاکہ وہیں میں آکر
غروب ہوتے ہوئے اسے اسٹیل میں ڈال دیا تاکہ اس کے ساتھ
ساتھ خالی لاٹھ کے سحر میں غرق آنے سے ہوا گھس کے ٹک
چٹک بھی نہ سکے تھے۔ چٹک عروین نے اپنے اپنے ساتھ ساتھ
انسانی پر لوم پہلے ہی ڈال دیا تھا جس کی وجہ سے ذرا آب زور
اور کوشش کے بعد پھاڑاں حرکت میں آ سکی تھیں اس لیے عروین اور
اس کے ساتھی پانی کی سطح سے کھینچے اور ان پھاڑوں سے
اور دے اور پانی پر چرتے ہوئے آگے بڑھ چکے تھے۔ ہر طرف
گپ اور ہیرا پھیرا تھا کیونکہ اس رات چاروں ہی سوچا تھا اس
لئے عروین اور اس کے ساتھیوں نے اپنی آنکھیں پر ایسے ڈھکے
ڈالے ہوئے تھے جن سے انہیں گپ اور چرتے کے پتہ نہ پڑتا
تھا۔ ہر جگہ جالیں نظر آ رہی تھیں۔ یہ کرک پکائی عروین تھا اور
انہیں دونوں اطراف سے ہر لمحے خطر تھا لیکن پھر کرک پار کر
لینے کے بعد کسی طرف سے کوئی مداخلت نہ ہوئی اور وہ سب پھر
وہ حالت ایک ہڈی تک پہنچے میں کامیاب ہو گئے۔ کرک کے
ساتھ ملکر اس حالت کا وسیع پیمانہ تھا جو اس حالت کے کہ پہلے
ہوا تھا۔ برآمدے میں بھی کسی لاش نہ مل رہی تھی لیکن وہاں کوئی
آدمی سوچا تھا وہ جیسا ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں یہ کوئی
غیر حلال آدمی بھی سکا ہے اس لیے انہوں نے یہاں کسی لاش کی

موجودگی کا سوچا بھی نہ تھا۔ عروین اور اس کے ساتھی کرک سے
فل کر اس برآمدے میں داخل ہوئے اور اپنی اہول نے سراں
سے نکلتے ہوئے وہاں پہنچے کہ پلنگہ چھت سے چٹک چٹک کی
آوازیں اٹھ رہی تھیں اس کے ساتھ ہی عروین کو یہیں محسوس ہوا جیسے
اس کے انہیں یہ لپٹا کر گئی تھے کہ وہ یہاں تک کی چاند لالہ رہی
ہو اور لب پہانے کئے وقت کے بعد اس کے انہیں سے یہ چارہ ال
گئی۔ لہذا وہ یہ محسوس کر کے حیران تھا کہ اس کی ٹھکانے کے علی
حد میں خود بخود کی یہ رہی تھی جیسے کوئی سولی ٹھکانے میں گھس
رہی کی تھی۔ اس نے ہلکا سا دھکا دیا۔ پھر داخل تھا اور اس کا ہلکا
دھکا بند تھا اس نے اپنی ایک ٹانگ ساچھ پر سولی کی ٹانگہ مارا
کہ وہ کچھ ہی دیر کے گپ گیا تھا کہ یہ کرک کے عقب میں موجود تھیں سے
آپریٹ ہوئے والے رواد ہیں اور وہ چٹک کرک کی لاش کے سرے
پر بیٹھا تھا اس لیے وہ آسانی سے ٹانگہ سولا کر پھر اس لاش تک
پہنچا سکا تھا اور پھر اس نے جیسا ہی کیا۔ قہری دور کی کوشش کے
بعد وہ پھر جی نہیں تک پہنچا۔ اس کا سبب یہ گیا کہ پھر بھی اس
ٹانگہ کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد موجود رواد کا سبب ہو گیا
تھا۔ یہ ہیرا پھیرا ایک جگہ سے اور کڑا جھڑپ اس نے سب سے
پہلے ہاتھ گھس کے جی سے یہ گھبراوا تھا کہ وہاں کچھ محسوس کر کے وہ
چٹک چٹک اس نے پھر لپٹوں کی کوشش کے بعد ٹھکانے کے جی سے
گپ اور سوچا تھا کہ یہ پھر پھر پھر لالہ۔ پھر پھر پھر آکر جی۔

مراں حیرت سے چہ لئے چہ بن کر دیکھا وہاں اس چہ بن کر
وہاں مسجد کی کالے کوئی عمارت نہ آ رہا تھا پھر اس کے دھن
میں ایک عمارت سا بنا تھا وہ دیکھ گیا کہ کسی مضمون عمارت نے ہے
بھائی کی رہنے کا سرکٹ ڈولنے کے لئے اس کے عام طریقوں پر چہ
پہنچا والی دلی ہے۔ گو اسے پہنچا ایسے کی عمارت کی کچھ نہ آ رہی تھی
لیکن بہر حال جس نے بھی یہ کیا تھا اس نے ماہی اس کی ہر اس
کے ساتھیوں کی زندگی چھانی تھی۔ اس نے دلی دلی میں اس
عمارت کا شہر پہ لیا کیا اور پھر وہ عمارت سے آگے بڑھا اور اس نے
عمارت کی گردن کے حسب میں وہی طرف آ کر پہنچا اور دلی اور پھر
آگے بڑھ کر وہاں کے انگوٹے دھارے کی طرف بڑھ گیا۔ اس
نے اور سے دھارہ بڑھ کر دیا کہ اپنا کھ کھل آ رہا ہے۔ پھر وہ
ایک طرف مسجد وہ عمارت میں سے ایک کی طرف بڑھ گیا۔ اس
نے عمارت کی کھل تو اس میں شرب اور دلی کی پتوں کے ساتھ
ساتھ ایک بنا سامنے کھل ہاں بھی مسجد تھا۔ اس نے ہاں کھن
اور اس میں سے کھن کھل کر وہاں عمارت پھر اس نے ایک
ایک کر کے سب ساتھیوں کی گردن کے طہی سے بھی کھن سے کھن
ٹا دینے کیلئے چہ بن کر ایک ہی طہی سے اس سے بڑھ کر آئے
میں کافی جلتے کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ
اور اس سے بڑھ کر کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ
سے بھی چہ بن کر کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ کھ

میں نے اب تک یہاں کوئی نہیں آیا اور وہ سب نہیں جانتی تھی۔
 بے ہوش اور راز میں جکڑا ہوا کھڑے ہو گیا تھا۔ وہاں سے ہاتھ
 اٹھاتے ہی اگر ایک بار پھر ہم پر کوئی سانس آئے۔ وہ کیا تو پھر کیا ہو
 گا۔ ضرورت تو نہیں کہ ہر بار کوئی ہتھیار ہر نامعلوم ہتھیار
 کرے۔۔۔ کچھ کھیلنے کے لیے کیا تو سب بچے۔

”ابعد بعد باقی اس طرف تو میں خیال کر لیتا تھا۔“
عمران نے ہنسی چلاتے ہوئے کہا۔

"میں باہر آتا ہوں۔ میں کوئی دکانی راستہ نکال رہا ہوں۔" عمر نے کہا۔

”اگر باہر جاتے ہی قہر و رنج دکھ ہو گیا تو ہمارے گھٹنہ قیل
لے روکتے ہاتھ کی ہے۔ ہمیں اس مسئلے میں کچھ سوچنا ہو گا۔
عمران نے اچانک سمجھ لکے میں کہا۔

عمران صاحب۔ اگر ہم اسی طرح غلوں کو دے تو ہم
 ہم پر ملن کس حد تک بھی عمل نہیں کر سکیں گے۔ مال دے کہہ
 غلوں کو دے کی بات نہیں۔ سب سے پہلے تو یہ
 وقت آمل لوں گے دہانے پر صحت چاہی ہوگی وہ لوگ
 ہیں کہ ہم یہاں سے بھی جی سکیں چاہے ہی اتنا مال دے کہ
 میں اطلاع ملی تو ہم پر لوٹ چکیں گے۔ عمران نے جواب
 دے دیا۔

شہرہء عمر کی بات درست ہے کہ لکھ آٹلی پھر جا کر سلطانہ

داخل کرتے۔ — علی نے تصویر کی تعریف کرتے ہوئے کہ 7 تصویر
ایسا عجیب و غریب اختیار کیا تھا۔

سحرانِ صاحبہ۔ چلتے ہیں کہ ہم باہر جائیں ہم کسی
 لڑکے باہر کے گویا آدمی کو دیکھ رہے ہیں تو ہیں۔ یہ ایسا باہر کا
 صحت حال خارجی معلوم ہو سکتی ہے۔ — صفحہ ۷۷ کابل

۱۶۔ اہل حق مسئلہ یہ ہے کہ میں اس ایک ہاتھ سے دھری
جنت میں نکلتا ہے جسے میں ہاتھ کہا کرتا ہوں۔ جب تک ہاتھ
میں سانس چھوڑی کہ ہاتھ میں کہا جائے گا اس وقت تک ہم یہاں
الہامہ میں رہ کر رہیں گے۔۔۔ عمران نے کہا۔

حضرت صاحب۔ اس ایک پاس سے ممکن پاس تک پہنچے
جے لانا کئی دیر زمین راستہ جو اس کے اسیجے یہ ایک
اجائی سے آتے جاتے رچے ہوا گئے۔۔۔۔۔ اس بار صوفی نے
ایک بار اس سے پہلے کہ حریف کوئی بات کہتی لہذا کہ ہمت سے
ایک کی آمد کے ساتھ ہی جو لاف بل اسی لہذا کہ وہ نہیں ہو
نہ ایک کی آمد کے ساتھ ہی کہہ گئے۔

اسی طرح کہ لیا گیا ہے۔ اب ہم پر لازم ہے کہ اس کے لئے جو کچھ کرنا ہو اسے کر لیں۔

کی تیزی سے باہر آ گئے اور پھر جس قدر تیزی سے باہر گئے
 اُنکی ہی تیزی سے آگے کی طرف بڑھتے گئے لیکن تھوڑا آگے ہر
 ماہیابی جیسے ہی گڑے کی اُنہی دوسری طرف سے بڑھتے ہوئے
 قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو دوسری طرف خود تک گئے۔ پھر ان
 نے باہر اٹھا کر اپنے ساتھیوں کو بھی وہیں روک لیا اور وہ سب نہ
 صرف تک گئے بلکہ مہراں کی طرح دھیر کے ساتھ تک گئے
 بڑھتے ہوئے قدموں کی آوازیں مسلسل ہی کی طرف بڑھ رہی
 تھیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ گڑے آئے جانے سے گزرتے ہی
 کے سامنے آئے اچانک ایک گہری سی آواز سنائی گئی کہ (ٹٹ)۔
 کر ایک دھماکے سے پھٹ گئی۔ اس کے ساتھ ہی مہراں کو یہ
 محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے پھٹت گئی نے توانائی سلب کر لی
 ہو اور وہ رستہ کے کنارے پڑے ہوئے ہوئے کی مانند بچے لڑنے
 لگتا ہوا لگا رہا تھا۔ اس نے اپنے عقب میں موڑ کر اپنے
 تمام ساتھیوں کو بھی اسی انداز میں بچے ترستے دیکھ دیکھتے ہوئے
 قدموں کی آوازیں سب پھٹت تک گئی تھیں۔ مہراں کی آنکھیں بھی
 ہوئی تھیں۔ ان کا کام کر رہا تھا لیکن اس کا جسم مکمل طور پر بے حس
 و حرکت تھا۔ اس لیے اس نے انھوں کو یہ انداز میں نہیں کی آوازیں
 کو روڑ کر آگے بڑھتے ہوئے دیکھتے تھے کہ انھوں سے شبن
 گھسی گئی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک نے جیب سے ایک چھوٹا
 سا ڈبہ نکال کر اس کا کئی ٹکڑے نہیں کر دیے۔

”سنا کہ ہل رہا ہے۔“ اس نے اپنے دوست کے قریب
 لے جا کر کہا۔

”کیا حرکت لگا رہی ہے۔“ ایک شخص نے آواز مٹائی دیکھ
 ”یہ کب مکمل طور پر بے حس ہوئے ہیں۔“ سنا کہ
 نے کہا۔

”تھک ہے۔“ اُنہی اٹھا کر ہاتھیں ایک دوسرے میں لے ہوا اور
 کرسیوں پر ڈال کر ملاز میں پکڑا اور تم خود اپنے ساتھیوں سمیت
 وہیں رہے۔ میں چھوٹا کالنگ سے باہر گرنے کی کوشش کرتا
 ہوں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں ہوں۔“ سنا کہ نے کہا اور اس پر موجود ٹکڑے نہیں کر
 کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ اس کے پیچھے چار آدمی
 موجود تھے۔

”یہ وہ طریقہ ہے اس لیے کسی نہ گھبرا کر نکالے ہوں گے۔
 پھر اُنہی اٹھا کر ایک دوسرے میں لے ہوا۔“ سنا کہ نے کہا اور پھر
 مہراں تین چاروں میں اُنہی ماہیابی سے اٹھا کر ہاتھیں اس بڑے
 کمرے میں پہنچے وہاں گیا اور اسے اُٹھائی ہی کہا جا سکتا ہے کہ مہراں
 اس پر بھی چلی کرسی پر ہی پکڑا گیا تھا۔ تاہم اس کی وجہ یہ بھی ہو
 سکتی ہے کہ چنگ مہراں اپنے ساتھیوں میں سب سے آگے تھا اس
 لیے اسے پہلے اٹھا کر چل میں لٹا دیا اس لیے اسے چلی کرسی پر
 ہی ڈال دیا گیا تھا۔ سنا کہ اس کے ساتھی اب اس کے سامنے

"یہ کن کی ریح تھا جس سے تم نے ہمیں یہ سہا پہن پہن ہے۔"
 لہذا کہ عروین نے کہا تو سہا کہ سہا پہن سے اس کے ہاتھ لگتی چٹک
 کر عروین کی طرف دیکھنے لگے۔
 "تم اس گھسپ کے لہذا پہن کیا ہم ہے تو ہمارا۔۔۔ سہا کہ لے
 کہ۔"

"سہا نام مانگیل ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ یہ کن کی ریح
 ہے۔" عروین نے کہا۔

"میں نہیں مطلب۔ شہزیادی اس کے پہنچنے شاکم کو معلوم
 ہو گا۔ لیکن تم سہا کہ تم سب تو یہ ہوتے تھے پھر کیسے ہوش میں آ
 گئے اور کیسے ان مالدار سے تم نے چٹکانہ حاصل کیا۔۔۔ سہا کہ تو ہوا
 ہی لہذا مطلب کی بات پر آ گیا۔"

"مجھے شہزیادی کی بات لگ رہی ہے۔ کیا تم انسانی ہمدردی کے قصہ
 لگے ایک ہاتھ والی چٹکانہ لے گئے۔" عروین نے اس کی بات کا
 جواب دینے کی بجائے انکار کیا کرتے ہوئے کہا۔

"آپ شہزیادی ہاتھ لگ سکتا ہے کہ تم کچھ کا تہہ کہ تم کیسے ہوش
 میں آئے اور تم نے مالدار سے چٹکانہ کیسے حاصل کر لیا۔۔۔ سہا کہ
 لے کہا۔"

"تم مجھے ہاتھ لگا رہے ہو۔ میرا حال کہ میں سب کچھ پہلی تحصیل
 سے لے لیا ہوں گا۔ عروین کی وجہ سے میرا دل ادب رہا ہے۔" عروین
 نے تندرستہ لہجہ میں کہا۔

"سوچئے۔ اسے ہاتھ لگا رہے۔۔۔ سہا کہ لے ساتھ چلے ہوئے
 سوچئے سے کہا۔"

"لیک ہے۔" سوچئے نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ جزیرہ
 قدم لگاتا ہوا اس غلامی کی طرف بڑھ گیا جس میں شراب اور ہاتھ
 لگتا ہے۔ عروین نے اس کے ہاتھ کی ایک ہاتھ لگائی اور ہاتھ
 چڑ کر وہ عروین کے قریب آ کر رک گیا۔ اس نے ہاتھ کا دھکن
 دیا اور ہاتھ کا دھکن عروین کے حوض سے لگا دیا۔ عروین ہاتھ اس
 طرح ہاتھ لگا رہا کہ کیا کہہ سکتا تھا۔ ہاتھ لگا رہا ہے اور اس وقت
 تک اس نے ہاتھ سے حوض نہیں ہٹایا۔ جب تک ہاتھ میں عروین ہاتھ
 لگا رہا تو عروین بھی اس کے حوض میں نہ آ گیا۔ جب ہاتھ خالی ہو
 گئی تو سوچئے نے ہاتھ لگائی اور اسے ایک طرف دھکی دیا
 ہی تو کسی میں اچھل دیا اور خود ہاتھ آ کر ہاتھ لگائی پر چڑھ گیا۔

"ہی۔ لب ہلا۔۔۔ سہا کہ لے پوچھا۔
 "مجھے جب ہوش آیا تو میری گردن کے چھٹی طرف مجھے جھپکا
 ہوا ہاتھ لگا رہا اور میرے مالدار بھی کھلے ہوئے تھے۔ میں نے جب
 ہاتھ لگا کر اپنی گردن کو چیک کیا تو وہیں ایک ہاتھ لگا میری گردن
 کے اندر دھک دیا گیا تھا جس کیسے لگتی تھی لہذا کیا تھا اس نے
 ہاتھ ہمارے ساتھ ہمدردی کی تھی۔ اس ہاتھ ہاتھ کی مسلسل جھپک کی
 وجہ سے بے ہوشی کا سرکٹ ختم ہو گیا اور میں ہوش میں آ گیا۔ پھر
 وہی ترکیب سے میں نے لہذا سہا کہ لے لگائی ہوش ملا دیا اور ان

کے ماڈر بھی کھل رہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ عطا بہ عہد کن
 ہے۔ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں۔"۔ عروا نے آہستہ
 آہستہ بات کرتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ اس قدر دیرانی
 بعد سے میں جانے کی وجہ سے آہستہ آہستہ اس کے جسم میں سوجن
 ہے مگر علم یہ جانے کی اس لئے ہمت حاصل کرنے کے لئے
 آہستہ آہستہ بیل ہلا رہا تھا۔

میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہاری دوست لڑکی اس
 کو دیکھا جانتی ہے۔ کہیں اس نے تو یہ کام نہیں کیا۔"۔ عطا
 نے ساتھ بیٹھے ہوئے سونے کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے
 کہا۔

"تو کھانا کرسہ گی ابھی اس کا کیا تعلق ہے میں نے کہا اس
 سے بھائی کوئی اور نہیں اس کے ساتھ امداد آتا تھا۔ وہ صرف
 عمارت کے قریب تک کر آتی دیکھتی رہی مگر میرے ساتھ وہ
 یہاں سے باہر جاتی تھی۔"۔ سونے نے غصہ سے کہا کہ
 لیکن عروا اس کے لیے سے ہی کہہ گیا کہ سنا کہ وہ بکھر چلا
 رہا ہے۔ مگر اس کی بات درست تھی کہ اس کا کوئی تعلق یہاں موجود
 لوگوں نام کی کسی لڑکی سے تھا لیکن بہر حال سونے بکھر چکا تھا
 شہر ہلا تھا۔

"ابھی کہہ کر یہ لڑکی ہماری خیر عہد ہو۔"۔ عروا نے کہا۔
 لیکن اس کا تم لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ بکھر رہا

ہو گا اور میں جانتی ہے۔ یہاں تو وہ صرف سونے سے ملے آتی ہے
 کیونکہ سونے اس کا دوست ہے۔"۔ عطا کو نے عروا کی بات کا
 غصہ سے کہا۔

"کیا تم اسے یہاں لانا چاہتے ہو۔"۔ عروا نے کہا۔
 لیکن اس بات پر عروا نے کہا کہ وہ اس کا دوست ہے۔"۔ عطا کو نے
 غصہ سے کہا۔

"تم نے ہمیں ہاتھ نہیں سے ہے۔ میں کیا ہے کہ یہاں
 رہ رہی میں نہیں فائدہ کے اس لیے چکا۔ کیا گیا ہے لیکن پہلے ہم
 جسے ہی ایک دوسرے کے ساتھ سے میں چاہتے تھے۔ ہم سے ہم
 روح ال کر رہا ہے۔ میں کیا گیا تھا اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا ایک
 دوسرے کے اندر ایسا کوئی مسلم نہیں ہے جیسا مائے میں ہے۔"

عروا نے کہا۔
 "مگر کسی غیر متعلق آدمی کی آمد کا حاصل ہی چاہتے ہیں۔"
 یہاں سب لپچ رہی تھیں۔ عطا نے میں بھی غصہ سے کہا کہ
 عروا آپس میں لگا گیا ہے۔ ابھی یہاں ایک دوسری خاتون مسلم
 موجود ہے۔"۔ عطا کو نے غصہ سے کہا۔

"تم لوگوں نے ایک دوسرے کیسے کہاں کیا ہے۔ وہاں سے تو
 کوئی یہاں تک نہ پہنچ ہی نہیں سکتا۔"۔ عطا کو نے
 کہا۔

"یہ بات ہمیں خود ہی معلوم نہیں ہے۔"۔ عروا نے کہا۔

طے ہوتے چاہے وہ اسے لب پہنچا کر اسے اسے پہنچا کر
 پانی نے اپنے اثرات دکھائے ہیں اور اس کا پتہ ہم لب میں
 طے حرکت کر سکتا تھا لیکن یہ وہ سب سے پہلے ہونے والے
 ملاز کی وجہ سے وہ ہے جس قدر آگے تک کہ حرکت دے گا تو اس
 وہ چمک پڑے کہ اس کی تانک کیے حرکت میں آگئی ہے اور یہ
 بہت بھرپور حیران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف تھی اس لئے وہ
 تماشائی بیٹھا ہی سٹا رہا تھا کہ کسی طرح اس کی تانک کو کھڑے
 کہ ایک اس کے دھن میں ایک طال آگیا۔
 "کیا تم ایک کام کر سکتے ہو۔" ایک عرصے نے سنا کہ
 طالب ہو کر کہ۔

"کیا۔۔۔ سنا کہ یہ چمک کر پڑا۔
 "ہمارے ہم تو مکمل طور پر ہے جس میں اس نے اس ملاز کے
 ہونے کا قصہ کوئی لاکھ نہیں ہے۔ اگر تم یہ ملاز بنا دو تو میں
 تمہیں وہ ترکیب دکھاؤں گا جس کے لئے ہم نے طے دیا ہے
 ایک دسے کو کس کیا ہے اور یقین کہ جب تم یہ ترکیب اپنے پاس
 کو ہا کے تو وہ بھی میرا بنا دے گا اور ہم نے تو بھرپور پاک
 ہو جاتا ہے کیونکہ ہم تو جگہ جگہ ہی لیکن تم وہاں ایسا انتظام
 کر سکتے ہو کہ آج اس طرح کوئی ایک دسے کس ذکر نہ۔
 عرصے نے کہ۔
 "کیا تم جانتے ہو۔" سنا کہ نے کہ۔ جانتی ہے۔

سناہ آئی کہ۔

"جی۔ میں نے پہلے ہی جیسے کے مطابق کیا تھا۔ اب
 میں براہ راست ہے۔" عرصے نے کہ۔
 "لیکن تم یہ ملاز کھیل کر لانا چاہتے ہو۔ تمہیں اس سے کیا
 لاکھ ہو گا۔" سنا کہ نے کہ۔ پہلے سونے نے پوچھا کیا۔
 "میں تو یہ سن رہی تھی کہ ملاز دیکھ کر میں یہ احساس
 ہو رہا ہے کہ تم میں سے اس حالت میں ہی طوفان ہو رہا ہے میں نہیں
 جانتا کہ سنا کہ جیسا دیکھ آئی اس طرح طوفان کا طوفان کسے۔
 عرصے نے سنا کہ کی طرف کرتے ہوئے کہ۔

"میں نے اس کے لئے اس کے ساتھیوں کے ملاز بنا دے۔
 جانتی تھی حالت ہے کہ یہ سن رہی تھی کہ ملاز
 میں بکر لگا ہے۔" عرصے کی توقع کے میں مطابق سنا کہ نے کہا
 تو سونے سر ہٹا ہوا تھا کہ اس نے اس کے ملاز کے عرصے عرصے
 کے حسب میں آ کر اس کے ملاز بنا دے کہ ایک ایک کر کے
 اس نے عرصے کے کام ساتھیوں کے ملاز میں بنا دے کہ عرصے
 ملاز بننے کے بارے میں وہ سن رہی تھی کہ وہ حرکت دیا تھا کہ اب
 اس کی جوتھری جی طرف دیکھ کے ساتھ کھڑے اس میں افراد یہ
 لی جاتی تھیں جن کے ہاتھوں میں شیشو تھیں تھیں۔ اسے معلوم تھا
 کہ اس کے کام ساتھی جانتی ہے سن رہی تھی کہ اس نے اگر اس
 نے سبکی کی غلط نہ ہو گی تو شیشو کی کا ایک ہر سہ اس کے

تمام ساتھیں کو گل جانے کا کہ اس کے ساتھی دیکھ بھی نہ کر سکیں
گئے تھے مگر جب تک سوتے رہیں آ کر کسی پر وقت صرفی سے
انہیں میں ایک دوسرے مل آ گیا تھا۔

تیسرے دن آیا۔۔۔ عرصہ نے بھارت چل کر کہا کہ اس کے
ساتھ وہ اس طرح کر کے اٹھ کر ان عین کی طرف بھاگ
پنا ہے کوئی گھب ہاتھ پٹا پڑا ہو گا۔ اس کی مانند اس قدر
تلاش کی کہ پک جھپکے میں وہ ان عین کے پاس پہنچ گیا جگہ اس کا
لہو اس قدر تھری تھا کہ سنا کہ وہ سوتے رہیں صرف گھس گھس
سوز کر دیکھ رہے تھے ان کے زبانی میں یہ ہاتھ د آئی تھی کہ یہ
میں د حرکت آئی آخر کیسے اٹھ کر بھاگ پنا تھا کہ عرصہ کو بھا
اس لئے کہ پنا تھا کہ ان کے پاس میں د حرکت جانے کے بعد وہ
کی جہیں سے تمام اٹھ کر مل گیا تھا کہ اس کے ساتھیوں کے
پشت پر سوجھ چلے گئے اور کہیں سب کو مابین فاصلہ میں نہ آ
گیا تھا اس لئے عرصہ کو مطمئن تھا کہ اس کی نظریں نیلی ہیں وہ اس
لئے اسے ایک جھپکے میں ان سے حاصل کرنا ضروری تھا وہ دیکھ کے
ساتھ کھڑے تھے جھپکے میں وہ بھی تھرتھرتے ہوئے تھے کھڑے
تھے دوسرے لئے عرصہ د صرف ایک آنکھ سے جھپکے میں جھپکے
پکا تھا کہ اس نے پہلی قیمت سے دوسرے ہاتھ سے اسے دیا
گئی دیا تھا وہ سب پچھتے تھے ایک دوسرے سے گرا کر ان
طرح سے کہ جسے ایک دوسرے کے ہاتھ کھڑی انگلیوں ایک

کو سنا سنا ہے کہ چلتی چلتی۔۔۔ سب ایک دوسرے پہنچے میں
وہ طرہ پڑا کہ کیا تھا کہ اس سے پہلے کہ کوئی جھپکے میں گئی
گئی دوسرے دوسرے کے ساتھ ہی کہہ دیتی تھیں اس سے کوئی اللہ
تک وہ اس سے مل میں د صرف دیکھ ہی نہ کرے جانے کس طرح بھاگ
پنا ہے تھے کہ دیکھتے تھے سنا کہ وہ سوتے میں سے سوتے وہ
پنا ہاتھ کر کسی سمجھ لے جا کر بھاگ سنا کہ اسے اسے آپ کو
پنا کے لئے خود دھانے کی کوشش کی تھیں عرصہ کا ہاتھ بھاگ
جا کر سر پر جھپکے میں کی ہاتھ کی پست کھا کر بھاگ لڑا یہ جا گیا کہ
اس سے پہلے کہ وہ ان عرصہ نے انہیں کہ اس کی نگاہ پر بھر یہ
تھا کہ میں دھانے ہاتھ لے کر پنا کر دیکھنے کی کوشش کرنا تھا
جا کر ایک ہاتھ دھانے جا بھاگ گیا کہ اس کا ہم ایک بھٹکا کھا کر
پنا ہاتھ دھانے اب کرے میں جانے سنا کہ اس کے ہاتھ سب اٹھ
آ کر دیکھ چکی تھیں آ رہی تھیں۔ عرصہ نے بھارت جھپکے میں کی ہاتھ
اس سے جھپکے کی طرف کیا تھا ایک ہاتھ دھانے دھانے کی آمد میں
کہ کہہ گئی اٹھ اس کے ساتھ ہی جھپکے سے اس ہاتھ کے
پنا ہے آگے جس کے پنا ہے اس کرے کو پہلے چپک گیا
دیکھ اس کے ساتھ ہی عرصہ بھڑکی سے دھاگہ اس نے سب
پنا ہے دھانے کو دھانے سے داک تیا تھا کہ اس نے لڑا
پنا ہے پنا ہے سنا کہ کو بھاگ کر اس کی پر لڑا جس پر
پنا ہے وہ خود سوجھ تھا کہ اس نے کسی کے عقب میں جا

کر اس کے ٹخنے پر ہار کر راز سے سنا گو کہ بکڑی دانا اور بھرا
 ہوا تھا ہار کی طرف بڑھ گیا اس نے ہار کی سے پانی کی
 وہ بڑھیا اٹھائیں اور ان کے دھنک بھول کر اس نے ایک ہال
 لہجہ ساتھ ساتھ صوف کے صوف سے لگا دی اور دھری اس کے ساتھ
 اپنے ہونے کو کہے۔

"بھئی ہال پانی پانی ابھی تھوڑے جیم تھیک جو چاہیے
 ہے۔" عرواں نے کہا اور جب دونوں بیکوں کا پانی صوف سے کھینچ
 کے صوف سے پیچ بڑھ گیا تو اس نے دونوں خالی بیکوں ایک طرف
 بیک دیا اور طر کر اس نے کرسی پر بکڑے سے اپنے بیک
 سنا کر کے چڑھے پر اور وہ سے پھل ہارنے شروع کر دیے
 تیسرے راجھے پھل میں سنا کر چلا ہوا ہال میں آ گیا اور ہال
 میں آئے ہی اس نے بے اختیار اپنے کی دھنک کی جھنکار
 راز میں بکڑے سے کی وہ سے صرف کھسا کر رہ گیا تھا۔
 "اب سب کیا ہے۔ تم کیسے حرکت میں آ گئے۔ تم تو حرکت
 میں آ ہی نہیں سکتے تھے۔" سنا کر نے اپنی حیرت بھرے لہجے
 میں کہا۔

"تم نے ہارے چروں اور گھٹن پر پیرے کر کے مجھے ہار
 کر میں بے حس کرنے کے لئے کوئی ہی راجہ دستہ کی گئی ہے۔
 خاص طور میں پانی کا چھال اس کا ایک قور ہے۔ ابھی میں
 سنا ہی اس پانی کی ہار ہے حرکت میں آ گیا۔" سنا کر نے کہا۔

نے حکمت سے کہا تو سنا کر کا چہرہ حیرت کی خدمت سے واقعی
 بکڑا گیا۔

"تم نے سب کو ہار کر دیا۔ تم کیا چاہتے ہو۔" سنا کر
 نے عرواں چاہتے ہوئے کہا۔

"تھیک ہال کے ہارے میں تمام تھیکات کا مادہ کہ یہاں اور
 کچھ افراد موجود ہیں اور یہ بھی کا مادہ کہ یہاں سے پھیری ہال
 میں چلنے کا ذریعہ زمین ہار کیلئے ہے اگر تم یہ سب کچھ درست
 بناتو تو میرا وعدہ ہے کہ تمہیں زخمی نہ کیا جائے گا۔ اور دھری صوف
 میں لہجہ سناچیں کا اہتمام دیکھ لو وہ لٹاں میں تھیلے میں بکڑے ہیں
 اور لٹاں زخمی سے لٹک چکی ہیں کر سکتیں۔" عرواں نے سرد
 لہجے میں کہا۔ اس نے صوف اور طور ایک ٹنگے سے کڑے ہو گئے
 اور ہار عرواں کے بکڑے سے پہلے ہی وہ دونوں ہار کی طرف
 دوڑ پڑے تاکہ وہاں سے پانی کی بڑھیا اٹھا کر لہجہ سناچیں کو چھال
 کر انہیں بھی حرکت میں آ سکیں کیونکہ انہیں بھی معلوم تھا کہ یہاں
 گھڑے کا ہار ہے جس ہار کے لئے اپنی طرف ہار کی خدمت ہو
 سکتا ہے۔ لیکن عرواں نے انہیں بتا کر کہ وہ صوف کی جھپ سے
 ہارے قتل کر پانی سناچیں پر پیرے کر دیں تاکہ وہ کوئی حرکت
 میں آ سکیں۔

"تم مجھے تھوڑے کھڑے کے لیکن صوف کا ایک بکڑے تھوڑے
 کھڑے کا۔" سنا کر نے کہا۔

"کامیاب خود دلی سب کا تو تمہیں بلکہ کہے کہ میرا وعدہ کم
 دانی میں تمہیں اپنے ساتھ لے جائیگا ہے۔" مرزا نے کہا۔
 "یہاں تم باقی وعدہ کرتے ہو۔" سنا کہ لے اپنے لے میں کہا
 "جیسے اسے لگتی ہو کہ مرزا اپنا وعدہ پھانسی کرے گا۔
 "میں بار بار اپنی بات دہلاؤں گا۔" مرزا کا لہجہ
 بھرتی سرد ہو گیا تو سنا کہ لے اس طرح ہلکا شراب کر رہا ہے
 رہا مارا آئے ہو گا۔

مغربی دوس کا اچھا بچہ شاکر اپنے بچہ دم میں اسٹریٹ ہوئی
 بچہ سو رہا تھا۔ سنا کہ کل ہے ایک شخص بلکہ شراب کی محنت خالی ہو گیا
 بچہ بچہ تھا۔ شاکر کی حالت تھی کہ وہ بات کو سنے سے پہلے
 بچہ تھا کہ شراب چا تھا کہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 کی ہے حالت اس قدر چلا ہو گئی تھی کہ اگر وہ شراب نہ چا لے گا کم
 بچہ تو بچہ ساری بات اس کی چاہ نہ جیتی تھی۔ اس بات کی وہ
 بچہ بچہ کے عالم میں سو رہا تھا کہ پاس بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ کی آمد لگے گی کہ وہ آزاد اس قدر ہو گئی تھی کہ
 بچہ بچہ اس آدمی سے گنج رہا تھا جن شاکر اس طرح سو رہا
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ

معاہدہ ایک لمحہ کنزرا ہوا۔ اس کے چرے پر گہری حیرت کی علامت تھی۔
 ”کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے؟“
 ”نہیں، میں تو ایک لڑکا ہوں۔“

”سانے دیکھتے تھے۔۔۔“ مانگ نے ایک شخص پر موجود سرینا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا بعد شاکم کی ٹھٹھ سے
 ہی اس سرینا پر چڑھا اس کے چہرے پر غیظی سے اچھائی جوت
 کے اثرات ابھرتے چلے گئے۔ یہ ایک بڑے بلی لیا کرے کا
 حریف ہیں آٹھ لاکھ پڑی ہوئی تھیں اور ہوتا سے ایک لاکھ
 ایک ہاتھ کے چھ کاکھ کی جی جو صاف بھائی چا رہی تھی۔

”یہ تو کائنات اور اس کے ماحول ہیں۔ یہ سب کیا تھا ہے۔“
شاہد نے اگلی جیت جھڑے نیچے میں کیا تو ساک نے سونے
موجود مشین کا ایک ٹیپ پریس کیا تو سکرین پر مقررہ ملی ہو گیا۔
اب ایک اور کمرے کا مقرر سکرین پر ابھر آیا جس میں وہ مقررہ اور
آٹھ مرد موجود تھے۔ وہ ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں
معمول تھے لیکن ان کا آواز ہی جاتی دوسرے مقررہ تھے۔

”کونسا ہے؟“ کہا جیسا کہ وہ ہے... شاہنشاہ نے فریاد کیا۔

”خدا نے مجھے کائنات کے ایک مسافر سے ایک
مشین کے سلسلے میں بات کرنے کے لئے رابطہ پیش کیا ہے تو میں
نے مجھ کو ایک اور انسانی وجود کی آواز کی شکل میں سمجھ لیا ہے۔“

معاذ اللہ میں نے تو اس طرح شیخین آن کر دی۔ جب سکرین پر کالوں
 اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں غرق آتی شروع ہو گئیں۔ ایک دایاں
 میں دو اپنی محنتیں اور آٹھ عورتیں غرق آ رہے تھے۔ پھر ایک ایک
 ایک سحر دیکھ کر میں چمک چلا۔ وہ دو محنتیں اور آٹھ عورت ایک
 دایاں سے شیخین دایاں میں داخل ہونے کے لئے کوشش کر رہی تھیں
 دایاں دو چمکے تھے لیکن وہ ابھی تک پینڈ فیر کے قریب نہ پہنچے تھے۔
 میں نے فوری طور پر پینڈ فیر کو روک کر دیا اور انہیں روکا چلا اور پھر یہ
 تین دایاں ہی کر رہے تھیں آگے چلا۔ یہ صورت حال دیکھ کر میں
 نے آپ کو کوشل کا حرقہ دے دے چکا ضروری سمجھا تاکہ آپ سے
 اس شیطانی طاقت لی جاسکے۔۔۔ تاکہ نے مسلسل برے
 ہونے لگے۔

”میں نے یہ تمہیں بتا دیا ہے کہ اس کا نام کیا ہے۔ اور اس نے
 اس کا نام اس طرح کی کارروائی کی ہے کہ ”اس کا نام
 اس کا نام ہے۔“

”بھئی۔ کالج کا اسٹوڈنٹ سنا کہ ایک کمرے میں ملازمین
 جتنا جھگڑا ہوا تھا۔ اسے اپنی حالت میں کلیں مار رہی تھیں۔ اس
 کمرے میں دو بیکس روٹین سوکھا ہے۔ میں نے اسے چمک کیا
 تو پتہ چلا کہ ان لوگوں کا تعلق پاکستان سے ہے۔ یہ کسی پامرار
 طرح سے ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہیں۔ اس کی حالت یہ
 تھی کہ پھر انہیں وہیں بے ہوش کر کے ملازمین جکڑ دیا۔“

یہ پھر ہمارا اعلان تھا کہ صرف ہڈی میں؟ مجھے لگے کہ ہمیں نے
 ما: ہجی کھنڈا ہے لیکن انہیں ایک بار پھر کوشش دج اوتھ کے
 دسپے ہے جس دحرکت کر کے ہمارا ملاز میں پکڑ دیا گیا۔ چنگ
 ایک ہڈی کا ٹیپ اور اپنی ٹیپ دھول بیج دھم میں تھے اس کے
 سنا کہ اور اس کے ہانک آدمی دھول ہڈی میں چنہ کر ہن کی گھرائی
 کر لے تھے لیکن پھر یہ جس آدمیوں میں ہے ایک آدمی ہانک
 حرکت میں آیا اور پھر سوائے سنا کہ اسے وہی سب کو ہانک کر دیا
 گیا۔ سنا کہ وہ یہ ہڈی کر کے ملاز میں ہز دو گیا اور پھر اسے
 ہڈی میں لا کر اس سے انہوں نے ہول ہڈی سے ٹھیک ہڈی
 کھینچنے کا کوشش دے مطلب یہ ہے اسے ہی ہانک کر دیا۔ اس کے بعد
 انہوں نے وہاں نکل آئے لیکن یہ اور ہے۔ یہ ہڈی ہڈی میں سو ہول
 ہر آدمی کو ہول کا لٹ سمیت ہانک کر دیا گیا۔ اس کے بعد وہ
 لوگ کوشش دے سے ٹھیک ہڈی میں؟ یہ ہے تھے کہ میں نے سیکڑ
 پیر کھڑ کر کے انہیں ہانک دیا ہے۔۔۔ ہانک نے پھر ہی تحصیل
 دے ہوئے تھا۔

”ابن کا منہ نہ ہوتا ہے۔“ شاہک نے پوچھا۔
 ”میں نے ہندو میں سچا ایک انڈیائی آدمی سر ملان کو دیا تھا
 پوچھے ہیں۔“ شاہک نے جواب دینے تو شاہک نے بے اختیار
 ایک طویل سانس لیا۔

”اے اب اس کو بھی آئی ہے مجھے گناہ نے ہاتھ

رہے کہ کہا تھا جس مجھ پر تصور کی رفتار کہ یہ لوگ جہاں کی طرف
 سے احمد خاں جاننے کی بجائے ایک دے کے درجے اس انداز
 میں احمد خاں جہاں گئے۔ "شاہم نے جو کچھ میں کہا
 "کیا کیا کرنا ہے صرف۔" شاہم نے پوچھا۔
 "کیا کرنا ہے؟ تم نے اچھا ہی احتیاط سنا کیا ہے۔ ابھی
 فوری طور پر ہاک کرنا ہے ورنہ کچھ کرنا ہے۔" شاہم نے اتنی
 جھیلے کچھ میں کہا۔

[illegible]

تو اچھا تریدہ بن کر نکلتے ہیں۔ ہمارے آدمی لوہے کے
تک نہیں ہیں بلکہ ٹیکسٹائل آدمی ہیں اس لیے اس صنعت میں کام
آج بھی مل رہا ہے کہ انہیں یہاں آنے دو اور پھر یہی وہ سیکٹر لیڈ
ہے اور ہمارے تمام ملک پر چڑھ کر سب سے زیادہ ترقی پا کر رہا ہے۔
حکومت نے جواب دے کر کہہ دیا تھا کہ یہ سب کچھ دار آدمی تھا
اس لیے اس نے درست فیصلہ کیا تھا۔

۱۰۔ ایک گروہ نے اپنی زبان پر یہ کلمہ کہہ کر

تو سچا ہی نہیں جا سکا کہ یہاں تک کہ وہی دھڑکی بھی پہنچ سکا ہے۔
اب وہ بے ہوش کر دیے والی ریح موصوفہ تھی۔ "ساگ نے جواب
دیا۔

"تک کی بات ہے۔ بے ہوش ہو جانے کے بعد انہی جاک
کرنا تو کسی مارنے سے بھی لپکا آسانی ہو جائے گا۔۔۔ شاکم
نے جھٹکتے ہوئے کہا۔

"لیک ہے۔ جیسے آپ کا عمر میں پختہ فیر کون رہا ہوں۔"
ساگ نے کہا۔

"نہیں خیال رکھنا۔ انہیں اندر داخل ہوتے ہی بے ہوش ہو جاتا
جا بڑے دلدل و لالچ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔" شاکم نے کہا۔

"آپ بے فکر ہیں۔ یہ پتہ فیر میں داخل ہونے سے بھر
سرک دیا ہوا تو یہی الٹا ٹھیک ہے۔ اس کے بعد ساگ ریح
سے ان کا دم گھٹ جانے کا اور پھر اُسے بے ہوش ہو جائیگا۔
ساگ نے جواب دیا۔

"لیک ہے پھر شروع کر دو کام۔" شاکم نے اذیت میں سر
جاتے ہوئے کہا تو ساگ نے شیخ کو آپہنچ کرنا شروع کر دیا
اور سرکری پریکٹس فیر انہیں جاتا دھڑکی دینے لگا۔

"اب اتنی کیسے معلوم ہوگا کہ پختہ فیر ہوئے ہو چکا ہے۔"
شاکم نے کہا۔

"اس کے اپنے ہاتھ لے کر انہیں آج بھی پہنچا دے گا۔"

ساگ نے جواب دیا تو شاکم نے اذیت میں سر ہٹا دیا۔
"موت ہے۔ تم نے قرا فیر آگ کیا ہے انہیں۔" بھگت
شاکم نے چمک کر ساگ سے پوچھا۔

"قرا فیر کیوں پختہ۔۔۔ سانب نے حیران ہو کر پوچھا۔
"کچھ بھی ہو سکا ہے۔ جب تک وہ لوٹ جاک نہ ہو جائیگا
جب تک قرا فیر کو عمل آگ رہتا ہے۔" شاکم نے حیران
میں کہا۔

"نہیں جواب۔ یہ پتہ فیر سے ہی ہوئی ہو گئی ہو گی۔
اسے یہاں سے کسی بھی صورت نہیں دے کر نکالے۔۔۔ سانب
نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تم بے فکر رہو۔ ان کی ہلاکت کے بعد میں
گراؤ ماحر سے رابطہ کرتے جب ان کی موت کی اطلاع ملے گا تو
بھرہ فوری قرا فیر کو مکمل دینے کے۔" شاکم نے کہا تو ساگ
نے اذیت میں سر ہٹا دیا۔

"لو کہ۔ میں ابھی اسے کھڑ کر رہا ہوں۔۔۔ ساگ نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی وہ چوڑی سے ہنسنے لگا۔
"قرا فیر کھڑ کیا ہے پختہ۔" ساگ نے قہقہے میں
ہاتھ پٹاتے ہوئے کہا۔

"اب ہی لپکوں کو چمک کر۔" شاکم نے کہا تو سانب
نے اذیت میں سر ہٹا دیا اور پھر ہاتھ دھوا کر اس نے ہنسنے لگا۔

کے بعد دیگرے وہ اپنی پہلی کر دیے دوسرے لئے سرگرم
ایک کوئی دیکھ کر آنے لگے مینا جس کے ہلام پر ایک کتا
دھڑلہ دھڑلہ کرتا تھا۔ یہ سب کچھ لکھ کر آگیا تھا۔

”ان انکسوں کو چمکے کہہ کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟“ — شاہنشاہ نے کہا۔ لیکن ابھی اس کا غرور ختم ہوا ہی تھا کہ وہ انہوں نے ہاتھ اٹھا کر چمکے کیونکہ اسی لئے وہاں سے بے ساختہ فروغ آمد آئے تھے۔ دیکھئے۔ سب سے آگے ایک آدمی تھا جس کے ہاتھ میں شیشی میں تھا۔ اس کے پیچھے وہ عورتیں تھیں جو خلی ہاتھ میں اور ان عورتوں کے پیچھے سادہ لپے تھے۔ آگے تھے ان سب کے ہاتھوں میں شیشی میں تھیں اور وہ سب بے حد چمکا اور ہنسنے لگے۔

"میں یہ باتیں ہی کہتی ہوں... شاکم نے جوت چوتے ہوئے کہا۔

”کیس خطہ“۔۔۔ ماہگ نے جواب دیا۔

”اب یہ سب باتیں کب ہوں گے۔۔۔ شاگوم نے پوچھا۔“
 ”ابھی بیٹا۔“ سرنگ نے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی
 اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمبے
 سکرین پر سرخ رنگ کی تیز چمک دکھائی دلا۔ اس کے ساتھ ہی
 شاگوم نے کوشیدہ شی سوئچ دھرتے دھرتے آگے سرکلنگ گولڈز آف
 گرتے ہوئے دیکھا اور فریج پر گرتے کے بعد۔۔۔

— ۵۲ —

مکتبہ سارنگدھرم نے دینی تحریکات سر انجام دینا ہے۔۔۔ شاہکرم
نے بے اختیار سارنگدھرم کا کام لے لیا ہے جس سے کہ تو سارنگدھرم کا کام
خیر ہے۔ حق پر عمل کرنا۔

”کب اس کدے سے کہ جانتے کوہِ دیکھی ہو چاکر اپنے ہاتھوں
سے اگلے چاکر کر سکن۔“ شاہک نے کہا۔

تیس جیسے تین کے ساتھ ۶۷۸۔۔۔۔۔ ایک لے گا اور
ایک ایک چار۔

”کیوں نہ کیا مطلب؟۔۔۔ تاہم نے جرات کر کے لے لی۔“

”بہت تک یہاں ٹھہریں آج نہیں ہوگی اور اتارہ گئیں گئیں گے گا
 یہ ٹھہریں آج ہونے کے بعد اور اتارے کو قصوں ٹھہریں سے ہی
 ٹھہریں پا سکتا ہے اور وہ ٹھہریں مجھے ہی معلوم ہے“... ساجد نے
 جواب دیا۔

”جو بچہ کہیں نہ ملے گا“۔۔۔ شکرم نے ہنست ہنست
کہا۔

شاہد حرم کا غلو قسم ہو گئے۔ شاہک نے جواب دیا۔
 "لکھ چہ جوت"۔ شاہک نے سر ہلاتے ہوئے کہا کہ
 شاہک نے بہت ہی سر ہلاتے ہوئے شہین کو آگ لٹا شروع کر
 دیا۔ ۱۸۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴

بقیہ مرے میں تھے اس لئے وہ اسے زندہ نہ پھانسیا کرتے تھے اور
دی اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

”عمران صاحب۔ ہمیں اب جو بکھ کرنا ہے تو یہی کرنا ہے
کیونکہ اس وقت ہم دشمن کے حصار میں ہیں اور کسی بھی وقت بکھ
ہو سکتا ہے۔“ عفر نے کہا۔

”میں نے ہر صورت میں مشن مکمل کرنا ہے۔ رنج ہاؤس ہمارے
ساتھ میں رکھت گئے ہیں۔ یہاں کی اگر قبیلہ سوشل لی
جائے تو ہمیں چھینا جائے گا۔ یہاں سے ہماری اطول ہنسے گا۔ اگر
اسے اٹھا کر کے گاڑ کر دیا جائے تو یہ دیکھ لوٹ سکتی ہے۔“ عمر
نے کہا۔

”عمران صاحب۔ رنج ہاؤس کی اس دیوار کا مطلب ہے کہ
مشین ہاؤس کے لوگوں کو یہاں سے ہٹا دیا جائے گا اور پچھلے کا طرہ ہو چکا
ہے اور اس لئے انہوں نے جانا یا سہارا دینے کے لئے یہاں رنج
ہاؤس کی دیوار ٹھوس کی ہے اور ایسی صورت میں اس کی بھی وقت
بکھ کر سکتے ہیں۔“ کیکلن ٹھیل نے کہا۔

”میں سب درست کر رہا ہوں۔ لیکن اس دیوار کو آخر کیسے ختم
کیا جائے؟“ عمران نے قہقہہ سے ہنس کر اس سے لکھ میں کہا لیکن
اس کی بات ختم ہوئی ہی تھی کہ وہ سے جوتی کی آواز سنائی
دی۔

”یہ تو اسی دیوار والے سے ہے؟“ عمران

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہاؤس کے ایک حصے میں
میں موجود تھا۔ وہاں کو نے ایک ہاؤس سے مشین ہاؤس کے پاس
علیہ راستے کے پار سے میں اپنا قیادہ قیادہ قیادہ قیادہ
قولی سوار کے دروازہ سے چاہتے تھا وہیں رنج ہاؤس کی انہی
مضبوط دیوار تھی۔ ایک ہاؤس پر صرف انہوں نے قبضہ کر لیا
کہ وہاں موجود تمام افراد کا بھی خاتمہ کر دیا تھا کیونکہ وہاں کو
عمران نے ایک ہاؤس کے پار سے میں تمام تحریکات حاصل کر لی
تھیں۔ ایک ہاؤس کا چھ کمرے گروپ میں اس کا پاس آ رہی تھی
اسے اس کے بڑے ہم میں عمران نے سوتے ہوئے گولیوں سے مار
دیا تھا۔ اس عمران ایک ہاؤس میں موجود تمام افراد کا بھی خاتمہ کر
دیا گیا تھا۔ عمران نے سن کر اس کی عمر سے کہہ کر ہرگز کا اور نہ
کیونکہ اس کے سامنے بھی بہت سے کام تھے اور وہ بھی اسے اپنے مشن کے

441

”شاہ ہم پر کوئی ملہ سولے دلا ہے۔“۔۔۔ صفحہ نے پہنچا۔
 عمران بڑی سے مڑا اور پھر ملتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا۔ چہرہ
 سے آواز آ رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مٹی کی مچھلی جو معدیہ اس
 کے پیچھے اس کے ساتھ لگی تھی اور پھر وہ سب جیسے ہی کمر بڑھ
 میں داخل ہوئے تو وہ بے اختیار ہنس نکلتے کہ ایک لمحے کیلئے راستے
 میں سوچا رہے یا کسی کی دیوار قائب پر لگی تھی اور لب وہ کمر بڑھ
 آگے چاہا تھا۔ کالی آگے چکر مڑا پھر آہستہ
 اس کا مطلب ہے کہ ہاتھ ہم پر ساتھی ملے سولے دلا ہے۔“۔

عمران نے لڑکھیا آزاد میں ججائے ہوئے کہا۔

”جو ہوا دکھا جائے گا۔ کم از کم اس مٹھی ریت بلا کسی کی دیدہ
ہے تو جان بھولی“۔ عسکر نے کہا۔

"ایسا اہم اور غلط رہتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا کہ اس کے ساتھ فلاں آگے بڑھا تو جیلا اور صاف اس کے پیچھے آگے چلے گئے۔ ان کے پیچھے منظر، عوام اور کپٹن نکلیں تھے اور اس کے پیچھے عدالتی اور دوسرے ساتھی تھے اور قادیان سب سے آخر میں قدموں کے ہاتھ میں سفین گن گورد وہ سب واسطہ سے کرنا مل رہے تھے اور پورے ملک اور دنیا میں تمام اخبارات ہوئے آگے بڑھے چلے رہے تھے عمران کی آنکھیں سرخ لائسن کی طرح حلقوں میں گھوم رہی تھیں اور وہ کہہ فخر کی جھت سا پہاڑ اور فرشتا سب کا

”عجب یہ پاکیزگی ایسا بولے اپنے آپ کو کیا لگتے ہیں۔
 پائوس۔“ اس میں سے ایک نے جس کے ہاتھ میں شیخین داخل
 تھے وہ پہلی طرف لپکے اس میں کیا تو غصہ کے انہیں پڑھیں گے کہ اس
 وہاں سا بھلا ہوا تھا ساتھ ہی اس کے ہاتھوں میں چمکے ہوئے
 ترقی کی لہریں سی دھڑکی چلی گئیں تھیں اس کے ہاتھوں میں صبر
 شیخین گھن کی بات نہ کہ اس کی اور بھی اس نے جب طر کر کے
 ہاتھ آدلی نے اپنا شیخین داخل سپرد کیا اس نے غصہ لے لیکر
 ہوا ہوا اس کے ساتھ ہی کہ غصہ ہانگ لہ اس کی نظروں سے
 گریختھا۔ آئے ہاتھ وہاں آدلی کرکوں کی پڑھا میں اچھل کر
 چمک کے مل کے کر کے نہ پڑھنے کے پڑھنے کے ہاتھ ہاتھ
 تو غصہ ہے اچھا اچھل کر کڑا کر گیا لیکن وہ لڑکھایا اور ہار
 لپکے آپ کو سنبھل دے گا اس نے ایک ہار لڑکھایا کر لپکے لڑل
 پڑھا اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں غصہ کی لہریں سی
 دھڑکی چلی گئیں لیکن غصہ کی لہریں نے ہاتھ لے لے ہاتھ کر کے
 کے ہاتھ کام کیا اور اس کے جسم میں غصہ کے ساتھ ساتھ ترقی کی
 لہریں بھی دھڑکی چلی گئیں تھیں وہ اس ہار و صوبہ اچھل کر کڑا کر گیا
 لگ اس نے اپنے آپ کو سنبھل بھی لپکے اس کے تمام ساقی حیران
 سمجھتے تھے ہاتھ پڑے تھے تھے تھے اسے یہ مضمون دھا کہ انہیں
 کیسے ہاتھ میں لایا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ بھی
 احساس تھا کہ غصہ میں جھلنے والی ہانگ کی آمادہ لانا

آئے ہمارے دونوں آدمیوں کے ساتھیوں تک پہنچ گئی تھیں گی اس لئے اسے پہلے ہی کا ہوا سے کٹا چاہتے تھے اس کے بے عقلی ساتھیوں کے ساتھ بکھری ہوئی تھی اس لئے وہ اپنے ساتھیوں کو ہلانکا ہوا آگے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر ہوا کے بے اختیار ہلکے کر تک گیا کیونکہ ساتھ ساتھ ہوا سا ہوا تھا جو کھلا ہوا تھا اور اندر سے گی آدمیوں کی آواز تھی جتنی دیر سے وہ تھیں۔ وہ بھڑکی سے آگے بڑھا اور دوسرے کے قریب پہنچا۔ وہ سے پتہ لگا کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ ڈانگ لانا دشمن ایٹھوں پر چھ شاہکوم واپس مانگ لے گا ہے۔" ایک مردانہ آواز سنا دی۔
 "تمہیں ملے گی ہی تو ہو سکتی ہے اور دشمن اکٹھے ہے۔" غریب نے کہا۔ "آج آدمی حائل ہو۔"
 "اصل ہو گئے۔ دشمن اکٹھے ہے ہوش چلے ہوئے ہیں اور ہے ہوش افراد کیسے غریب ہو سکتے ہیں۔" اور کی فیصلی آواز حائل دی۔

"تم اس وقت الیاس ہو اور اس نے تم کو کہہ دیا ہے اور وہی لکھ ہے۔" دوسری آواز حائل دی تو وہ بھڑکی سے آگے بڑھا اور دوسرے سے اندر داخل ہو گیا۔ وہ ایک کھانا جا کر وہ تھا جس میں دیہاتوں کے ساتھ بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں جن میں سے پتہ کے سامنے آپریشن ہو رہا تھا۔ پانی آٹھک مل رہی تھیں۔

"تم تم کو کہہ دو۔" ایک ایک جتنی بول آواز حائل دی تو وہ کی نظر اس آواز پر جم گئی۔ وہ اس کی آواز پہچان گیا تھا۔ اسے وہو کہا گیا تھا اس کے پیچھے ہی ہل میں سوجھ سب ہل رہا تھا کہ اسے دیکھنے کے لئے گون دوسرے کے خلاف نے مشینیں گئی کہ فرنگ نہ ہو کہ اس کے ساتھ ہی ہل مشینوں کے لئے کے وہو کیسے وہ لائی تھیں سے گونگ اللہ۔

"خبردار چھ اللہ اور وہ اپنے لئے میں نہیں لائیں آ۔" وہ نے پیچھے سے آواز سے طالب ہو کر کہا وہ بکھڑے ہوئے اور میں ایک ساتھ پر کھینکے کی کو مشن کر رہا تھا۔

"تم۔" کچھ سے مار۔ کچھ سے مار۔" اور نے ہے اور وہوں چھ لڑنے سے اپنی طرفوں کے میں کہ۔ اس کا پتہ ملک سے ہو رہا تھا تو وہ آگیاں اور مل آئی تھیں۔ وہ کہہ گیا کہ یہ لڑنے کا آدمی نہیں ہے۔

"تمہارے خلاف اور یہی کئے لکھ آدمی ہیں۔" وہ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ۔" چھ شاہکوم اور وہ شاہکوم ہو گیا۔ اس ہم ہی ہے جی۔" اور نے بکھڑے ہوئے اور ملک سے کا پتہ ہوئے کے میں کہ۔

"شاہکوم اور شاہکوم ہی تھے جو کہ وہ میں گئے تھے۔" وہ نے اس کے سامنے پہنچ کر مشینیں گئی کہ وہ آواز کی طرف کہتے

"اولیٰ ان خلاف دلی ان"۔۔۔ عمران نے کہا تو خدا کا چہرہ
بفکرت کل الخ۔

"عمران صاحبہ اس ارش کا کیا ہے کہ لب یہاں اس کے
ظہور کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے یہ جبرست
بہل رہا ہے۔ اب مجھے آپ کہیں"۔۔۔ جبکہ نے کہہ

"یہاں مشین دم میں شاہ اس کے ظہور کوئی نہ ہو جس
مشین دم سے ابھر جگہ میں بھیجا تک موجود ہوں گے۔ میں اس
مشین دم کی تمام مشینیں ڈاؤن کر دی جا رہی ہیں جو اس
چالاک گروپ کا ساتھی ہیں اب تم کیا چاہتے ہو اسے لے آؤ۔"

عمران نے کہا اب آگے بڑھ گیا تو خدا نے ارش کو ہاتھ پیرے کا کی
اور پھر پیرے کو ہاتھ میں لیا، خدا، ارش اور دینی ساتھی اس مشین پہل
میں بیٹھ گئے۔

"یہاں کل کر چیک کر۔ میں اس مکان مشینری کو چیک کر
لوں"۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو سب سر ہاتھ
ہوئے اس ہال سے باہر چلے گئے البتہ خدا اور ارش وہی رہ گئے
تھے۔ عمران نے مشینری کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ وہ
ارش سے بھی پرہیز کر رہا تھا۔

"اب یہاں جگہ میں کئے ارش ہیں اب وہ امام کر لے
کہاں جاتے ہیں"۔۔۔ عمران نے ارش سے خطاب کرتے ہوئے
"جگہ میں صرف اس پائنتس پر وہ افراد ہوتے ہیں جو جگہ

میں ہونے والے کسی بھی غیر معمولی واقعے کی اطلاع دینا شایعہ
ہاں سائیک کو دیتے ہیں لیکن وہ دیتے ہیں کارڈ میں ہیں۔ یہ مشین
ہمیں ہر طرف سے بند ہے۔ یہاں سے جگہ میں ہونے کا کوئی
مات نہیں ہے"۔۔۔ ارش نے خطاب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے یہ کارڈ ہونے کا مات کہاں ہے اس کی تحصیل
تھا"۔۔۔ عمران نے کہہ۔ اسی لمحے اس کے ساتھی بھی ہاتھ آ گئے
اور انہوں نے بتایا کہ مشین ہمس میں اس ارش کے ظہور اس کا اور
کئی ساتھی موجود نہیں ہے تو عمران نے انہیں احتیاطاً باہر کا خیال
دیکھنے کا کہہ دیا اور پھر ارش نے عمران کو اس رابطے کے بارے میں
تادیب۔

"لیکن یہ مات چاہ شایعہ کے علم پر کنٹرول کر دیا گیا تھا اور اب
یہ کارڈ سے ہی کنٹرول کیا جاسکتا ہے یہاں سے نہیں"۔۔۔ ارش نے
کہا تو عمران اس کی بات سن کر ہی کھ کھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا
ہے۔

"یہاں یہ کارڈ میں مشینری کا انچارج کون ہے"۔۔۔ عمران
نے پوچھا۔

"یہاں کا انچارج سہا ہے"۔۔۔ ارش نے جواب دیا۔
"سہا کے کوفٹ پر ایک سہا ہے کہ وہ اسے رات کھیل دے"۔
عمران نے کہہ۔

"یہاں سے سہا کے ساتھ کوئی دوسرا ساتھی نہیں ہے۔"

یہاں سے صحابی فون پر ٹاکم کہ ٹراٹ باسٹر کا رہنما تو ہرگز نہ
باسٹر ہی صبا نے کو حکم دے کر مات کھلی سکا ہے۔" ارشد نے
جواب دیا۔

"تمہارا ٹراٹ باسٹر سے رابطہ نہیں ہے۔"۔ عروان نے پوچھا۔
"نہیں۔ مجھے تو کیا وہ سارے کو بھی نہیں پہنچا وہ صرف شاگم
کو جانتا ہے۔"۔۔۔۔۔ ارشد نے جواب دیا۔
"بھل سے بچے گا وہ میں باطل ہونے کا مات کہیں سا ہے۔"
عروان نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں ابھی وہاں نہیں گیا۔"۔ ارشد نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"مگر یہاں کی تمام مشینری چارٹر ہوئی جائے تو کیا بھل میں
موجود تمام سائنس الکھانہ ختم ہو جائیں گے۔"۔ عروان نے کہا۔
"ہاں۔ اس مشینری سے سب کچھ آؤنیک طور پر نکال دیا
ہے۔ مگر اگر آٹان سے گزرنے والے خلا سے کوئی آؤنیک بھل
نہ کرے گا تو گھبرا جائیگا۔"۔ ارشد نے جواب دیا۔

"یہاں آؤنیک کھنڈ رکھا گیا ہے۔"۔ عروان نے پوچھا۔
"یہاں کوئی آؤنیک نہیں ہے۔"۔ ارشد نے جواب دیا۔
"تم اب تک کچھ بول رہے تھے اس لئے ذہن نہ رہا اب کچھ
تم نے جھوٹ بولا ہے۔ یہ تو دے لئے دوست ہارنگ ہے۔"
عروان نے بھکتی سے لہجے میں کہا۔

"سم۔ سم۔ مجھے مت یاد۔ اس مشین دم کے نیچے ایک چوہ
خار ہے اس میں اسلحے کی غلطیاں موجود ہیں۔"۔ ارشد نے
کہتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس توہ تانے کو کھینچے والی مشین کون سی ہے۔"۔ عروان نے
پوچھا تو ارشد نے ایک مشین کی طرف اشارہ کر دیا۔
"نہیں۔ اس کا خیال نہ کیا۔ میں یہ توہ خاند چھک کر لیا۔"

عروان نے خار سے کہ تو خار نے اٹھات میں سر ہلا دیا اور عروان
اس مشین کی طرف بڑھ گیا جس کی طرف ارشد نے اشارہ کیا تھا۔
عروان چند لمحوں کے بعد اس مشین کو دیکھتا رہا مگر اس نے ہاتھ اٹھا
کر کہے ہوئے دنگے کی آغوش میں اس طرح پھنس کر بیٹھ گیا جسے اس کی
ساری عمر اس مشینری کو آہستہ کرتے ہوئے گزر گئی وہ بعد ارشد کی
آنکھیں جیرجیر سے کھلتی چلی گئیں۔ ظہیر ہے وہ واقعی جہان ہر ہوا
خار کہ یہ بھٹی آؤنیک جو صرف فنا لایا ہوتا ہے اس جہنم مشین کو
کسی دیر الجھنے کے بغیر میں آہستہ کرتا رہا ہے۔ عروان کے مشین
کو آہستہ کرتے ہی اس ہل کے ایک گوشے کا فرش کسی صندوق
کے دھکن کی طرح کھل کر اٹھ چلا گیا اور عروان نیڑی سے آگے
بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ نیچے اتر کر خار کی غروں سے قائب ہوا
گیا۔

"سم۔ سم۔ میں ہاتھ دم چلا چاہتا ہوں۔"۔ ابھاک ارشد نے
بہ کھن سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ نیڑی سے مڑا

اور ہم اس سے پہلے کہ خود کو کامیابی نے پہنچا دیا ہے۔
جس کا خیال ہے۔

”کوئی۔۔۔ میں نے تم سب کا حق کر دیا ہے۔ ابھی چار گھنٹے
ابھی یہاں ہر طرف سناٹا ہے کہیں کچل پڑے گا۔ ابھی مجھے سمیٹ کر
سب ہلاک کر دیا ہے۔“ بھگت برہما نے پاکٹوں کے اندر سے
تھپہ لگاتے ہوئے کہا۔

”میں تمہیں اس کا کیا ہو گیا ہے۔ کیا کوئی درد چھ گیا ہے۔“
خادم لے کر ہاتھ دے کر گیا۔

”ہاں۔ تم اسے دیکھ کہ کتنے عجیب و غریب رنگیں تم سب ہلکے ہو رہے
 ہو۔ اگلی۔۔۔ اور تم نے باقی گھوڑوں اور جانور میں بھی دیکھے ہوتے ہوئے
 کہہ دیا اسی لئے عربوں کا سر انہماک پر بندھ کر ہوا ہے آگیا ہے
 جب ظاہر ہے اسے اور کئی ایسی جانور تو عربوں سے اختیار نہیں چلا۔
 ”تم اچھے ہو اور کچھ نہیں اس گھس کا لپٹا اس وقت آؤ جب
 میں اسے چمک کر کے آؤں کہ چکا ہوں وہ دیکھو باقی اگر تم پیچھے آیا
 کہ گھڑے سے تو ہم سب تو دیکھو یہ ہلکے ہو جاتے۔۔۔ عربوں نے
 منسکاتے ہوئے کہہ۔

سکھتا۔ مگر تم تھا کہ میں نے اس نے اس کو اس کی طرف سے
 کہ تم نے اس کے لیے آگ کر دیا۔ اس نے اس کے لیے
 میری طرف سے اس کے لیے

”جہ خان کو لیے والی مشین میں اس گھنٹی کو آف کرنے کا بٹن

موجود ہے کیونکہ یہ ذیلیاں تہہ تہہ سے ملے ہوئے ہیں اور اگر اسے
آپ نہ کیا جائے تو تہہ تہہ کل ہی نہیں ملتا۔۔۔ قرآن نے اس
مذمت کی کہ تو ادا کا ہے، یقیناً کمال حاصل

”اسے آف کر دو۔“ عمران نے تلوار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عید نے بغلت حشیش گن کا لوہہ دیا دیا اور ایشو گنوں کی چمچوں کا شور مچا کر چلا گیا۔

”کیا جی؟“ اسی لمحے ہمارے سرخوردہ استاد نے تجزی سے اعلان کیا کہ جوتے کھسکے۔

”جو کہیں۔۔۔ عرش کو غم کیا گیا ہے۔ ویسے خدا تم نے اس ادھر
کو دھوکہ نہ دیا اپنی اپنی کامیابی کیا ہے وہ سوائے اس ظیفری
کو جان کر نہ کے وہ ہم جو بھی نہ کر سکتے تھے۔۔۔“ مرزا نے کہا۔
”شکریہ عرض صاحب۔ لیکن اب آپ کا یہ دگرگم کیا ہے۔“ ظاہر
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”یہ گم کیا ہوا ہے۔ مجھے کوئی ظالم اور اسوہہ ہے جس
 نے اس کو چھوڑ دیا۔ میں بھی اسوہہ ہوں۔ ہم نے وہ اسوہہ
 کہ پہلے یہاں اسوہہ تمام مشینوں کو چا کر ہے اور ہر اس مشین
 ہم کی ضرورتی دیکھ کر جو اسوہہ سے الگ کر دیا ہو اس میں ہوتا ہے۔
 اس کے ساتھ اسوہہ تمام وہ چکے ہوں گے اس لئے صرف
 اسوہہ چاہئے، اسوہہ اس طریقہ اس لئے چکے ہوں گے اسوہہ

ہاؤس میں سے ہم آسانی سے اس کا خارج کر کے اس پر کھڑے
میں داخل ہو کر اپنا مشین نکال کر لیں گے۔" عروین نے کہا تو وہ
ابھیر دلی مسدود سے پکڑے مسدود نے انتہت میں سر ہکا دینے سے
بھر دینے ہی کیا کیا جیسے عروین نے کہا قند طبعی دم میں موجود
تمام مشینری چلا کر نکال گئی۔ ابھیر عروین نے اپنے ہاتھ میں ایک
دھیم کر لی تھی کہ اس نے اسلحہ خانے میں ایک ہاتھ لکس بم نصب کر
دیا تھا تاکہ جگہ میں بھیج کر اس پستی قلعہ کو بھی لٹا دیا جائے۔
اسے یقین تھا کہ ایسا ہونے کی صورت میں ہاؤس گروپ کے حوصلے
لوٹ جائیں گے۔

"عروین صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ایک ہاؤس کی خدمت کو
بھی ساتھ ہی لٹا دیا جائے۔" کچھلے کلک لے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ دونوں عمارتوں کے ایک وقت چاہئے
سے ایک کوارٹر میں امراتری پیدا ہو جائے گی کہ ہمیں کام کرنے کا
موقع مل جائے گا۔" عروین نے کہا ابھیر اس کے سامنے تے
جب خانے سے کافی فاصلہ ہماری اسلحہ خانہ ابھیر ساتھ ہی ہاتھ لکس بم
بھی ابھیر ہمیں لے یہ اسلحہ ایک ہاؤس میں رکھ کر ساتھ ہی
ہاتھ لکس بم رکھ کر اسے خارج کر کے وہاں آ گئے۔

"آ! اب ابھیر جگہ میں ٹھیک۔ لیکن ابھیر میں سب نے پستی
طرح ہوشیار رہنا ہے۔" عروین نے کہا ابھیر اس کے ساتھ ہی اس
نے مشین دم کی پستی دیکھ کر طرف ہواں گئی کہ اسلحہ کر کے

دیکھ دیا۔ ایک ابھیر دیکھنے چار دھماکے ہونے سے ہر طرف گرد
و غبار سا چھڑ گیا۔ چار ٹھن ابھیر جب گرد و غبار ختم ہوا تو دیکھ کر
کائی جتا حیرت زدہ کر ٹھکر چکا تھا ابھیر گنا جگہ صاف دکھائی
دے رہا تھا۔ دلت چنگ گڑ۔ جگہ جگہ صاف صبح طلوع ہو رہی تھی
اس لئے ابھیر جگہ جگہ دھنسی پھیلی جلتی تھی۔ عروین ابھیر آ گیا ابھیر
سب ساتھی بھی عروین کی رہائی کرتے ہوئے ابھیر جگہ میں آ
گئے۔ جگہ جگہ تھا قند عروین کو معلوم تھا کہ تمام ساتھی حیرت
جگہ کی حدود کے ساتھ ساتھ ابھیر دیکھ ابھیر کی طرف چاروں طرف
موجود ہیں گئے۔ یہاں عمارتوں کے قریب ایسا کوئی حربہ نہ تھا
کیونکہ اصل مسئلہ ان کے لئے وہاں کو کسی بھی طرف سے جگہ کے
اتحاد آنے سے نہ تھا۔ قند عروین اپنے ساتھیوں سمیت جب وہاں
عمارتوں سے جگہ خانے پر بھیج کیا تو اس نے جیب سے ایک ہاؤس
بھیر مشین ہاؤس وہاں میں موجود ہاتھ لکس بموں کے ذریعہ
فائل لے۔

"عروین صاحب۔ ان عمارتوں کو اس وقت لٹا دیا جائے جب ہم
ہاؤس کوارٹر کے قریب بھیج جائیں گے۔ ابھیر کوارٹر میں موجود افراد وہاں
سے فاصلے کر ہر طرف پھیل کر یہی حال کا شروع کر دیں گے۔"
صوت لے کہا۔

"ابھیر۔ تمہاری بات درست ہے۔ ابھیر گڑ دیکھ کائی ہے۔
آؤ لیکن ہمیں ابھیر جگہ جگہ ابھیر دیکھ کی لٹ لے کر آئے

وہاں ہے کچھ لاش کے اہل یہاں وہاں پائے ایسے ہی تھے
 آدمی سوچا ہیں کہ وہ نہیں وہاں سے چلے گئے تھے
 جیسا کہ مرغان نے کہا تو سب نے اشدت میں سر ہلا دیا
 ہوا کی گھبراہٹوں نے کارروائی سے ظاہر کی تھی وہ انہوں نے
 ہاتھوں میں شیشیں گھیر رکھی تھیں۔ مرغان سب سے آگے تھے
 اس کے پیچھے اس کے سامنے ساتھی تھے وہ سب ہڈیوں اور
 ہڈیوں کی اسٹ پیچھے پیچھے پیچھے پیچھے پیچھے پیچھے پیچھے
 چارے تھے کہ ایک ایک مرغان صاف کر رہا تھا اس نے ہاتھ
 کر اپنے پیچھے آئے ہلے ساتھیوں کو بھی روک دیا۔ اس کی نظریں
 کچھ دھڑکیں۔ وہ صاف ہی ہلے ہاتھوں پر تھی ہلے تھیں یہ ہاتھ
 اس انداز میں ہاتھ لگا رہی تھی جیسے ہاتھ میں شیر کا ہڈی کرنے والے
 ہاتھ تھے۔ اس کی ایک بڑی بڑی ہاتھ سے پیچھے ہٹ رہی تھی۔
 "اس چال سے وہ آدمی سوچ رہا ہے۔" مرغان نے آواز سے
 کہا۔

"کار کھول دیں اس پر غور نہ کیے کر جائیں گے۔" عمر کی
 آواز سنائی دئی۔
 "ظہیر۔ اس طرح اندر کہ سوچا ہائی افراد بھی چلے پڑیں
 گئے۔ ہمیں اس صفت پر چڑھ کر ان کا قتل کرنا ہے۔" مرغان
 نے کہا۔

"مرغان صاحب۔ اس طرح ہم ان کی نظریں میں بھی آ گئے

ہیں اور ہر چنگ بھٹکا رہا تھا اس نے یہ انتہائی آسانی سے ہم پر
 کار کھول رکھے ہیں۔" صوفی کی آواز سنائی دئی۔
 "تم لہجہ کہہ رہے ہو۔ مگر ایسا ہے کہ میں انہوں نے انہوں کو
 لڑا دے ہوں۔ جیسے ہی وہاں کے ہوں تو اس پر کار کھول دیا۔ اس
 طرح قاتل کی آواز میں وہاں میں وہاں کی آواز اور
 اندر سے کچھ اور افراد ہوں گے تو وہ بھی لڑا دے پھر انہوں کو صحت حال
 معلوم کرنے کے لئے لڑائی کی طرف بڑھیں گے۔" مرغان نے
 کہا۔

"مرغان صاحب۔ کیا صحت کریں۔ ہمیں انہیں دیکھنا ہے۔
 کیا ہو گا۔ انہی بڑے گارڈ کی طاقت کافی دور ہے اور وہ ان کے
 ہاتھ نہ ہائے وہاں سے کسی قسم کے اقدامات کے جائیں اس لئے
 ضروری اس وقت چوکی جائیں جب ہم بڑے گارڈ کی طاقت کے
 قریب پہنچ جائیں۔" اس بار صوفی کی آواز سنائی دئی۔
 "انہوں میں کا خدشہ کیسے کیا جائے۔" مرغان نے لکھ ہوئے
 لکھ لکھ لکھ۔

"یہ کام تو آپ پر ہونا اور فعلی پر چڑھ دیں۔ یہ مگر ان کی
 دھڑکیں دھڑکیں پر چڑھ جائیں گے اور پھر چڑھنا سے ان کو کٹا
 جا کر گئے گائیں گے جو اس آسانی سے انہیں چھاپ لیں گے۔"
 صوفی نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کام تو میں نہیں سے آسانی سے کر سکتا ہوں۔" مذ

نے اس بار قہر سے منہ نہ کھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے میں بوجھ رہا ہوں وہ بتاؤ دوست۔" عرواں نے غرات
ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں" ملازم نے ایسے لہجے میں کہا جسے
اس نے لہجہ کر لیا ہو کہ وہ اب کچھ نہیں سمجھتا کہ تو عرواں کا ہاتھ
نگل کی سی تیزی سے گھوما رہے ہیں۔ یہ دور ہمارے پھر کا کر اکتروں
ہیں ہوا۔ ہمارے بچے ہاں ہی سہی تھا کہ عرواں نے کمرے میں
گرفتار اس کی گردن پر ہر دھک کر مڑا دیا اور ملازم کا ہاتھ بھرا جس
آپ بٹکے سے دائیں طرف اس کا چہرہ بھٹکتا ہی طرح رخ ہو گیا
تو کہ کس انسان کا چہرہ ہی دیکھا تھا اس کے منہ سے غرور
کی آوازیں نکلتی تھیں تو عرواں نے یہ توڑا اسے دائیں مڑا لیا۔

"فائدہ کہاں کہاں اور کتنے آدمی موجود ہیں" عرواں نے
فراتے ہوئے کہا تو ملازم نے اس طرح بیان شروع کر دیا جسے
لیپہ دیکھا مار آن ہو جاتا ہے۔ گو اس کی آواز تک تک کر گلہ
تھی اور الفاظ بھی بے ربط تھے لیکن وہ سب جگہ رہا تھا اور عرواں
نے اس سے پوچھا تھا۔

"اب فائدہ ہے اگر کار میں داخل ہونے کا راستہ یہاں ہے اور
اس کی کیا تفصیل ہے۔" عرواں نے پوچھا۔

"مستحق کو کھتا ہے۔" اندر سے باہر سے کوئی بات نہیں
ہے۔ اگر کار ایوانج سٹاپے راستہ میں کوئی ہے تو رات کی

فٹ دھڑ آ جاتی ہے۔ عرواں کی فٹ دھڑ دھڑ پڑ جاتی ہے۔

ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اگر ہم اندر جانا چاہیں تو کیسے جاسکتے ہیں۔" عرواں نے
کہا۔

"کوئی ایسی سی صورت اندر نہیں ہو سکتا وہ دیکھا جا رہا ہے
خود تو کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہ تم لوگوں میں کسے موجود ہے۔ کیا
تمہارے ہمسوں میں بھی حلقی آگاہت نصب ہیں۔" ملازم نے
بات کرتے کرتے چمک کر کہا۔

"مستحق کے افراد موجود ہیں اور انہوں نے تفصیل دلائی" عرواں
نے کہہ کر ایک بار پھر وہی کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو ملازم کی
جانب پہلے کی طرح غماص سے شروع ہو گیا۔

"یہاں۔۔۔ عرواں نے یہ باتیں مڑتے ہوئے کہا تو ملازم
نے تفصیل دلائی شروع کر دی۔ جب عرواں نے تمام تفصیل معلوم کر
لی تو اس نے یہ ایک جگہ سے بوجھ کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی
ملازم کے جسم کو ایک زور دیا جیسا کہ وہ اس کی آنکھیں سے نور
ہو گئے۔ عرواں نے یہ اٹھا کر ایک طرف کر لیا۔

"مستحق صاحب۔" میرا خیال ہے کہ ابھی پہلے یہاں موجود تمام
افراد کا ذکر کرتے ہوئے عرواں نے وہیں نمازیوں کو اڑا دیا۔ ان کی
پہن سے ہونے والے جھنجھکی کی وجہ سے اندر اندر موجود افراد
بہر آنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس طرح رات مکمل چلتے گا۔"

گراٹ ماسر اپنے آپس میں بیٹھا شراب پیچے میں مصروف تھا کہ یہ پر موجود افریقا کی کھلی گلی میں گراٹ ماسر نے چمک کر ہاتھ بڑھایا اور دھواں اٹھایا۔

"کیا۔ گراٹ ماسر ہل رہا ہیں۔" گراٹ ماسر نے اپنے گھبراہٹ میں کہا۔

"سوہائے بیل راہوں گراٹ ماسر۔" دوسری طرف سے سن کے خبر تو اس نے تیار اچانک سوہائے کی حوصلے سے آواز سن کر گراٹ ماسر نے اختیار چمک چ۔

"کیا بات ہے۔ تم اسے سرائے جاتے کیسے ہو۔" ماسر نے چمک کر پوچھا۔

"گراٹ ماسر۔ ایک ہاتھ میں ہاتھوں عورتیں اپنے خوناک دھاگوں کے ساتھ کل غصہ پر چمک کر دنگا گئی ہیں۔ سوہائے

نے کہا تو گراٹ ماسر نے اختیار اچانک کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ بھرتے ہو گیا تھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم مجھے میں کہہ رہے ہو۔" ماسر نے ماسر نے ماسر کے دل پیچے ہوئے کہ۔

"آپ میرے پاس آ جائیے۔ میں آپ کو اس کی بہت بات بتاؤں گا۔" سوہائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ یہی ہے۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہی ہے۔ میں آ رہا ہوں۔" ماسر نے ماسر نے ماسر کے ہاتھوں کی طرف

اس نے دھواں کرکٹ پر چمک کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دھواں کی طرف سے کہا۔

یہ ہاتھ تھا۔ وہیں موجود گراٹ ماسر کو اس انداز میں دھواں دیکھ کر بہت چمک کر رہ گیا۔ لیکن ماسر کو اس بات کا

دھواں دھواں اس کے ہاتھوں میں ایک ہاتھ اس کے خاص غصہ پر ماسر کو اس کی بات سن کر دھواں کی بات سن کر اس کی بات

سے یہ ہاتھ دھواں ہر گھڑی سے دھواں کر رہا تھا۔ اس کی بات سن کر دھواں دھواں اس کی بات سن کر دھواں دھواں اس کی بات

اس نے دھواں دھواں اس کی بات سن کر دھواں دھواں اس کی بات سن کر دھواں دھواں اس کی بات سن کر دھواں دھواں اس کی بات

اس نے دھواں دھواں اس کی بات سن کر دھواں دھواں اس کی بات سن کر دھواں دھواں اس کی بات سن کر دھواں دھواں اس کی بات

جس پر مستقل فکر کی ایک مشین سمجھتی جس پر آنکھ سے نیچا
نکریا جاتی۔ بڑی دھڑکی طرف آنکھ پر ایک لاجپور عوامی بیچا
قد۔ یہ سواٹھے قد۔ بڑا کھار اچھا رنگ۔ گمراہ باہر کے اندر داخل
ہوتے ہی سواٹھے اندر کرکڑا ہو گیا۔

”یہ کیا ہو گیا۔ کیسے ہو گیا۔ کس نے کیا ہے اور کیوں کیا ہے۔“
گمراہ باہر نے بڑے قہر کے قہر بکھی ہانپنے کے یہ جھڑپل کے مل
پڑے ہوئے تھا۔

”گمراہ باہر۔ میں نے ہواک ٹھاک۔ دھوکے دئے۔ سمجھتے
تھے جاب اپنے ہوئے تھا۔“

”دھوکے۔ مگر میں نے تو کئی دھوکے نہیں دیے۔ کیں۔“ گمراہ
باہر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے بچ کر کہا۔ اس صاف صاف ایک
کرکڑی ہونے کا قد۔

”گمراہ باہر۔ آپ کا آفس ساڈر پہل ہے۔“ سواٹھے
نے سزاوارتہ لہجے میں کہا تو گمراہ باہر نے انکھ میں سر ہا دیا۔

”تھک رہا ہوں۔“ گمراہ باہر نے کہا تھا۔ ”گمراہ باہر نے اس
پر قد دے آہستہ لہجے میں کہا تو سواٹھے نے سامنے سمجھتی
کے ٹھن پہن کر کے شروع کر دیے۔ اس کے ساتھ ہی سگریٹ پر
بھنکے سے ہانپنے لگے اور پھر چھٹی سواٹھے نے ہاتھ پٹائی
سگریٹ پر جلتے جلتے کے ایک بھٹ بھٹ دھیر کا مٹر نکالی
دیئے۔ لک۔ کیرا اس دھیر کے قہر سے دھما دھما

”یہ مشین ہڈوں ہے گمراہ باہر۔ اس کے لیے میں آپ کو
مشین کے ہڈے بھی نظر آ رہے ہیں گے۔ یہ عمل طور پر ہوا
چکا ہے۔ انکی ہی حالت ایک ہڈوں کی ہے۔“ سواٹھے نے ہاتھ
بڑھا کر سگریٹ آف کرتے ہوئے کہا۔

”تھیں یہ سب کس نے کیا ہے۔ کیوں کیا ہے اور کس طرح
کیا۔“ گمراہ باہر نے بڑے ہار کے ہارے ہوئے کہا۔ اس
کا چہرہ دھما دھما کھڑک کی حالت میں ہے۔

”یہ سب ڈاکٹیوٹل لکٹوں کا کیا دھرا ہے اور یہ اس حالت میں
بڑا کھڑک کے سامنے بھگ میں مڑا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس
نے مشین کو دھما دھما شروع کر دیا۔ پھر کھوں اور سگریٹ
پر ایک ہار پھر بھانکے ہانپنے لگے اور پھر ایک مٹر سگریٹ پر اور
آپ۔ یہ بھگ کا مٹر قد سواٹھے نے مشین کا ایک ٹھن دھما تو
بھانپوں میں پیچے ہوئے طور پر سگریٹ پر سال نکالی دیئے گے۔
”یہ۔ یہ کھوں ہیں۔“ ڈاکٹیوٹل تو نہیں ہیں۔“ گمراہ باہر

نے دھمک کر کہا تو سواٹھے نے ایک اور ٹھن پہن کر دیا۔
سگریٹ پر بھگ کا سا دھما دھما سگریٹ پر وہی مٹر دھما دھما
تو بھانپوں میں پیچے ہوئے لگے جو پہلے انکھیں نکالی دے
رہے تھے اب وہ صرف اور واضح طور پر ڈاکٹیوٹل نکالی دے رہے
تھے۔ ان کے چہرے ہی ہل گئے تھے۔ لہذا ان میں سے ایک
کھت سانس نہ ہو سکتا۔

۴۷

"طیس گراؤ پھر۔ میری بھی یہی خواہش ہے۔ ایسے لوگوں کی صورت باقی عمر تک ہونی چاہیے۔۔۔ سوچو شے نے خودکھود کچھ نہیں کہا۔

اس مسئلہ میں اس لئے اس پر آدمیوں کو بھیج کر اس پر سچے ہونے کو
دیکھنے والی تھیں لہذا کرنا اور پھر انہیں وہاں سے اٹھا کر بڑے تہ
تالے میں لے جا کر لکھڑوں میں بکڑ دیا۔ پھر ان کے ساتھ اس
وہاں کرنا۔ اس کے بعد مجھے اطلاع ہو گیا کہ میں انہیں اس پر انہیں
سے جبر کا سامنا کرنا ہے ان سے انہیں لے سکیں اور وہاں سے۔
اس اہم ہائی بڑے کو بھی وہاں لے جا کر لکھڑوں میں بکڑ دیا۔ میں
اسے چھوٹا چھوٹا ہونا کہ اسے پھرانے کے لئے آنے چاہیے
چاہے وہاں لے گیا جبر کا۔ حشر کیا ہے۔۔۔ گریڈ باسٹری
کڑے ہوتے ہوئے کہ۔

”ایس مگر اڑا ہوا۔ ہم کی توئی قیل ہو گی۔“ سواٹھے نے بھی
 اچھے ہوئے کہ۔

”ابو سہیل میرے وہاں آنے تک کسی کو ہوش نہیں آتا چاہے۔
اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ہے کہ کسی کو کہہ نہ سکیں
انہیں غلط فہم نہ ہو کہ یہ بات ہے اس لئے اس سب کو نہ بولیں
میں جانتا ہوں کہ ان کے دلوں کے غم پر کسی کے جام کھڑا نہ ہو
لوگ اچانک کھڑے کھول بھی سکتے ہیں اور ان کی عمل چال بھی لے

ایک کئی قصیدوں کے اس مجموعے کا نام ہے "گدا اطرے
کے"۔

سب سے گراں مضر۔ کیا اس بارے میں کوئی ہے جس کو یاد ہے تاکہ اسے بھی آپ کے سامنے لائی جاسکے۔
مواضع نے کہا۔

”ہاں۔“ گروڈ باٹر نے کہا اور تیزی سے طر کر پھرنے لگا۔
 حلقے کی طرف جھک گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لپٹ آگیا۔
 باٹر نے کہا اور اس نے ایک سائیکل پر موجود رک بے شرباب کی آہٹ
 کی بڑل بڑل آواز سے کھل کر منہ سے نکال دیا۔

”میں نے چار گھنٹے سے صبر کیجئے آ رہے تھے۔ بالکل۔“
 گریلا اس طرح شربت کا لہا لہا کر لے کر بیٹھنے لگا اور
 اس کے بعد وہ پانی پی کر وہ شربت اس طرح پی کر رہا
 تھا کہ اس سے پانی نہ رہا۔

— ۱۸۱/۲ —

"سر سلطان۔ کیا نکاح کر رہے ہو۔۔۔ آج یہاں کی عورت کی
لادت ہے اور ابھی میں ابھی پشور کی کریمیاں آ رہی ہیں۔۔۔
بالکل عجیب ہے۔۔۔" عیسیٰ نے قدوسے طیسے لیے میں کہ۔

"آج تمہیں یہاں کھانا پڑے ہوئے ہمارے تالہ حالات واقعات
کا کوئی طرف نہیں ہے۔" کارٹ نے حطاطے ہوئے کہا۔

"میں کبھی یہاں نہ آؤں۔ میں ابھی نہیں۔ کل کریمیاں کریمیاں۔ لوگی
نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کارٹ کے پیچھے
کے بعد وہ خود بھی اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے بھی کچھ پتا ہے تمہارے ہاتھ کے بعد میں سولے
کی چھٹی کرسی پر ہوا کہ میں دم کا سہاگن بننا تھا میرے
پاس آیا اور اس نے مجھے سارے حالات بتائے۔ اس نے خود اپنے
کانوں سے سب کچھ سنا ہے۔ اور اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھا
ہے۔ تمہیں معلوم ہے وہ انچارج ہوا ہے گا خالص آدمی ہے اور
اس کے ساتھ ہی شیخ دم میں رہتا ہے۔" کارٹ نے کہا۔

"کیا بتاؤ ہے اس نے۔" لوگی نے جواب دیا ہے کہ۔
"تمہارے اس بڑے لڑکائی کو دم کرنے کے لئے اس کے
گال سے لپکے۔ تم یہاں بھی ہے۔ اس میں وہ مجھے نہیں اور آخر وہ
یہ وہ جگہ میں جہاں کوئی آدمی نہیں گراؤ باہر کی اپنا کھانے کے
بغیر داخل نہیں ہو سکتا یہاں یہ لوگ بھی گئے ہیں۔ انہوں نے ایک
پلاس اور شیخ پلاس وہاں کو بھول سے چار کر دیا اور خود ہی گیارہ

لوگی سر سلطان کو ہاتھ کر کر رہے تھے کے نکلا۔ حق میں نہ کہ
ہاتھ اپنے کمرے میں پکلی ہو گئی کہ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا
اور جانا اندر داخل ہوا تو لوگی اسے دیکھ کر بے اختیار چمک چڑی۔
"کیا ہوا کارٹ۔ ابھی کچھ تو میں تمہارے کمرے سے باہر
آئی ہوں۔" لوگی نے جرح کر کے لیے میں کہ۔

"میں نہیں یہ بتائے آیا ہوں کہ تمہارا وہ بڑا لڑکائی مرنے
کے لئے جا رہے تھے خانے میں لٹکا چکا ہے۔" کارٹ نے کہا تو لوگی
بے اختیار اچھل چڑی۔

"بڑا لڑکائی۔ کیا مطلب۔ کس کی بات کر رہے ہو۔" لوگی
نے ایسے لیے میں کہا ہے اسے کارٹ کی ذہن سمجھ ہی نہ آئی۔
"اے۔۔۔ وہ بڑا لڑکائی۔ کیا نام بتاؤ قائم ہے۔ سر سلطان۔
ہاں سر سلطان۔" کارٹ نے کہا تو لوگی بے اختیار اچھل چڑی۔

"تم نہیں بھوکو گے۔ تم نہیں بھوکو گے۔ بالکل تم بھوکو گے۔"

لوکی نے اس بار باقاعدہ دانتے سے کہا۔

"اے۔۔۔ چپ کر ہٹ۔ مجھے ڈر کیا ہے۔ میں تمہارا دوست ہوں۔ میرا قصہ نہیں سننا دیکھ سکتا۔" کارگ نے یہی طرح پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا باپ چھپن میں ہی مر گیا تھا۔ وہ مجھے بے حد پیار کرتا تھا۔ اس کی موت کے بعد میری ماں نے دوسری شادی کر لی تھی۔ میں گئی کوچل میں آباد ہو گئی۔ وہاں تو چار گروپ نے مجھے حاصل کر لیا۔ عیاں مجھے مرہول کی تمام قسموں سے تو پتا چڑا ہے لیکن باپ مجھے ہر کچھ نہیں لے سکا۔ سرخسوں کے روپ میں چکی پار مجھے میرا باپ دلا دیا تو ہے۔ اب وہ بھی لاپتا ہو چکا ہے۔"

لوکی نے دانتے سے کہا۔

"موت۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ عیاں تو وہی کہہ رہا ہے جو گروپ بطور مرہول لے چکے ہیں۔ میں اب تم کیا کر سکتے ہیں اس لئے میرے کہ۔ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔۔۔ کارگ نے کہا۔

"کیا تم میرا ایک کام کر سکتے ہو۔۔۔ لوکی نے ہلکا جھک کر کہا۔

"کیا۔۔۔ کارگ نے جھک کر پوچھا۔

"کیا تم مجھے اس بارے میں بتائے کہ کس طرح بچاؤ کرنا ہے۔"

لوکی نے صحت سے کہہ کر کہا۔

"تم وہاں جا کر کیا کرنا کی۔۔۔ کارگ نے جوت سے کہہ کر کہا۔

"میں اپنی آنکھوں سے آخری بار اپنے باپ کو دیکھتا ہوں ہوں۔ کارگ مجھے یہ یہ بتا رہا ہے کہ وہ مجھے میری عمر بڑھاتی رہیں گی۔۔۔ لوکی نے کارگ کے سامنے ہاتھ بڑھاتے ہوئے اچھلی صحت سے کہہ کر کہا۔

"لیکن تم وہاں کیسے جا سکتی ہو۔ وہاں تو سوائے لارمرگاف دوسرے کوئی نہیں دیکھتا ہی کوئی مار رہی ہے۔" کارگ نے کہا۔

"بھوکو کرنا ہیج۔۔۔ لوکی نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"ایک کام ہو سکتا ہے۔۔۔ کارگ نے پھر کے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"وہ کیا۔ چلی ڈالو۔۔۔ لوکی نے بے یقینی سے کہہ کر کہا۔

"اس چہ خانے کے کوچہ گلی ہے جس میں دھڑن رہتی ہے۔ اس چہ خانے میں کچلے ہیں۔ یہ گلی خالی چلی رہتی ہے۔ میں قصہ وہاں بٹھا رہا ہوں۔ تم کسی بھی دھڑن رہتی کی گھری سے اپنے دھڑن باپ کو دیکھتی رہو۔ بس اس کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ میں صرف دھڑن کی خاطر کر رہا ہوں۔" کارگ نے کہا۔

"تمہارا ہے جو شہر کا رنگ۔ میں تمہارا یہ اسرار دیکھ کر
 بہاؤں کی۔" لوگ نے سر سے کاچے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "نیک ہے۔ تم میری رو میں جا کر میری کی مسجد میں دیکھ
 آؤں پھر تمہیں ساتھ لے جاؤں گا۔" رنگ نے کہا اور کئی سے
 اللہ کر وہ تیرا قدم اٹھاتا ہوا کر رہا ہے اور چلا گیا۔
 "اگر اہل لے سر سلطان کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تو میں
 ان سب کو ہلاک کر دوں گی۔ اس کے بعد چاہے میرے جسم کے
 ٹکڑے ہی کیوں نہ کر رہے ہائیں۔" لوگ نے کانٹ کے
 کرے سے چالے کے بعد بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے
 پر گہری سچائی تھی۔ پھر وہ اسی انداز میں سے نکلی ہوئی احمدی
 کرے میں بچے لگا۔ اس نے وہیں موجود دیوار میں نصب طلائی
 کول۔ اس طلائی کے نیچے جیسے میں ایک خوب خاندان موجود تھا۔ اس
 نے وہ خاندان کو تو اس کے اندر ایک سفید مائل اور اس کا بیگین
 موجود تھا۔ اس نے ایک عرصہ پہلے رنگ کے اسٹے سے چلا تھا۔
 اس چھٹی سے اس دھڑکی اس کا کوئی خاص معرکہ تھا۔ اس کے
 ذہن میں صرف یہ بات تھی کہ یہ سفید مائل کئی دھڑکی اس کے کسی
 کام آ سکتا ہے اور آج اسے اس سفید مائل کی طرف سے صفی
 ہوئی تھی۔ اس نے سفید مائل اٹھا اور اس میں بیگین داخل کیا اور
 پھر اسے اپنی بیوی کی طرف سے احمدی طرف دیکھا کہ میرے
 شرت آ جانے کی وجہ سے اب وہ فکر و آماج تھا اور اس کا

وہاں وہ سفید مائل آ کر کئی پر بند ہو کر گیا اور وہاں
 صفی تھا اور رنگ اور مائل تھا۔
 "کیا تھا۔" لوگ نے بے حلقی سے لہجے میں پوچھا۔
 "آج وہیں کئی تھیں۔ میں دیکھ آیا تھا اور گرا اور
 کسی بھی نے وہیں بچے سنا ہے۔" رنگ نے کہا اور مائل طرف
 تو لوگ اللہ کر اس کے پیچھے ہل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
 مائل ہی سے گزرا کہ جیسے اس کے سامنے بچے تھے۔
 مائل ہی چلا اور مائل کئی حرکت دیکھ کر وہاں سے ساتھ
 ساتھ شریک بنا جاتا تھا۔ رنگ نے اسے حیرت کرتے ہوئے
 کہا۔
 "میں پائل تو نہیں ہیں۔ تم ایمپنا رکھو۔" لوگ نے
 حرکت کرتے ہوئے کہا اور پھر جرمیاں پہنچتی ہوئی وہ اوپر چڑھتی ہوئی
 گی۔ رنگ مائل طرف گیا تھا۔ جرمیاں چڑھنے کے بعد وہ ایک
 گیلری میں بچے کی جس میں بڑے بڑے تین مائل خان تھے جو
 تھوڑے تھوڑے کھلے ہوئے تھے۔ لوگ نے ایک مائل خان کی
 پھری سے ہانک کر دیکھا اور پھر دوسرے اور پھر تیسرے مائل
 خان کے سامنے چڑھ گیا۔ تیسرے مائل خان سے اسے وہ دیوار کی
 فکر آ رہی تھی جن میں دیکھی نصب تھیں اور ان دیکھتا تھا۔ وہ
 احمدی تھا اور وہ مائل تھا۔ وہ تھے اور یہ سب بے ہوش تھے
 ان کے جسم کے اوپر دیکھے ہوئے تھے جبکہ سب سے آخر میں سلطان

تھے۔ ان کے ہاتھ بھی زخموں میں جکڑے ہوئے تھے لیکن وہ کسی
 بے بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی گردن بھی ڈھکی ہوئی تھی اور سرخاوی
 کو کمرے پر بیچا دیکھ کر لوگ کو کچھ ڈھکی کا ہوئی کہ یہ ملک
 سرخاوی کو ہلاک نہیں کرتا چاہے وہ کتنی ہی طرح کریں یہ نہ
 ہوتے لیکن اس کے بعد اس نے دلی ہی دلی میں لیٹ کر رہ گیا
 کہ اگر اس لوگوں نے سرخاوی کو ہلاک کیا تو وہ بھی نہ صرف
 سہاگے بلکہ گراٹو باس کو بھی گمیاں بد کر ہلاک کر دے گی اور پھر
 خود بھی کرے گی اور وہ اس فیصلے پر عمل کرنے کے لئے پہلی طرح
 چاہتی تھی۔

گراٹو باس اپنے آپس میں ایسا مسلسل قراپ لیا رہا تھا کہ
 یہ سہاگہ وہ بد اس طرح خون کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اسے
 خون کی تھلی نہ سمجھتے بلکہ سمجھتا ہو رہا ہو۔

”یہ سہاگے آخر کیا کیا رہا ہے۔ اگلا ہفتہ گزر گیا ہے اور یہ
 ایک بھلا سا کام ہی نہیں کر سکا۔ بائیس۔“ گراٹو باس نے
 بتاتے ہوئے کہا کہ اس نے خون کی تھلی کی آگئی تو اس نے اس
 طرح جھپٹ کر دھواڑا اٹھایا جیسے اسے غلہ ہو کر اس نے غلہ کی
 دھواڑا اٹھایا تو تھلی بھی بند ہو جانے لگی۔

”نیکو۔ گراٹو باس سوچتا۔“ گراٹو باس نے بیٹھے ہوئے
 لیے بیٹھا۔

”سہاگے بیل رہا میں گراٹو باس۔“ دھریا طرف سے
 سہاگے کی سہاگہ آواز سنائی دی۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک ہلکا سا چہرے میں داخل ہوا تو وہاں
ساتھ دھار میں کھڑے کتوں سے ٹک لکھوں سے وہ جھٹک
اور آگے بڑھتا ہوا تھا۔ ان کے سر پر ہاتھ تھیں
اولیٰ کر انہیں بکرا گیا تھا۔ ان کے سر پر آگے تھا۔ ایک بڑے
آدمی کو بھی کتوں نے ملایا کر اس کے پیچھے ہاتھ لکھوں میں بکرتے
ہوئے تھے۔ انہوں نے ہاتھ لکھوں کے جسم کے جسم کی طرف
اٹکے ہوئے تھے۔ کتوں کی پٹے سے بڑے آدمی کا جسم بھی
اٹکھا ہوا تھا۔ یہاں اسی طرف میں تھا جس میں وہ پہلے ہوا
گیا تھا۔ اہل وہ آدمی مردانہ ایک صورت اختیار کر چکے تھے
تھوڑے ایک صورت سنسنی ہو گیا۔ ساتھ وہ کتوں کی ہڈی تھیں۔
ہل میں اس وقت وہاں سے بہت دور سڑک پر موجود تھے۔ ان
سب نے چاکر گھسٹ کی تھوڑی دیر میں ہل میں آگے بڑھ کر
قریب مشین تھیں ان کے کادروں سے لگی ہوئی تھیں۔ کتوں نے
اس لباس میں تھا جس میں پہلے گراؤ ہل کی اس سے دکھ
ہوئی تھی۔ ان سب نے گراؤ ہل کو فنی انداز میں بٹھا دیا۔
"ہنر تو یہ ہیں وہ ایکٹ جنہیں نے ایک پاس سے مشین
پاس کو چلا گیا ہے۔ وہ چاکر گھسٹ کے بے شہرہ کو چاکر کیا ہے۔"
گراؤ ہل نے کتوں پر چڑھ کر انہیں غرت کرے لیے میں کہا۔
"یہیں گراؤ ہل پر وہی لوگ ہیں۔" وہاں سے وہاں نے جواب
لیے میں کہا۔

انہیں ہر صورت میں ہر تاک صورت رہا ہو گا۔ یہ تو بہت چمک
اس بڑے کو پھرنے آئے تھے وہ انہوں نے اس بڑے کی
ہل پر چاکر گھسٹ کے چٹ لپ کو اس انداز میں چلا گیا ہے اس
لئے اس بڑے کو بھی ہل میں لے آئے۔ ان سب کے ساتھ
پہلے اس بڑے کا خاکہ کر دیا۔ انہیں معلوم ہو سکے کہ جس کی
ہل انہوں نے اٹا کھ کیا ہے۔ اس کی طرح ان کے ساتھ سے
کے گھٹا انداز ہوا گیا ہے۔ گراؤ ہل نے چٹ لپ لے لیا۔
"یہ سب کو بھی ہل میں لے آئے گراؤ ہل۔" وہاں سے
نے جواب دہ لیے میں کہا۔

"ہاں۔ سب کو ہل میں لے آئے۔ وہ چٹ لپ لے لیا کے
گراؤ ہل کے ہل پر لپ کر کے ہام کر رہے ہیں۔ انہیں۔" گراؤ
ہل نے چمک کر کہا۔
"یہیں گراؤ ہل۔ آپ کے ہم کی قیل کر رہی گی ہے۔" وہاں سے
نے کہا۔

"تھوڑے چٹ لپ انہیں ہل میں لے آئے تاکہ میں ان سب
کو چٹ لپ کر کے انہیں ہر تاک صورت ہونے کا اندازہ کر
سکوں۔ ہل۔ ہل کو چٹ لپ لے لیا کہ وہ اپنا ہل میں لے
لے آئے۔ انہیں بھی لپ لپ۔" گراؤ ہل نے کہا تو
کہاں سے لے چٹ لپ میں موجود سڑک پر وہی سے ایک کو ہل کو
لے لے کے لے کھچ دیا۔ دھڑے وہ انہیں ہل میں لے لے کر
نے کہا۔

سے دیا تو ایک مسلح آدمی بجڑی سے چلا جا رہا تھا۔ اس نے دیکھا
 گیا جبکہ دوسرے نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ایک بگڑ
 کال کر دے بجڑی سے بے ہوش افراد کی طرف بڑھ گیا۔

"تم بھی وہ ہاؤس والے؟" گراٹ باسٹر نے سہانے سے
 طالب سے کہا جو بڑے متوجہ انداز میں کڑا تھا۔

"نہیں گراٹ باسٹر"۔۔۔ سہانے نے کہا اور پھر وہ متوجہ انداز
 میں ساتھ دانی کرنا ہی چاہ گیا۔ جیب سے بگڑ نکالنے والے نے
 بگڑ کا اسٹیکن ہاؤس ایک ایک کر کے اس نے اس بے ہوش افراد
 کی ناک سے بگڑ کا دواں نکالا اور پھر اسے بگڑ کر کے جیب میں
 دال لیا۔ اس نے چہ خالے کا دواں نکالا اور ایک لمبے قد اور بھینے
 جسے جسم کا ہڈا اور بال ہوا۔ اس کے جسم پر ہڈی کی ٹھوس پیر
 تھی اور اس کے ہاتھ میں تھم دور کے چوڑی جیسا کھانسی
 جس کے کنارے اچھائی ہوئے اور وہ ناشی میں چمک رہے تھے۔
 "تھم گراٹ باسٹر"۔۔۔ بگڑی نے آگے بڑھ کر متوجہ انداز
 میں کہا۔

"تھیں کڑے دور۔ پھر جیسے ہی میں تم سے اس کی ٹوٹی چلی
 کر"۔۔۔ گراٹ باسٹر نے کہا۔

"نہیں گراٹ باسٹر"۔۔۔ بگڑی نے جواب دیا۔ گراٹ باسٹر
 ہاتھ میں ہاتھ کی طرف متوجہ ہو گیا تو ایک ایک ایک کر کے
 وہ سب بگڑی میں آ رہے تھے۔

میران کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار سہما ہوا کر کڑا ہو گیا
 اور اس کے اس طرح کڑے ہونے ہی اس کے ہاتھوں میں
 دھڑلے والے دور کی ٹوٹی ٹھم کی گئیں۔ اس نے جیت بجڑی
 ٹھوس سے اور پھر سر کھٹا تو وہ دیکھ کر میران سے گیا کہ وہ
 ایک بڑے ہلکا تاجہ خالے میں موجود تھا۔ اس کے تمام ساتھی بھی
 اس کے ساتھ تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ بے دیکھ کر ایک بار تو
 پھر وہ سے اچھل چلا کہ سب سے آخر میں کھٹا پر سر سلطان بھی
 موجود تھے لیکن اس کا جسم بھی اسیلا چلا تھا اور اس کے ہاتھوں
 ہاتھ بھی ڈھیر سے بندھے ہوئے تھے۔ اس کے جسم میں بھی اس
 حرکت کے آثار نظر آ رہے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ میران پر دیکھ
 کر گئی چمک چلا کہ اس کے تمام ساتھی اپنے اصل چہروں میں
 تھے جس سے وہ سمجھ گیا کہ وہ بھی اپنی اصل شکل میں ہو گا۔ اس

کے اہل میں سے ہوا ہوا ہے۔ پہلے کے حالات کسی قسم کے
 ماضی کی طرح ایک لمحے میں گم ہو گئے۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت
 جنگ میں موجود تمام ہڈ گھسپ کے افراد کا ذکر کر کے ہوا۔ ایک
 ہڈس اور ششیں ہڈس کو ہڈ کر کے ہڈ کردار کے ساتھ ہڈیوں کی
 ہڈس میں چھپے ہوئے تھے۔ ہڈ چھپے ہی ہڈ کردار کا ہڈ ہڈ سے
 کھلا جانے کا ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 سے پہلے کہ وہ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 اسے ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 میں ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 کا ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 تھے۔ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ایک لمحے ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ

”تم ہڈ میں آ گئے۔ تم نے ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 کیا ہڈ ہڈ گھسپ کے ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 کہ تم اس ہڈ سے کہ ہڈ لے ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ

آگہوں کے ساتھ اس ہڈ سے کہ ہڈ کا ایک ایک گھوڑا ہڈ ہڈ
 کہ اس کے ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ

”تم کہیں ہڈ۔ پہلے ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ

ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ

”ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ
 ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ ہڈ

نبرد باز کر دیا۔ عرواں احمد اس کے ساتھیوں کی حالت دیکھ کر
 وہی تھی کہ لپٹا کر مٹھوں باغی کی تڑپا ہوتے کے ساتھ ہی سر سلطان
 کے اوپر چڑھے ہوئے مٹھوں آؤں۔ وہ کھڑے ہو کر سر سے باز
 کر لے والا جو کوشش تھیں پہلے ہوئے فرش پر گرے۔ عرواں احمد اس
 کے ساتھیوں کی فحشیاں کو دیکھ کر انھیں نے وہ موجود مٹھوں
 والوں سے گولیاں آہ ہولی دیکھیں۔ انھیں تھیں کے کرتے ہی ایک
 بار پھر گولیاں کی بارش ہوئی۔ احمد اس بار تیرہ مس آؤں سہاوتے۔
 گولیاں باغیوں کو لپٹیں کا نکال دے تھیں پہلے پہلے گئے۔
 گرے۔ گولیاں انکی تک برس رہی تھیں۔ پھر کھیں احمد کو
 برتن ہر ہو گئیں احمد ایک تھیں ہولی ہولی آؤں حال دیکھ۔

"میں لوگ ہوں لڑے۔ میں لوگ ہوں۔ میں نے اپنے دل کو
 چالنے کے لئے اپنا جاننا کی قربانی دے دی ہے۔ میں خود کوئی کر
 رہی ہوں۔ مجھے یاد رکھنا لڑے۔ میں تہذیبی تھی ہوں لڑے۔" نسولی
 آؤں میں کہا تھا تو فرش پر ساکت احمد ہے جس چڑھے ہوئے سر سلطان
 اس طرح قہر کر اٹھے جیسے ان کے جسم میں سویرا چڑھوں ہر تک
 لپٹا تک کل کے ہوں تھیں ہاتھ لگے ہی گوی پہلے کی آؤں
 کے ساتھ ہی ایک کل تھیں نسولی چچا ستاؤں ہی احمد پھر کسی جسم کے
 گیلیری میں گرے کا دھاک ستاؤں لڑے۔

"لوگ۔ لوگ۔ میرا بیٹی لوگ۔" سر سلطان جو صدمے کی
 طوفان دھڑکتے پہلے چارہ تھیں نے بھرتے لپٹے کر دیکھے ہوئے

کہ احمد اس کے ساتھ ہی تھیں نے مٹھوں احمد پر رکھ لئے۔
 "سر سلطان۔ صدمہ احمد سے بند کر دیتا۔" لپٹا احمد عرواں
 نے پہلے سے کہنا تو جیسے ساکت تھا جس کو ہپال سا آ گیا۔
 عرواں کے تمام ساتھی اس طرح جنگ چڑھے تھے جیسے کسی نے چار
 کے جسموں کو چاند کی چڑی لگا کر لپٹ کر دیا ہو۔
 "سرمہ۔ عرواں نے وہ لوگ۔ لو۔ لوگ۔ عرواں نے۔" سر سلطان
 ابھی تک اس طوائف میں تھے۔

"سر سلطان۔ صدمہ احمد کو دیکھو۔ وہ اب احمد آ جائیں گے۔"
 عرواں نے کہ۔

"لوگ۔ صدمہ۔ جی۔ جی۔ جی۔" سر سلطان نے اس
 طرح پتک کر کہا تھیں ایسا ہی تھیں بارہ احساس ہوا کہ وہ کسی
 پہلے میں موجود تھیں۔ انھوں نے تلاشی سے آگے بڑھ کر
 صدمہ کو احمد سے لاک کر دیا۔

کب یہ تھیں کن اٹھائیں احمد میری دلچسپی دیکھ میں جس
 کوسے سے خشک تھا وہیں احمد احمد لڑتے کر دیا۔ اس ادا
 ہاتھ لپٹا دیکھیں۔" عرواں نے اٹھائی سمجھ لپٹے میں کہا تو
 سر سلطان نے کسی چارم کے حصول کی طرح آگے بڑھ کر فرش پر
 چڑی ہوئی ایک تھیں کن اٹھائی تھیں ان کے ہاتھ اس طرح کانپ
 رہے تھے جیسے وہ دھڑکتے سر تھیں ہوں۔

"گہرا نہیں تھیں سر سلطان تھیں چل دی کریں ابھی تو باہر والے"

عمران دانی حوالے کے آپ بنگلہ دہم میں داخل ہوا تو ایک زید صاحب مانتہ اترنا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”اے بھائی۔ میری دہم سوجھن میں کوئی مسئلہ تو سامنے نہیں آیا۔“
عمران نے سلام دعا کے بعد ایک زید سے پوچھا کہ خود بھی اپنی قصوں کوئی پوچھ گیا۔

”نہیں۔ لیکن جب تک سر سلطان تک سے باہر نہ ہو گیا ہے میری پریشانی دوگنی ہو گئی تھی۔“ ایک زید نے سگماتے ہوئے کہا۔
”کیوں۔ کیا ہوا تھا۔“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”سر سلطان کی دہم سوجھن میں میری بات بھت بھت عدا درست عدد سے ملتی رہی ہے اور عدد صاحب نے فون کر کے میرا چھوہہ کر دیا تھا۔ سر سلطان کی دہم سوجھن سے میں غصوں بھارتی جیسے تک کا کلام ہی تمام تمام ہو گیا۔ عدد صاحب مجھ سے

مسکے دینا ہوتے ہی فون پر سر سلطان کا عدد، داتا شریع کر دیتے۔ ان کی جان اس خطرے پر آ کر توتی کہ سر سلطان کو کب والیں کیا جا رہا ہے۔ میں نے گی بار انہیں کہا کہ سر سلطان دشمن کی تہ میں ہیں اور انہیں وہاں سے ہٹا کر لے میں بھر مل وقت گت ہونے کا گننہ شاخ عدد صاحب سر سلطان کے بغیر ایک قدم بھی نہ نکل سکتے تھے۔“ ایک زید نے کہا تو عمران نے ہاتھ دھس پڑا۔

”سر سلطان کی جاتی غصبت ہی ایسی ہیں۔ ان کے تشدد، ان کا عداوت میں نہ ان کا مخالفت کو جائل عداوتہ انہما میں مل کر ہے سب کی اور کے نہیں کا مذاک ہی نہیں ہے۔ کیا وہ ہے کہ سر سلطان کو دیکھ کر لے کی ہاتھ پر بار ان کی طاقت میں تو کھ کر دی چلتی ہے۔“ عمران نے سگماتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے عمران صاحب لیکن اس بار سر سلطان کی ذمہ داری اس ٹکی لوگ کی ہی مرہون صحت رہی ہے۔“ ایک زید نے انکسٹ میں سر جاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اللہ تعالیٰ کا ہے جو کرم ہو گیا ہے اور حقیقت پندی تکلف مرہون اپنے آپ کو مکمل طور پر ہے بس غصوں کر رہی تھی اور اگر دشمن سر سلطان کو ہلاک کر دیتے تو میں کم از کم اپنے آپ کو پہلی زندگی صحت دے کر دیتا۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں بھلا لے اپنی رچھت میں کھتا ہے کہ لوگ اگر خود بھی د

کرتی تو شاید دینہ دہلی کیلئے جہاز سے اس کی لاش لی ہے وہیں
حاکم گورنر کا کوئی آدمی نہیں تھا۔ پوسٹ کے لئے لکھنؤ میں مسافر
ایکڑے کے خانہ کے بعد اولیہ مسافر خانہ کے ساتھ چھ مہینے چلے
کہ اس کیلئے میں گلی جہاز چھوڑنے کے وقت وہیں پہنچے تھے۔
وہیں لوگوں کی لاش چلی گئی۔" ایک ذریعہ نے کہا۔

"جہاز کی دیکھنا درست ہے لیکن یہ ایک اس قدر سنا کہ
خاتمہ واقع ہوئے تھے کہ لوگوں کو یہ خبر تھیں تو کہ اسے اس کی
جہاز تک سزا دے کی اور اس جہاز تک سزا سے بچنے کے لئے اس
نے خودکشی کر لی تھی۔ بہر حال وہ عظیم لڑکی تھی جس نے سرسطن کی
دوسری جان بچائی بلکہ اس نے اپنی جان بھی ایک لڑکے سے
سرسطن کی بچاؤ کر دی۔ ہم نے اسے وہیں جیل میں دیکھا
تھا کیا اور سرسطن جیسے مشہور اصحاب کے ہاگ بھی اس کی قبر
پر کافی دیر تک بیٹھے رہتے رہے تھے۔" عمری نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"عمری صاحب۔ آپ نے ہاگ گورنر کا تو عمل غلط پر مانتے
کر دیا ہے اور سرسطن بھی اس قدر تہمتی کا لاکہ دکھ کر ہے کہ دنیا
سلامت دیکھیں آگئے ہیں لیکن ہمارا اصل مجرم ہاگ گورنر تو تھا۔
ہاگ گورنر نے تو سرسطن کو صرف دیکھا تھا۔ اصل مجرم تو ایک
عظیم اور بارگاہ حکومت ہے جس نے اپنی خصوصیات شرافت کے
ساتھ گھس گھس میں شامل ہونے کے لئے یہ سہارا چیل کیا

تو ایک عظیم نے سرسطن کو دیکھا کیا اور بارگاہ حکومت نے
اس نے سرسطن کو اپنے پاس نہ دیکھا کیلئے وہ پاکیزہ غلط
سرسطن کی کارکنی سے خوفزدہ تھی اس لئے اس نے اسے اس
گورنر کے حوالے کر دیا۔ اس ایک بار بار حکومت بارگاہ کو بھی
اس مجرم کی سزا دینی چاہئے۔ ایک ذریعہ نے اپنی تہمت لگوا دی
میں کہا۔

"تہمتی بات درست ہے لیکن ہمارا ارادہ تو سرسطن کی
دنیا سلامت دیکھیں لکھا تھا وہ پورا ہو گیا۔ ایک بار کے نکالنے میں غلط ہو
گئے ہیں لیکن اصل جہاز کارکنی کیا ہے اور بالکل کسی شخص کے لئے
کے خلاف کام کرنا جس کا اس کا سہارا ہی کہلاتے کا اور پاکیزہ
تہمت سرسطن کا یہ کام نہیں ہے کہ اقدام لیتی ہو۔ جہاں تک
حکومت بارگاہ کا تعلق ہے تو ہمارے پاس جانے اس بارگاہ کے اور
محبت نہیں ہے کہ ایک بار بار ہاگ گورنر کے مطابق سرسطن
کے دوا کی ساری کاسٹل کے ہجے حکومت بارگاہ تھی۔ اور
حکومت بارگاہ کو اس بارگاہ میں سزا دینی چاہئے ہے کہ اس کا غلط
پورا نہ ہو سکے۔" عمری نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے ہاتھ جوڑا کہ لوگوں کا رویہ انشائیہ میری سے لبر
پہنیں کرنے شروع کر دیں۔

"ہاں اسے تو کئے لکھی تھیں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
طرف سے سرسطن کے لی اسے کی خصوصیات آواز نہ لی۔

”اس عرصہ سلطان کے ساتھ کام کرنے کے باوجود تم بھی
مک ان کے حوالے آنا نہیں ہو سکتے۔“ عمران نے منکرات
ہوئے کہا۔

”کیا مطلب کیا میں نے قتلِ خدا ہاتھ کیا ہے۔“ ایک
دہانے چمک کر کہا۔

”سلطان نے کال تو قطع کر دی ہے لیکن اب وہ کچھ دیر
طرف سے دوسری کال کا انتظار کریں گے اور جب دوسری طرف
سے کال نہ جائے گی تو وہ بے شک خود کال کریں گے۔“
عمران نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ بے حد مصروفیت کی وجہ سے اس بار سلطان
بہانہ کریں۔“ ایک دہانے نے کہا۔

”وہ تو کہ مصروف ہیں لیکن میں ان کے حوالے کو جانتا ہوں۔
انہیں معلوم ہے کہ میں فضول باتیں شروع کرتا ہوں لیکن فضول کال
میں لے انہیں بھی نہیں کا۔“ عمران نے کہا۔

”آپ ان سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔“ ایک دہانے نے کہا۔
”انہیں اپنے انوار ہونے کے اصل مقصد کا خم ہو چکا ہے۔ میں
معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اب انہوں نے کیسے مسئلے کے سلسلے میں
تکلیف دہانہ کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے۔“ عمران نے کہا
اور پھر اس سے پہلے کہ حرفہ کوئی بات جتنی فوری کی گئی تھی اس
عمران نے ہاتھ جوڑا کر دیکھ اٹھا۔

”مکرات۔“ عمران نے ہنگامہ کے قصوں کے میں کہا۔

”بھلا میں دیکھ رہی ہوں چٹ۔“ دوسری طرف سے جلال کی
آواز سنائی دی تو عمران اور ایک دہانہ دونوں ہی ایک دہانہ چمک
چڑے کی طرح نکلتی چلی گئی وہ دونوں کو بھی خیال آیا تھا کہ کال
سلطان کی ہو گی۔

”میں کہیں کال کی ہے۔“ عمران نے غصوں کے میں کہا۔
”چٹ۔“ پوری ٹکڑی سر میں اس دہانہ سے لپکتی ہوئی
ہے کہ ان سب کا خیال خیال ہے کہ ایک بار اور حکومت دہانہ
کے خلاف ٹکڑی سر میں کی کال مانی ہوئی ہے۔ اگر آپ بہانہ
دیں تو اس سلسلے میں کام کیا جائے۔“ جلال نے دیکھ
قد سے ہے ہوئے کے میں کہا۔

”اس سے پاکشیا کو کیا فائدہ ہو گا۔“ عمران کا لہجہ یکھت مرد
ہو گیا۔

”چٹ۔“ انہوں نے سلطان کو انوار کے پاکشیا کے خلاف
انجیل بھیجا کہ اقدام کیا ہے اور انہیں اس کی قریر دہانہ سزا مل
چاہئے تاکہ آئندہ کسی تک اور تنظیم کو یہ جرأت نہ ہو سکے کہ وہ
پاکشیا کی طرف آکر انوار کریں دیکھ سکتے۔“ اس بار جلال نے
بڑے پریشانی سے انوار میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”سلطانہ حکومت کے خلاف تمہارے اس کیا بیان ہے۔“ عمران
نے مرد لہجہ میں پوچھا۔

"کوئی بھی جان دانا جاسکا ہے۔" — جلال نے قدرے
 بکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ "خیر ہے اس کے ذہن میں بھی کوئی
 واضح جان تو کافی تھی۔"

"تم بھی سن لو اسے سکھت سروس کے تمام نمبروں کو بھی تاہم کہ
 پاکشیا کے تمام اس لئے تھے تھے سچ کہ انہیں بے حدود اور
 فساد کا ماحول میں طرح کر دیا جائے۔ ماسٹاد حکومت نے جو کچھ کیا
 ہے وہ غلط کیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم حکومت کے
 خلاف انقلابی کارروائیاں شروع کر دیں۔ ان کو جواب دینے کے لئے
 بھی بہت سے طریقے ہیں اور ان طریقوں پر عمل کر کے ماسٹاد
 حکومت کو یہ یاد کرانا چاہئے کہ آئندہ وہ اس طرح کی اشتعال
 حرکت کے بارے میں سوچ بھی نہ سکیں اور یہی تک ایک غلط
 تعلق ہے تو اس کے لئے کھنکھار کا تو پہلے ہی غور کیا جاتا ہے۔
 بہت ہی گوارہ کے خلاف اس وقت کام ہو سکتا ہے جب کوئی ایسا
 معنی سامنے آئے جس میں وہ پاکشیا کے مطالبات کے خلاف کام
 کر رہا۔ اصل انقلابی کارروائی یا پاکشیا بہت سروس وقت ضائع
 نہیں کر سکتی۔" — عمران نے اچھائی سرو لہجے میں کہا اور اس کے
 ساتھ ہی اس نے دستور کر لیا اور دیکھ دیا۔

"خیرات ہے۔ سکھت سروس اور اس کا جیسا سب قہر و
 آواز میں سوچے ہیں۔" — عمران نے حوصلے سے کہا تو ایک
 زہد بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ ان کا راجل تو بھی ہوا لیکن آپ نے کہا ہے
 کس مٹی سے بنے ہوئے ہیں کہ آپ کی قسم کی جڑواں دلیلی
 سرے سے اثر ہی نہیں کر سکتا۔" ایک زہد نے کہا اور پھر اس
 سے پیچھے کہ عمران کوئی جواب دینا تو ان کی گفتی ایک بار پھر بھی تو
 عمران نے ہاتھ جوڑا کر دیا۔ اٹھالیا۔

"سکھت۔" — عمران نے غصوں سے کہا۔
 "سلطان بیل رہا ہیں۔ عمران ہے یہاں۔" — دوسری طرف
 سے سر سلطان کی آواز آئی وہی تو سامنے بیٹھا ہوا ایک زہد ہے
 اختیار ہو گیا۔

"عمران مالہ جڑواں ہے یہاں۔" — عمران نے اس بار
 اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
 "مالہ جڑواں۔ کیا مطلب۔" — مالہ جڑواں کیا ہے۔" — سر سلطان
 نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس طرح ہوک جڑواں ہوتی ہے اس طرح مالہ جڑواں بھی
 ہو سکتی ہے۔ جب مالہ کو سلطان عالی مقام کے دربار سے ان
 سوال میں نہ ملے گا تو پھر مالہ جڑواں ہی ہو سکتی ہے۔" — عمران
 نے مدد ملنے سے کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار
 ہنس پڑا۔

"تم نے شاید وہاں پر ڈاکوہت کی ہوئی ہے اس لئے میں
 نے اتفاقاً اچھو کرتے رہے ہیں۔ میں نے اس لئے تو انہیں نہ کر دیا

تھا کہ میں واقعی ہے جو معروف تھا۔ قصیبی سلسلہ تو ہے کہ بڑا ہے
اس قدر طویل غیر ضروری کی وجہ سے ہے تھا کام اکتھا ہوا تھا ہے
اور اسے جلد از جلد ختم کر دینی ہے۔ میرا خیال تھا کہ تم دوبارہ
فون کرو گے لیکن چونکہ تم نے دوبارہ فون نہیں کیا اس لئے پہلے میں
نے تمہارے قہیب پر فون کیا پھر یہاں فون کیا تو یہاں کا فون اٹھا
تھا۔ اب رابطہ ہوا ہے۔۔۔ سر سلطان نے وضاحت کرتے ہوئے
کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ بے چاری دماغ رابطہ ہڈیوں میں نہیں کر
سکتا۔ فون اس لئے اٹھا تھا کہ ہمیں نیکرٹ سروس آپ کے اٹھا
کا اقامت لینے کے لئے انتہائی پرجوش ہو رہی تھی۔ ان کا خیال تو
کہ وہ رابطہ حکومت پر لوٹ چکی تاکہ اسے سلی سکھایا جائے کہ
سر سلطان کے اٹھا کا یہ طریقہ کس سٹن ہے لیکن میں نے بڑی مشکل
سے انہیں یہ کہہ کر ٹھنکا کیا ہے کہ اب سر سلطان تو اپنے اٹھا کا
کوئی ٹیم نہیں ہے بلکہ ان کے میاں کے مطابق وہ مسلسل کام کر کے
تھک گئے تھے اس لئے حکومت رابطہ نے انہیں آرام کرنے کا
سولج دیا ہے اور اس کے لئے انہوں نے حکومت رابطہ کا ہاتھ
تھپہ لدا کیا ہے تو انہیں بھی غلط فہمی چاہیے۔۔۔ عمران کی زبان
رواں ہو گئی۔

"حکومت رابطہ نے اپنی شرائط منوانے کے لئے مافی لگا دیا
یہ تو کوئی کام نہیں کیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم بھی اس کی

پر اعتراض نہیں اور غلط اور غیر قانونی کام شروع کر دیں۔ یہ حال تم
نے فون نہیں کیا تھا۔ یہ سچا۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"میں بھی یہی بات آپ سے چاہتا تھا کہ آپ کی مسلسل
خارجی ملاقات دیکھ کر ہمیں کے اس معاملہ کا کیا ہوا اور
حکومت رابطہ کا کیا داخل ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میرے اٹھا کے دوران رابطہ کے چھپ چھپ کر فون نے وائٹ
کے صدر سے فون پر بات کی اور انہیں کہہ کر اگر رابطہ کی شرائط
پر اسے گیس معاملہ میں شامل کر لیا ہے تو وہ میری رہائی میں
دو کر سکتے ہیں لیکن صدر صاحب نے انہیں صاف جواب دے دیا
اور کہا کہ پاکبلا کے مطالعہ کے مطابق ایک تو کیا وہ تھری
غائب بھی فرماں کے پاس گئے ہیں۔ ان کی اس بات نے دانی ہے ا
سرخر سے بلند کر دیا ہے۔ بہت کل رابطہ کے چھپ چھپ کر فون نے
مجھے یہاں راست فون کیا اور میری صحت کی کہ رابطہ کو کسی بھی شرط
پر اسے گیس معاملہ میں شامل کر لیا جائے لیکن چونکہ لیا کہ
پاکبلا کے مستقبل کے خطرات کے خلاف ہے اس لئے میں نے
بھی اصولی طور پر انہیں صاف جواب دے دیا ہے اور میرے میاں
میں یہی بات ان کے لئے کافی ہے۔۔۔ سر سلطان نے جواب
دے دئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ صدر صاحب کو آپ سے کوئی عداوت
نہیں تھی۔۔۔ عمران نے دانستہ جھوٹے دئے کہا۔

